میزان سخن

معروف العروض

مولفہ

[illegible]

[illegible]

(و)

[illegible]

[illegible]

قیمت فی جلد [illegible] علاوہ محصول ڈاک

رجسٹری شدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شعر

حمد اور نعت کی قدرت ہے یہان کسکو نگار
سر جھکا لیتے ہین یہان فہم و فراست والے

حمد اوسکی دریاے ناپیدا کنار ہے جسکے عبور کا وہم بھی غیر ممکنات سے ہے اور نعت آنحضرت بحر ذخار ہے جسمین شناوری کا خیال بھی محالات سے ہے نہ اوسکی قدرت ہے نہ اسکا یارا ہے لہذا دونون سے کنارہ کرکے نفس مطلب عرض کرتا ہون کہ اس زمانہ مین فارسی کی شاعری نام کی ہے اور اگر کبھی تو شاذ و نادر - ہان اردو کی شاعری بزرگان گذشتہ کی بدولت اس وقت بھی ہے اور انھین بزرگون کی برکت سے انگریزی زمانے کے لوگون مین بھی شوق ہو جاتا ہے - تحصیل عربی تو شاذ و نادر ہے اور تحصیل فارسی کی یہ کیفیت ہے کہ اکثر ہر فرقہ مین لڑکے فارسی سے ابتدا کرتے ہین مگر تعلیم انگریزی کی وجہ سے فارسی فارسی تو نہین ہونے پاتی مگر اردو تک نوبت پہونچ جاتی ہے اور یہ لوگ بھی کچھ نکچھ کر لیجاتے ہین - لیکن زبان اردو تو علاوہ فن شعر کے خیال سے زبان عربی اور فارسی کی تابع ہے اور اس فن کی کتابین انھین زبانون مین ہین - مگر جب ان زبانون ہی کا سمجھنا دشوار ہے تو اس فن کی تحصیل ان زبانون کی کتابون سے دشوار تر ہے بلکہ بعضون کیواسطے محالات سے ہے - اسمین شک نہین ہے کہ اکثر نسخے فن عروض کے اردو زبان مین لکھے گئے ہین مگر طرز بیان بعض مین قریب قریب اور بعض مین بالکل ویسی ہے جیسی عربی اور فارسی کی کتابون مین ہے - لہذا انھین اکثر موقعون پر اغلاق سے گریز نہین ہوسکا بعض اسقدر مختصر ہین کہ ضروری باتین بھی فروگذاشت ہو گئی ہین - اگر کوئی رسالہ جامع ہے اور طرز بیان بھی خوب ہے تو کمیاب ہے یا گران ارز ہے -

لہذا اس زلہ ربای خوان سخنوران خود لا اقتدار یعنی بندہ بیجناتھ سہائی نگار خلف جناب منشی بہادر پرشاد صاحب المتخلص بہ طالب شاگرد جناب نواب منشی محمد ولایت علی خان صاحب متخلص بہ عزیز رئیس قصبہ پرنور صفی پور تلمیذ رشید جناب نجم الدولہ دبیر الملک مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی نور اللہ مرقدہ نے اس رسالہ کو آسان زبان مین بطور مکالمہ لکھا ہے - اور یہ مکالمہ باہم ایک استاد اور ایسے دو شاگردونکے ہے جو علوم ضروری سے فارغ ہین - استاد کو فخر کے نام سے اور شاگردونکو منظور اور مسرور کے نام سے بتلایا گیا ہے - اور یہ کتاب ایک مقدمہ سات باب اور تیس فصلون پر منقسم کی گئی ہے -

مقدمہ

واضح ہو کہ خلیل بن احمد بصری نے علم عروض کو استخراج کیا ہے اور چونکہ وہ اس علم سے مکہ معظمہ مین ملہم ہوئے تھے اور عروض بھی ایک نام مکہ معظمہ کا ہے لہذا اس علم کو تیمناً اس نام سے موسوم کیا - عربی مین بقول بعض حضرت آدم علیہ السلام اور بقول بعض یعرب بن قحطان شاعر اول ہوئے ہین فارسی مین کوئی بہرام گور کو اور کوئی ابو حفص سغدی کو اور کوئی رودکی کو شاعر اول بتلاتا ہے - اردو مین شاعری کی ابتدا حضرت امیر خسرو دہلوی سے بتلاتے ہین اور بعض اس سے پیشتر کا بھی پتا لگاتے ہین -

منتہی کیواسطے بہت سے نسخہ جات جامع اگلے بزرگون نے تالیف کئے ہین - یہ مختصر رسالہ محض مبتدیون کیلیے ہے - استادان فن شعر سے دست بستہ التماس ہے کہ بخیال الانسان مرکب من الخطاء والنسیان

جہان کہین غلطی پائین مولف کو اپنا پیرو سمجھکر اوسکی اصلاح فرمائین فقط

باب اول ……… فصل اول

عروض - بالفتح اوس علم یا اصول اور یا قواعد کا نام ہے جسکے ذریعے
شعر کی موزونیت اور عدم موزونیت دریافت کرین -
شعر - بالکسر ایسے سخن موزون کو کہتے ہین جو بامعنی اور با قافیہ
ہو اور صاحب سخن نے اوسکی موزونیت کا قصد بھی کیا ہو -
جس سخن مین یہ جملہ باتین نہ پائی جائین اوسکو شعر نہین کہتے ہین -
موزون - ہونیکی قید اسوجہ سے ہے کہ اوس سخن کا اوزان
مقررہ علم عروض کے موافق ہونا چاہیئے -
بامعنی اسوجہ سے کہا گیا کہ اگر وہ سخن بے معنی ہو تو مہمل ہونیکی وجہ سے شعر
نہین ہو سکتا - مثلاً شعر - تجرید پا کہ یار ہی قفل سے کیا ہوا + اترو بہی حصار
علم شعلا ہوا - اس شعر مین علاوہ بامعنی ہونیکے جملہ باتین عروض کی
موافق ہین - مگر مہمل ہے - لہذا اسکو شعر نہ کہین گے -
قصد موزونی کی قید اسوجہ سے ہے کہ اگر یہ قید نہو تو بعض آیات کلام
مجید مین ایسی آئی ہین جو موزون ہین - مگر چونکہ اللہ تعالی نے خود فرمایا ہے
کہ ہمنے محمد صلعم کو شعر نہین بتلایا ہے - لہذا اونپر موزون ہونیکا اطلاق نہین
ہو سکتا - دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اکثر جہلا کی زبان سے ایسے فقرات اثنای
گفتگو مین نکل جاتی ہین جو موزون ہوتے ہین مگر اونکو شعر نہ کہینگے - اسوجہ سے
کہ وہ بالقصد نہین ہین اور نہ وہ کسی باعلم شخص کے کلام ہین نہ جہلا اونکی
موزونیت یا عدم موزونیت کو سمجھ سکتے ہین نہ قصداً کلام موزون اونسے
سرزد ہو سکتا ہے - اکثر صاحب علم کی زبان سے اثنای گفتگو مین فقرات ایسے
نکل جاتے ہین جو موزون ہوتے ہین اور چونکہ یہ صاحب علم کا فن عروض مین
ماہر ہونا ضروری نہین ہے لہذا اونکا کلام قصداً موزون بھی نہین ہو سکتا ہے
پس ایسے کلام کو شعر نہ کہینگے - اکثر شعرا کی زبان سے کلام موزون بلا قصد
سرزد ہوتا ہے پس جو کلام بلا قصد سرزد ہوا اوسے شعر نہ کہینگے مگر بعض لوگ کے
نزدیک قصد موزونی و قافیہ ضروری نہین ہے -

فصل دوم

مسرور - مجھے یہان کچھ عرض کرنا ہے اور وہ یہ کہ شعر اور بیت
اور فرد یہ سب جدا جدا ہین یا ایک ہین - کیونکہ آپنے صرف
شعر کا ذکر کیا ہے بیت یا فرد کا ذکر نہین فرمایا -
مخمور - بیت مثنوی کے ہر شعر کو کہتے ہین جو فرداً فرداً مقفی ہوتا ہے یعنی
جسکے ہر دو مصرعے با قافیہ ہوتے ہین اور فرد - غزل یا قصیدہ یا قطع کو
ایسے ایک شعر کو کہتے ہین جسکے مصرعہ اولی مین قافیہ نہو - یہ سب
اقسام شعر سے ہین - اور شعر ہر قسم کی نظم کو کہتے ہین مگر بیت کو بھی
شعر کہتے ہین -
منظور - کیا شعر کے بہت اقسام ہین -
مخمور - ہان شعر کی دس قسمین ہین - فرد[۱] - رباعی[۲] - غزل[۳] - قصیدہ[۴] -
قطعہ[۵] - مثنوی[۶] - ترجیع بند[۷] - ترکیب بند[۸] - مستزاد[۹] - مسمط[۱۰] -
مسرور - انمین فرق کیا ہے -
مخمور - فرد کا ذکر آچکا ہے - رباعی بالضم ایسے دو اشعار کو کہتے ہین جو
باہم معناً مربوط ہون - وزن مقررہ رباعی کے موافق موزون ہون
اور ہر مصرعہ انکا سوا مصرعہ ثالث کے مقفی ہو - سوا مصرعہ ثالث
ہمنے اسوجہ سے کہا کہ مصرعہ ثالث کا مقفی ہونیکی قید نہین ہے - ہو یا نہو -
منظور - وزن مقررہ رباعی سے کیا مطلب ہے -
مخمور - رباعی کیواسطے چند اوزان مقرر ہین - اونھین اوزان مین
رباعی کہنی درست ہے - یہ تکو بحرون کے بیان مین معلوم ہوگا
مثال رباعی - انیس - دنیا دریا ہے اور جوش طوفان ہے +
مانند حباب ہستی انسان ہے + لنگر ہے جو دل تو ہر نفس باد مراد +
سینہ کشتی ہے ناخدا ایمان ہے + اس رباعی مین مصرعہ ثالث
باقی اور مصرعون کی طرح با قافیہ نہین ہے - اور یہ رباعیات عمر خیام کی

اسی ہین جنکے چہار مصاریع مقفی ہین - وہو ہذا - در پردہ
اسرار کسے راہ نیست ٭ زین تعبیہ چون جان کسی آگہ نیست ٭
تیز در دل خاک ہیچ منزل گہ نیست ٭ افسوس کہ این فسانہ ہم کوتہ نیست
رباعی دیگر - گر نا ملیح نیا یمز فلک تنگ اینک ٭ ور نام نکو نباشد ہم ننگ
اینک ٭ جام مے و لعل رخوان نگار اینک ٭ آنکس کہ نمی خورد سر و سنگ
اینک ٭ غزل - لغت مین عورتون سے حسن و عشق کی باتین
کرنیکو کہتے ہین - اور اصطلاح مین ان اشعار کو کہتے ہین کہ منجملہ انکے شعر
اول کے دونو مصاریع اور باقی اشعار کے مصاریع ثانی مقفی ہون -
ان اشعار کی تعداد بعضون کے نزدیک پانچ سے کم اور پچیس سے زیادہ نہین ہے
اور بعضون کے نزدیک نو سے کم اور انیس سے زیادہ نہین ہے - مگر اب متاخرین اس سے
زیادہ بھی کہتے ہین - فائدہ - بعضون کا یہ قول ہے کہ ایک شخص عربی تھا جسنے
اپنی تمام عمر رندمشربی اور عشقبازی مین بسر کی تھی اور سخن عشقیہ کہتا اور
حسن و عشق کی تعریف کیا کرتا تھا اوسکا نام غزل تھا لہذا اس مضمون کے
اشعار کو بھی غزل کہتے ہین - غزل مین سوا مضامین عاشقانہ کے اور مضامین
نہ ہونے چاہئے مگر متاخرین نے اور بعض متقدمین نے یہ بھی اختیار کیا ہے کہ مضامین
موعظت و دعا و شکایہ و فخریہ کہتے ہین - لیکن ایسے دو ایک اشعار ہون تو
مضائقہ نہین ہے ورنہ کثرت معیوب ہے - مثال غزل - خواجہ محمد شرف
الہی خیر جو محشر وہان نہین تو یہان بھی نہین ٭ تامل آہین اگر وہان نہین
تو یہان بھی نہین ٭ کچھ اور تو گھر سے نہین کم ہمارا خانۂ دل ٭ جو آدمی کا
گذر وہان نہین تو یہان بھی نہین ٭ وہ جان لیتے ہین ہم اونپہ جان دیتے ہین
نصیحتو نکا اثر وہان نہین تو یہان بھی نہین ٭ مرینگے ہم اپنے ہی
جب تک پاس سے یہ صفائی مد نظر وہان نہین تو یہان بھی نہین ٭ کریگا ناز
تو تڑپینگے ہم بھی کیا بسمل ٭ کسی درد جگر وہان نہین تو یہان ابھی نہین
٭ وہ تیغ زن اہین تو ہم بھی جگر پہ روکین گے ٭ جو احتیاج سپر وہان نہین تو
یہان بھی نہین ٭ وہ بیخبر ہین جہان سے تو ہم ہین خود رفتہ ٭ زمانہ کی جو خبر وہان

نہین تو یہان بھی نہین ٭ بخل ہین نگالو کے وہ تمہارے دانتون سے ٭ فروغ
شمع و قمر وہان نہین تو یہان بھی نہین ٭ تم آئینہ مین یہ کیسا نازنین سے
کہتے تھے ٭ بغور دیکھ کہ وہان نہین تو یہان بھی نہین ٭ شب فراق سے
کچھ کم نہین ہے شام فراق ٭ اگر امید سحر وہان نہین تو یہان بھی نہین ٭
وہ گالی دینگے تو بوسہ شرف ہین لونگا ٭ لحاظ و پاس اگر وہان
نہین تو یہان بھی نہین ٭ - یہ ساری غزل عاشقانہ ہے - اور یہ
اشعار شکایہ کی مثال ہین شرف ۵ نو خیز ہی مرتا ہو تعشق کا ریاضی
کامل نہین ہے بتا ہو مشکل ہو فن ایسا ٭ منزل ہین محبت کی کہین نہین
رہتا ٭ اسی لیے ہین لکھتا ہی غریب الوطن ایسا ٭ یہ شعر مولف کا دعائیہ کی
مثال ہے ۵ یا خدا اب کہین جشن مرو ہو جائے ٭ ساری دنیا کو کہیں وطن سے
فراغت ہو جائے ٭ مثال موعظت - خواجہ وزیر - وزیر ۵ دیکھ طفلی
مین بھی گہوارہ تو کرتا بوت یاد ٭ چاہیے آغاز مین کہنا خیال انجام کا ٭
مثال مضمون فخریہ آتش ۵ مراد دیوان سے ہے آتش خزانہ ٭ ہر ایک
بیت آئین ہے گنج معانی ٭ قصیدہ - لغوی معنی مغز سطبر اور غلیظ
کے ہین - اصطلاح مین ان اشعار کو کہتے ہین جنمین سے شعر اول کے ہر دو
مصاریع اور باقی اشعار کے مصاریع ثانی مقفی ہون اور سارے
اشعار ایک ہی قسم کے مضمون کے مظہر ہون - مثلاً مضمون مدح - ہجو - موعظت
وغیرہ ہون یا ذکر بہار - سرما - گرما یا اور کسی قسم کے مضامین ہون قصیدہ
کی حد کم از کم پندرہ یا انیس اشعار ہے اور زیادہ کی حد مقرر نہین ہے -
قصاید بعض اوقات مضمون کی رعایت سے اور اوقات حرف کی رعایت سے
نام رکھے جاتے ہین مثلاً بہاریہ - نعتیہ - لامیہ وغیرہ یہ مثالین قصاید کی
سودا کے یہان بکثرت ہین اور دیگر شعرا کے یہان بھی ہین بخیال طول
قلم انداز ہوئین -

سوال - قصیدہ اور غزل مین کیا فرق ہے -

جواب - قصیدہ اور غزل مین علاوہ تعداد اشعار کے یہ فرق ہے کہ قصیدہ کے

جملہ اشعار ایک ہی مضمون کے مظہر ہوتے ہین غزل کے ہر شعر کا مضمون تمام ہوتا ہی
غزل کی ایک شعر مین وصل کا بیان ہو تو دوسرے شعر مین ہجر کا ذکر کرسکتی ہین
مگر قصیدہ مین یہ نہین ہو سکتا کہ ایک شعر مین مدح ہو اور دوسرے شعر مین ہجو
بیان کرین - **قطعہ** - بالکسر - بالفتح خطا ہی مگر فصحا متاخرین نے اسکو جائز کیا ہی
لغت مین ٹکڑے کرنیکو کہتے ہین - اصطلاح مین اون اشعار کو کہتے ہین جو ایک مضمون کے
مظہر ہون - اور محتاج یک دیگر ہون - ان اشعار کی تعداد کم از کم دو اشعار ہی
زاید کی حد مقرر نہین ہے - اور شعر اول کی ہر دو مصاریع کا مقفی ہونا بھی ضروری نہین ہے
قطعہ کو قصیدہ کا جزو کہنا چاہیے -

مسرور - تو قصیدہ اور قطعہ مین بہت ہی کم فرق ہی -

فخر - قصیدہ اور قطعہ مین بہت فرق ہی - اول تو یہ کہ اشعار قصیدہ کو ایک
دوسرے کی محتاج نہین ہوتی قطعہ کی اشعار محتاج یکدیگر ہوتے ہین - دوسرے یہ کہ قصیدہ
کی اول شعر کی دونون مصرعے مقفی ہونے چاہیے قطعہ مین یہ ضروری نہین ہی -
تیسرے قطعہ کی اشعار کم از کم دو بھی ہو سکتی ہین قصیدہ کے شعرون کی حد کم از کم
پندرہ یا اوسمین اشعار ہی - **فائدہ** - بعضون نے غزل مین بھی اشعار قطع بند
کہنا جائز کیا ہی - اور انکا نام بھی قطعہ کہتے ہین مثال اشعار قطعہ بند کی جو غزل
مین واقع ہوئی ہین - **وزیر** - اونکے عشق مین شہید ابھی طفلی ہی ...
تھا فقط ایک تپش مین عاشق زار کا حال ... گر ہو یا آنکھین پاؤن مین
آنکھین ... کسی جا مزا آنا ہے ۞ ایسے قطعات جنکا علیحدہ کہتے ہین
بکثرت ہین - مثلاً قطعات تواریخ - یہ ہمیشہ علیحدہ ہوتے ہین - ایسے قطعات کے
دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہی کہ قطعہ مین مطلع بھی ہو سکتا ہی -

منظور - مطلع سے کیا مطلب ہے -

فخر - قصیدہ یا غزل یا قطعہ کا ایسا شعر جسکے ہر دو مصرعے مقفی ہون مطلع
کہلاتا ہی - اور وہ شعر جو مطلع کے بعد ہو وہ حسن مطلع یا زیب مطلع کہلاتا ہی
اور شعر آخر کو ختم غزل یا ختم قصیدہ کہتے ہین اور اسکو مقطع بھی کہتے ہین -
باقی اول اشعار حشو کہلاتے ہین - اور جو شعر عین قبل مقطع کے ہوتا ہے اوسے
حسن مقطع کہتے ہین - اور جو شعر جملہ ابیات سے بلحاظ الفاظ و معنی پسندیدہ ہو
اوسکو **بیت الغزل** و **بیت القصیدہ** اور **شاہ بیت** کہتے ہین اور
اسی کو **سرسخن** بھی کہتے ہین - اکثر شعراء ملکہ تمامی شعرا اپنے لیے ایک نام
مقرر کر لیتے ہین اور اُس نام کو علی العموم آخری شعر مین لاتے ہین - اسکو **تخلص**
کہتے ہین - مثلاً شیخ امام بخش صاحب - **ناسخ** - خواجہ حیدر علی صاحب **آتش**
خواجہ محمد وزیر صاحب - **وزیر** - وغیرہم - اور کبھی یہ تخلص مطلع مین یا ہر ثانی
اشعار مین لاتے ہین - **مثنوی** - لغت مین دو دو کڑی کو کہتے ہین -
اصطلاح مین ایسے دو مصرعونکو کہتے ہین جو باہم مربوط و مقفی ہون اور وزن
مقررہ مثنوی کے مطابق موزون ہون - مثنوی کی اشعار کی تعداد مقرر
نہین ہے بلکہ اوسکا تمام تابع اختتام مضمون ہوتا ہی - مثلاً مثنوی گلزار نسیم مثنوی
میر حسن وغیرہم - اوزان مثنوی کو بیان بحور مین ہم تمکو بتلاوینگے -
ترجیع بند - لغت مین برگرداندن یا بند کو کہتے ہین - اصطلاح مین
اون چند ابیات کو کہتے ہین جو بند کہلاتے ہون اور متفق الوزن ہون -
اور سوائے شعر آخر کے جو ہر بند کے آخر مین بتکرار آتا ہی باقی اشعار مقفی ہون -
اور یہ بیت آخری باقی ابیات سے بلحاظ مضمون مربوط ہو - اسی بیت
آخر کو اردو مین ٹیپ بھی کہتے ہین - ان ابیات کی تعداد پانچ سے
بارہ تک ہوتی ہی - کتاب امیمان ساری ترجیع بند ہے -
ترکیب بند - ترکیب بند کے لیے وہی قیود ہین جو ترجیع بند کے واسطے بیان
کیے گئے ہین - صرف یہ اختلاف ہی کہ ترجیع بند مین ہر بند کے آخر مین شعر
معین آتا ہی - اور ترکیب بند مین ابیات آخری مختلف ہوتے ہین -
مثال ترکیب بند - **مومن** - **بند اول** - دل کیطرح سے

یہ بھی چلی جان کو کیا ہوا ۞ دم مین نہین ہے دم مری جانان کو کیا ہوا
سر پیٹتا ہی شانہ پڑا دونون ہاتھ سے ۞ کیا جانی اوسکی زلف پریشان کو کیا ہوا
پیتی ہی اپنا خون دل افسوس سے حنا ۞ اوس دست نازک پنجۂ مرجان کو کیا ہوا
شبنم کو بھیجی ہی جانب خورشید التفات ۞ شرمندہ سا ہی مہر درخشان کو کیا ہوا ۞

دلمین شکن ہے زلف مسلسل کے ہجر کی	برہم ہو حال کاکل پیچان کو کیا ہوا
نزہت فزا نہین الم اوس لب پہ کیا بنی	کچھ زخم بے مزہ ہین نمکدان کو کیا ہوا
بو تو قبا ہے یوسف گل ہی نسیم مین	اوسکی شمیم عطر گریبان کو کیا ہوا
گردش پر اپنی ناز ہی کچھ روزگار کو	اوس چشم رشک فتنۂ دوران کو کیا ہوا
دعوی ہی شوخیونکا غزالان دشت کو	اوس خوش نظر کی جنبش مژگان کو کیا ہوا
کتان ہے سینہ چاک رخ ماہ دیکھکر	اوس روی غیرت مہ تابان کو کیا ہوا
عیب حجاب شمع جان جہان گیا	وہ مہر آسمان نکو ہی کہان گیا

بند دوم

یہ گلستان سے تماشا نہین رہا	وہ نونہال گلشن دنیا نہین رہا
افسوس کوئی پردہ نشین پردہ در نہین	وہ حسن جس سے عشق ہو رسوا نہین رہا
حیف اپنی تلخ کامی شوریدہ طالعی	جس سے کہ زندگی کا مزہ تھا نہین رہا
ای چرخ چاہئی ہی رہے مہر و ماہ کو	کیا چاہین روزگار تمنا نہین رہا
اپنی خرابیون کو کہان جاکے روئی	وہ شمع روے انجمن آرا نہین رہا
دلمین جگہ نہو سکے کا کس سے گلہ کرون	وہ قدردان شکوہ بیجا نہین رہا
کسکو گلے لگائیے ای شوق ہمکنار	وہ خوش گلوی سینہ مصفا نہین رہا
کس سے نباہ ہی کہ سوا وفات کے	دنیا مین ہائی نام وفا کا نہین رہا
اب کسکو دیکھیے کہ کسیکو نہ دیکھیے	وہ پردہ سوز چشم تماشا نہین رہا
اوس نور چشم حسن کو کیونکر نہ روئیے	آنکھون مین جسکے خواب کوئی ایسا نہین رہا
ہر دم جبین آئینہ آلودہ نم سے تھی	یہ آب و تاب حسن اوسی کے دم سے تھی

یہ دو بند مثال کیواسطے کافی ہین - **مستزاد** - بالضم ذرار مسجع - لغت مین زیادہ کیے ہوے کو کہتے ہین - اصطلاح مین اون اشعار کو کہتے ہین جنکے ہر مصرعہ کے آخر مین ایک فقرہ نثر مسجع کا ہو اور وہ فقرہ کلام سابق سے معنا مربوط ہو مثلاً - **مولف**

حالت یہ ہوگئی ہی ترے اشتیاق مین + ہا غم کے خیال سے +
زنگ آگیا ہی شیشۂ دلپر فراق مین + گرد ملال سے +

یہان گرد ملال سے - اور غم کے خیال سے - یہ فقرہ نثر مسجع ہین یا مسطور - یہ فقرے ممکن ہی کہ بڑے اور چھوٹے ہون - **مختصر** - ہان کیا عیب ہے مگر نظم مین موزون ہونا ضروری ہی نثر کے واسطے کوئی ضرورت نہین ہی - بلکہ نثر مین بھی انکو وزن کا خیال رکھا جاے تو احسن ہے - **مسمط** - بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید سوم اسکے معنی لغت مین مروارید رشتہ کشیدہ شدہ کے ہین اور اصطلاح مین اوس نظم کو کہتے ہین - کہ شاعر کسی مصرعہ کو مصاریع دیگر کے ساتھ تضمین کرے - یہ مصاریع مصرعہ اولا اندر کے ہموزن ہوتے ہین اور معداد مصرعہ کی تعداد مین تین سے کم اور دس سے زائد نہین ہوتی اور کل ملکر بند کہلاتے ہین - مسمط کی آٹھ قسمین ہین - مثلث - مربع - مخمس - مسدس - مسبع - مثمن - متسع - معشر - اور یہ نام ایسی نظمونکے بلحاظ تعداد مصاریع رکھے گئے ہین - یعنے جسمین تین مصرعے ہون اوسی مثلث جسمین چار مصرعے ہون اوسی مربع - اگر پانچ مصرعے ہون تو مخمس اور اسیطرح مسدس وغیرہ - مثال مثلث **مولف** - بند اول - سو وہ وفا دکو التجا سمجھے + نفس مطلب کچھ ذرا سمجھے + خیر جو کچھ وہ بجا سمجھے + بند دوم - کیا ہی تکیہ تھا انپہ ہمکو مگر + نہوا اونکو دلپہ کچھ بھی اثر + مفت آہونکو ہم رسا سمجھے + الخ - مثال مربع **سودا** - انکا وطن سے چھوٹ کے روان حسین غریب + پیام دیکھا سو دوستان حسین غریب + ملو تو ملو کوئی دم یہان حسین غریب + پھر اوسکے بعد کہ ہم تم کہان حسین غریب + گھر وطن کو یہ سنتے ہی سوزناک پیام + اکابران مدینہ بہ اضطراب تمام + ہے جو داخل مجلس لگا یہ کرنے کلام + اونھون کے ساتھ ہے وطن حسین غریب + الخ - مثال مخمس - **امانت** - بند اول - نکالو عاشق بیدا و قتا کو حوصلا دلکا + بہت دنون سے شکایت ہے مشتاق دلکا + چھوڑا گو آنکھ لگا نہ آبلا دلکا + اوا سے دیکھ لو جاتا رہی گلا دلکا + بس اب کہ نکالو پھر تو فیصلا دلکا + بند دوم - نہ پوچھو دوستو ہم کس غضب مین آئے ہین +

ستم اوٹھاتے ہیں انکی جفائیں سہتے ہیں ÷ خموش رہتے ہیں انکھوں سے
اشک بہتے ہیں ÷ وہ ظلم کرتے ہیں ہم پر تو لوگ کہتے ہیں ÷
خدا بُرے سے نہ ڈالے معاملا دلکا ÷ مثال مسدس - انیس -
بند اول - بچھاتا جو گریبان شب آفت کی سحر نے ÷ پردے میں
چھپایا رُخ روشن کو قمر نے ÷ پیمانہ خورشید لگا نور سے بھرنے ÷
گردون سے سفر فوج کواکب لگی کرنے ÷ تابان جو رُخ نیر افلاک ہوا تھا ÷
نورون سے زر افشان ورق خاک ہوا تھا ÷ - بند دوم - اظہار ہوئی
خط شعاعی کی جو تنویر ÷ رو کے شب یلدا سے سیاہی ہوئی تغیر ÷
خورشید نے کی سورۂ والشمس کی تفسیر ÷ والفجر کی کرتا تھا
تلاوت فلک پیر ÷ پھیلا ہوا تھا نور سحر ارض و سما میں ÷
مصروف تھی سب خلق خدا یاد خدا میں ÷ الخ - مسبع ، مثمن ، متسع
معشر لوگ کم کہتے ہیں لہذا مثالیں اُردو میں کثرت سے
نہیں ہیں - ذیل کی مثالیں سمجھنے کی غرض سے فارسی زبان
میں لکھی جاتی ہیں - مثال مسبع - از خواجہ نصیرالدین طوسی
بند اول - شب چو کشاد از نسیم نافہ مشک تتار ÷ سنبل
شب وا دمید غالیۂ زلف یار ÷ نیر سار افشاند طرۂ شب بہار ÷
عود قماری بسوخت مجمر چرخ از بخار ÷ باز شدہ گوش گل بہر نوای ہزار ÷
باد چو عطار شہر در چمن روزگار ÷ ساخت ز مشک و عبیر لخلخۂ عنبری ÷
بند دوم - سوسن تر بشگفت در چمن آسمان ÷ لالہ و نسرین
نمود رخ چو گل بوستان ÷ شکل مجرہ چو جوے چرخ چو آب روان ÷
زہرہ بسان سمن شعری چون ارغوان ÷ صورت استارگان ہمچو
شگوفہ عیان ÷ مشتری از برج خویش ہمچو گل از گلستان ÷
مہ بمیان نجوم ہمچو گل عبہری ÷ الخ - مثال مثمن از حکیم
سوزنی - بند اول - نو بہار تازہ تازہ کرد رنگ و بوے خویش ÷
برگرفت از باد مشکین گل نقاب از روے خویش ÷ بوستان چون جلوہ گہ

گل را بطرف جو و خوے خویش ÷ کرد گل عاشق جہان را بہر رخ نیکو و خوی خویش ÷
خواند از گلبن بہ گلبن یار خود را سوے خویش ÷ تا مرا روز نشاط مہتر
خوشبوی خویش ÷ این دو سہ بار سے بداحی وآن اندر غزل ÷
بند دوم - نرگس خوشبو سحر باز از خواب خوش بیدار شد ÷ چشم باد دیدار
او باز بہ ورد و دیوار شد ÷ در چمن با سنبلید و با بنفشہ یار شد ÷
سبزہ چون دیبا و گل چون نافہ تاتار شد ÷ بوے رنگ مشک و دیبا
بستان خوار شد ÷ بوستان از آہم بزار و ہم عطار شد ÷
ابر نیسان رایگان غواص لولو بار شد ÷ تا بکف رادمرد و ہم و ہند
اور امثل ÷ الخ - مثال مسبع - از منوچہری - بند اول -
ہمی گرد و صبا پیراہن گل ÷ ہمی درد ز گل پیراہن گل ÷
ہوا گر نیست عاشق بر تن گل ÷ چرا بندد گہر بر گردن گل ÷ بہ نیسان
گشتہ بستان معدن گل ÷ دل مستان خوش شان از چیدن گل ÷
نہ خسپد مرغ خیزد بر دامن گل ÷ چنان روشن روان از دیدن گل ÷ خرد شان
عندلیب از شاخ عرعر ÷ بند دوم - چرا ابر سپہر چرخ نیلے ÷ نہ دریائی نہ
جیحونی نہ نیلے ÷ چرا چندین گہر باشی بسیلی ÷ چرا تندی کنی با زندہ پیلے ÷
نہ رخشی تو باور یا عدیلی ÷ بتابش نہ آتش دوزخ بدیلی ÷ گہی اثبات
احیا را دلیلے ÷ گہی ارزاق عالم را کفیلے ÷ چو دست جود شاہنشاہ جعفر ÷
الخ - مثال معشر - بند اول - ای بہنگام شجاعت چون علی مرتضیٰ ÷
صد چو رستم پیش فوجت زال در روز وغا ÷ رودہ خصم تو ہر کرا ترد یا شد
جا نگزا ÷ در درون و سنانت چون زبان اژدہا ÷ بر سر خوان نوالت
چرب لقمۂ سما ÷ مطبخت را مہر و مہ ہر دو ست سنگ آسیا ÷ خاک درگاہت
مس آن از والی کیمیا ÷ پیش دریاے کفت غرق عرق ابر از حیا ÷ بحر از
رشک کفت دیوانہ گردیدہ چرا ÷ بر سر موزخشی سپہ شود چون اشگری ÷
بند دوم - ای فلک نادیدہ با چندین کہ مثل تو کس ÷ بر سر بحر جلالت
از شعاع مہر خس ÷ تا مگر یابد دیگر بر پائے گو بوست دسترس ÷ پیر گشتہ

این سپہر نیلگون درین ہوس * محمل قدر تراخور شید و سپہ چون جرس * کوہکستان تنگ است و سحاب سپہر ستاچون فرس * طوطی سبز فلک را ساخت قدرت بتقفس * گشتہ کیوان بر سر خوان نوالستاچون مگس * رفتہ جبر دا زجہان احیاس ستیت و کردہ بس * گو مسیحا تا بہ بینید معجز پیغمبری *—

باب دوم .... فصل اول

یہان تک ہم نے شعر کے اقسام بیان کیے ہین - اب وہ قاعدے بتلاتے ہین جنسے شعر کی موزونیت اور عدم موزونیت دریافت ہوتی ہے اُسکو وزن اور تقطیع اصطلاح عروضان مین کہتے ہین - تقطیع کے لغوی معنی پارہ کرنیکے ہین چونکہ شعر کو پارہ پارہ کرکے اوزان مقررہ کے موافق برابر کرتے ہین لہذا اس عمل کو تقطیع کہتے ہین - اوزان مقررہ کو بحر کہتے ہین -

مسعود - ممکن ہے کہ جس شعر کا جو ٹکڑا ایک شاعر تقطیع مین کرے وہ دوسرا اُسکو بارہ ٹکڑے کرے -

فخر - نہین ایسا نہین ہے - بلکہ ایک ایک شعر دو سرے وزن نہین ہو سکتے ہین کیونکہ بحرون کے ٹکڑے مقررہ ہین جنکو ارکان یا اصول یا افاعیل یا تفاعیل کہتے ہین - اور یہ ارکان شمار مین دس ہین یعنے فعولن - فاعلن - مستفعلن - مفاعیلن - فاعلاتن - متفاعلن - مفاعلتن - مفعولات - فاع لاتن - مستفع لن

یہ دس ارکان سالم ہین -

مسعود - کیا علاوہ ان دس ارکان کے اور ارکان بھی ہین جو سالم نہین ہین -

فخر - ہان اور بھی ہین مگر وہ سالم نہین ہین بلکہ انہین دس ارکان سے وہ مشتق ہوتے ہین - اور انکو اصطلاح مین مزاحف کہتے ہین -

مسعود - ارکان سالم اور ارکان مزاحف کی کیا تعریف ہے -

فخر - ارکان سالم وہ ارکان ہین جنمین کسی طرح کا تغیر عمل مین آیا ہو مثلاً ارکان مذکورہ بالا - اور ارکان مزاحف اون ارکان کو کہتے ہین جنمین کچھ تغیر ہوا ہو کیونکہ مزاحف اوس تیر کو کہتے ہین جو نشانہ سے الگ جا پڑے لہذا جن ارکان مین کچھ تغیر ہوتا ہے تو ایسے ہی ارکان مزاحف کہتے ہین - اسواسطے کہ بوجہ تغیر گویا وہ اپنی اصل سے دور جا پڑتے ہین - ان ارکان کی ترکیب سبب - وتد - اور فاصلہ سے ہے -

منظور - سبب - وتد - اور فاصلہ سے کیا مراد ہے -

فخر - چونکہ بیت کے معنے گھر کے ہین - اور عربان صحرانشین اپنا مکان ریسمان و ستون و میخ سے بناتے ہین اور سبب کے معنے ریسمان اور وتد کے معنے میخ اور فاصلہ کے معنے ستون کے ہین لہذا اجزاء بیت کو سبب و وتد اور فاصلہ کہتے ہین - اور چونکہ گھر کو دروازہ مین دو طبقے ہوتے ہین اور بیت کے بھی دو جزو ہوتے ہین اور ہر طبقہ دروازہ کو مصرعہ کہتے ہین لہذا بیت کے دونون جزو کو الگ مصرعہ کہتے ہین - اور بلحاظ ارکان اجزاء مصرعہ کے نام بھی جداگانہ ہین یعنی رکن اول مصرعہ اول کو صدر اور رکن آخر مصرعہ اول کو عروض کہتے ہین اور رکن اول مصرعہ دوم کو ابتدا اور رکن آخر مصرعہ دوم کو ضرب کہتے ہین باقی ارکان کو حشو کہتے ہین - اب ہم ایک شجرہ جس مین سبب وتد اور فاصلہ کے اقسام اور تعریفات بتلاتے ہین - اوس سے یہ باتین تمہارے ذہن نشین ہو جائینگی

اصول

سبب: کلمہ دو حرفی - یا کلمہ سہ حرفی -			وتد: کلمہ سہ حرفی - یا کلمہ چہار حرفی			فاصلہ: کلمہ چہار حرفی یا پنج حرفی یا شش حرفی		
خفیف	ثقیل	متوسط	مجموع یا مقرون	مفروق	کثرت	صغری	کبری	عظمی
حرف اول متحرک دوم ساکن - مثلاً لفظ دو	ہر دو حروف متحرک - مثلاً ضمیر دو اول آنکا مین لفظ دل	کلمہ سہ حرفی حرف اول متحرک - مثلاً کار	جسکے حروف اول و دوم متحرک ہون مثلاً - قمر	جسکے حروف اول و سوم متحرک ہون مثلاً نور تحریر مین لفظ نور	کلمہ چہار حرفی جسکے اول دو حرف متحرک ہون مثلاً - زوال	کلمہ چہار حرفی جسکے اول تین حروف متحرک ہون مثلاً - قمری	کلمہ پنج حرفی جسکے اول چہار حروف متحرک ہون مثلاً سکندری	کلمہ شش حرفی جسکے اول پانچ متحرک ہون اسکا مثال یایہ اعتبار سو ساقط ہے
١٥	٥٥	١١٥	١٥٥	٥١٥	١١٥٥	١٣٥٥	١٥٥٥٥	

نتیجہ مذکورۂ بالا مین ہمنے حرکات لفظ قدر - کو جو مثال سبب خفیف مین آیا ہے ایک صفر اور ایک کھڑے خط سے دکھلایا ہی کیونکہ بعضون نے بلکہ اکثرون نے حرکت کو بذریعہ صفر اور سکون کو بذریعہ خط کے بتلایا ہی - اور یہ طریقہ سمجھنے اور بیان کرنے دونون کیواسطے آسان ہے لہذا ہم بھی حرکات اور سکنات کو یون ہی بتلائین گے -

مسرور - مگر انکے ذریعہ سے مختلف حرکات کا فرق کیونکر معلوم ہوگا

تحفہ - اشعار کو وزن کرنے مین اس تفریق کی ضرورت نہین ہے یعنی صرف تحریک یا تسکین حروف سے بحث ہے فتحہ و ضمہ و کسرہ سے کوئی غرض نہین ہے

اب ارکان سالم کی حرکات یہ ہین -

فعولن - فاعلن - یہ دو ارکان خماسی یعنے پنج حرفی ہین پہلے رکن کی ترکیب ایک وتد مجموع اور ایک سبب خفیف سے ہے

مفاعیلن - مستفعلن - رکن سوم و چہارم سباعی ہین اور ترکیب رکن سوم کی ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف سے ہی اور ترکیب رکن چہارم کی دو سبب خفیف اور ایک وتد مجموع سے ہی -

فاعلاتن - رکن پنجم کی ترکیب مین پہلے ایک سبب خفیف ہی اوسکے بعد ایک وتد مجموع اور پھر آخر مین ایک سبب خفیف ہی -

متفاعلن - اسکی ترکیب مین فاصلہ صغریٰ وتد مجموع پر مقدم آیا ہی -

مفاعلتن - اسکی ترکیب مین وتد مجموع فاصلہ صغریٰ پر مقدم آیا ہی -

مفعولات - ہشتم تا - یہان دو سبب خفیف ایک وتد مفروق پر مقدم آئے ہین

فاع لاتن - یہان وتد مفروق دو سبب خفیف پر مقدم آیا ہی -

مس تفع لن - اس رکن مین وتد مفروق درمیان دو سبب خفیف کے آیا ہی

مسرور - ان ارکان سے کیونکر شعر ونکو وزن کرتے ہین -

تحفہ - انھین رکنون کے برابر مصرعہ کو ٹکڑے کرتے ہین - خواہ اون ہموزن ٹکڑون مین الفاظ سالم آئین یا ایک لفظ کوئی ٹکڑے ہو جائین - ذیل کی مثالون سے یہ بات تمہاری سمجھ مین آجائیگی -

فقرات امثالیہ ہموزن فعولن - تفاخر - تمسخر - زبرجد - مکرم - موزون وغیرہم

فقرات امثالیہ ہموزن فاعلن - دیکھیے - قافیہ - جسم و جان - ناتوان - اشکتر وغیرہم

فقرات امثالیہ ہموزن مفاعیلن - ہمارا دل - ارے ظالم - دل غمگین - نہ رحم آیا وغیرہم

فقرات امثالیہ ہموزن مستفعلن - کہتے تھے ہم - آؤ خبر - گل پیرہن - شیرین سخن وغیرہم

فقرات امثالیہ ہموزن فاعلاتن - یہ تجاہل - اسپ مشکی - درد دل سے وغیرہم

فقرات امثالیہ ہموزن متفاعلن - نظر کرم - ابھی کہتے تھے - اسی غم سے ہم وغیرہم

فقرات امثالیہ ہموزن مفاعلتن - کبھی نہ کہا - نظر نہ رہی - انھین سے کہا وغیرہم

فقرات امثالیہ ہموزن فاع لاتن - نقد دل کو - ہم سے کہتے - کسنے دیکھا وغیرہم

فقرات امثالیہ ہموزن مس تفع لن - یہ جنس دل - یہ سوز غم وغیرہم

مفعولات مضموم التا کی مثال اردو اور فارسی مین نہین ہی -

مسرور - ابھی ان مثالونکو مینے بخوبی نہین سمجھا ہی - اور ایک امر یہ عرض کرنا ہی کہ مفعولات مضموم التا کی مثال فارسی اور اردو مین کیا ہی نہین -

تحفہ - یہ مثالین نقشہ ذیل سے تمہاری سمجھ مین آجائینگی - اور مثال مفعولات مضموم التا کی فارسی اردو مین نہونیکی وجہ یہ ہی کہ ان دونون زبانون مین جملہ الفاظ مسکون الآخر ہین اور الفاظ مسکون الآخر ارکان متحرک الآخر کی مثال نہین ہو سکتے ہین

نقشہ مذکور الصدر

اوزان و امثال	اجزائے اول	حرکات	اجزائے دوم	حرکات	اجزائے سوم	حرکات
فعولن	فعو	١٠٠	لن	١٠	٠	٠
مکرم	مکر	١٠٠	رم	١٠	٠	٠
فاعلن	فا	١٠	علن	١٠٠	٠	٠
جسم و جان	جس	١٠	مجا	١٠٠	٠	٠

فصل دوم

اصول مذکورالصدر سے ترکیب پکر چند اوزان مقرر کیے گئے ہین انکو بحر کہتے ہین اس نظم سے تمکو ان بحرونکے نام معلوم ہونگے۔ نظم۔ (از عروض فضا) ہزج رجز رمل و منسرح مضارع ہیں + سریع و مقتضب و مجتث اے خجستہ لقا + تقارب متدارک بسیط اور جدید + قریب و وافر و کامل مشاکل اور مدید + لو کر طویل و خفیف اونیس یار اور شمار + جو یاد رکھو تو سب شاعری ہے تیرے کار۔

ان جملہ بحرونکے ارکان حسب ذیل ہین۔ بحر ہزج مفاعیلن ہشت بار + بحر رجز مستفعلن ہشت بار + بحر رمل فاعلاتن ہشت بار + بحر منسرح مستفعلن مفعولات چہار بار + بحر مضارع مفاعیلن فاع لاتن چہار بار + بحر سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار + بحر مقتضب مفعولات مستفعلن چہار بار + بحر متدارک فاعلن ہشت بار + بحر بسیط مستفعلن فاعلن چہار بار + بحر جدید فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن دو بار + بحر قریب مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار + بحر مجتث مس تفع لن فاعلاتن چہار بار + بحر تقارب یا متقارب فعولن ہشت بار + بحر وافر مفاعلتن ہشت بار + بحر کامل متفاعلن ہشت بار + بحر مشاکل فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن دو بار + بحر مدید فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دو بار + بحر طویل فعولن مفاعیلن چہار بار + بحر خفیف فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دو بار + ان بحرونکے یاد رکھنے کی غرض سے متقدمین نے شجرے اور دوائر ایجاد کیے ہین۔ انکا ذکر بعد کو آئیگا ولا یہ قطعہ یاد کرلینا چاہیے۔ قطعہ مس رج علا رم عیل ہر وافر لتن کامل تفاعل فع عیل طو۔ رگ فاعلن لبس یا مس و مد یا علا مفعول یا مس منسرح یلبش دو مق لبعد بش سری مس در علا خفیف قبیل مجج فع ریا علا و عیل ضا + اس قطعہ مین علاوہ بحور قریب و جدید و مشاکل کے سب بحرین منضبط ہین۔ بحرون اور بحرونکے ارکان کو دو دو یا تین تین حرف بطور اشارہ کے اس قطعہ مین درج ہین۔ مس سے مراد مستفعلن اور رج سے مراد بحر رجز ہے یعنے بحر رجز کا رکن مستفعلن ہے۔ علا سے مراد فاعلاتن اور رم سے مراد بحر رمل ہے

ارکان مع اجزا	اجزاے اول ارکان	وزن	اجزاے دوم ارکان	وزن	اجزاے سوم ارکان	وزن
مفاعیلن	مفا	۱٥٥	عی	۱٥	لن	۱٥
ہمارا دل	ہما	۱٥٥	را	۱٥	دل	۱٥
شریر جسم آیا	شریج	۱٥٥	ما	۱٥	یا	۱٥
مستفعلن	مس	۱٥	تف	۱٥	علن	۱٥٥
کہتے تھے ہم	کہ	۱٥	تے	۱٥	تھے ہم	۱٥٥
فاعلاتن	فا	۱٥	علا	۱٥٥	تن	۱٥
اسپ مشکی	اس	۱٥	پمش	۱٥٥	کی	۱٥
متفاعلن	متفا	۱٥٥٥	علن	۱٥٥	•	•
اسی غم سے ہم	اسیغم	۱٥٥٥	سے ہم	۱٥٥	•	•
مفاعلتن	مفا	۱٥٥	علتن	۱٥٥٥	•	•
نظر نہ پھری	نظر	۱٥٥	نہ پھری	۱٥٥٥	•	•
فاع لاتن	فاع	٥۱٥	لا	۱٥	تن	۱٥
نقد دل کو	نقد	٥۱٥	دل	۱٥	کو	۱٥
ہمسے کہتے	ہمس	٥۱٥	کہ	۱٥	تے	۱٥
مس تفع لن	مس	۱٥	تفع	٥۱٥	لن	۱٥
کیا پھر بھی تھا	کیا	۱٥	پھر بھ	٥۱٥	تھا	۱٥

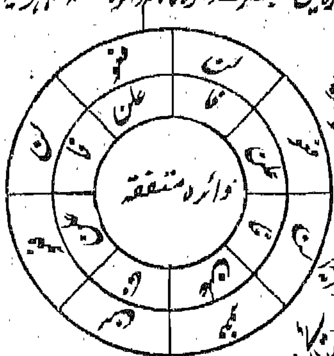
تنبیہ ور۔ اس نقشے کے دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض الفاظ جو فقرات مثالیہ مین واقع ہوے ہین بجاے ایک حرف کے دو حرف خانۂ اجزا مین لکھے ہین بعض حرف بالکل ہی نادار ہو گئے ہین بعض حرف جو لفظ مین نہین ہین وہ بھی لکھے ہوے ہین۔

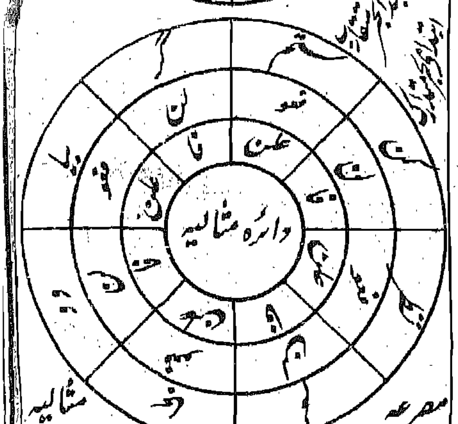
فخر۔ اسکی کیفیت حرف معتبرہ و غیر معتبرہ کے بیان مین ہم سمجھا دینگے یہان اسکے بیان کا موقعہ نہین ہے۔

یعنے بحر رمل کا رکن فاعلاتن ہے۔ عیل سے مراد مفاعیلن اور ہز سے مراد بحر ہزج ہے یعنے بحر ہزج کا رکن مفاعیلن ہے۔ وافر سے مراد بحر وافر اور تن سے مراد مفاعلتن ہے یعنے بحر وافر کا رکن مفاعلتن ہے۔ کامل سے مراد بحر کامل اور تفا سے مراد متفاعلن ہے یعنی بحر کامل کا رکن متفاعلن ہے۔ فع سے مراد فعولن اور عیل سے مراد مفاعیلن ہے اور طو سے مراد بحر طویل ہے یعنی فعولن مفاعیلن اصل بحر طویل ہے۔ رک سے مراد بحر متدارک اور فاعلن سے رکن سالم فاعلن مراد ہے یعنی بحر متدارک کا رکن فاعلن ہے۔ بس سے مراد بحر بسیط اور س سے مراد مستفعلن پس بامس یعنی فاعلن با مستفعلن یعنی فاعلن مستفعلن اصل بحر بسیط ہے۔ مد سے مراد بحر مدید اور علا سے مراد فاعلات ہے مد با علا یعنی فاعلن با فاعلاتن یعنی فاعلاتن فاعلن اصل بحر مدید ہے۔ مفعول سے مراد مفعولات اور مس سے مراد مستفعلن ہے یعنی مفعولات مستفعلن اصل بحر منسرح ہے۔ پیش و دو مس یتق سے مراد بحر مقتضب ہے پیش و دو مس یعنی مفعولات قبل دو بار مستفعلن کے یعنی مفعولات مستفعلن مستفعلن اصل بحر مقتضب ہے۔ یہ بحر تازی مسدس الاصل ہے فارسی مین مفعولات مستفعلن چہار بار ہے۔ بعد مس سری یعنی وہی دو بار مستفعلن اگر قبل مفعولات کے آوین تو بحر سریع ہوگی۔ مس علا یعنی مستفعلن درمیان دو فاعلاتن (یعنے فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن) اصل بحر خفیف ہے۔ خف سے مراد بحر خفیف ہے۔ اس بحر مین مستفع لن منفصل ہے۔ قبل مج سے مراد بحر مجتث ہے قبل مج یعنے مستفعلن قبل دو فاعلاتن (مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن) اصل بحر مجتث ہے یہ بحر فارسی مین مستفع لن فاعلاتن چہار بار ہے۔ فع سے مراد فعولن اور رب سے مراد بحر متقارب ہے یعنی فعولن اصل بحر متقارب ہے۔ علا در عیل ضا علا سے مراد فاعلاتن ہے عیل سے مراد مفاعیلن۔ ضا سے مراد بحر مضارع ہے یعنے فاعلاتن درمیان دو مفاعیلن (مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن) اصل بحر مضارع ہے۔ فارسی مین مفاعیلن فاع لاتن

چہار بار اس بحر کی ارکان ہین۔ فاع لاتن یہان منفصل ہے۔ اب ہم یہان سے تمکو چند دوائر سمجھاتے ہین۔ بحر متقارب سالم اور بحر متدارک سالم کی ترکیب ایک وتد مجموع اور ایک سبب خفیف سے ہے۔ اگر وتد مجموع سبب خفیف پر مقدم آوے تو بحر متقارب ہے اور اگر وتد مجموع پر سبب خفیف مقدم آوے تو بحر متدارک ہے ایک وتد مجموع اور ایک سبب خفیف سے مرکب رکن فعولن ہے پس فعولن فعولن فعولن فعولن دو بار بحر متقارب ہوگی اور اگر سبب خفیف کو وتد مجموع پر مقدم لاوین یعنے لن فعو کہین جو بروزن فاعلن ہے اور لن فعولن فعولن فعولن فعو یعنی فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن دو بار کہین۔ تو بحر متدارک ہے۔

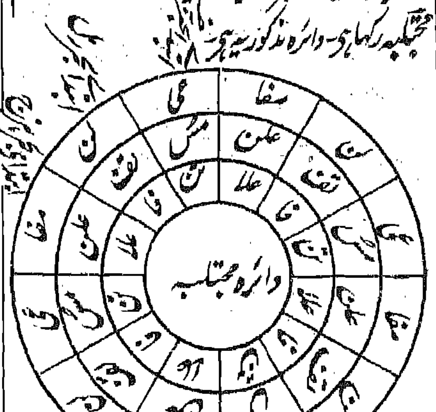
اسکو دائرہ مین منضبط کرکے دائرہ کا نام دائرہ متفقہ رکھا ہے۔ یہ دائرہ لونا

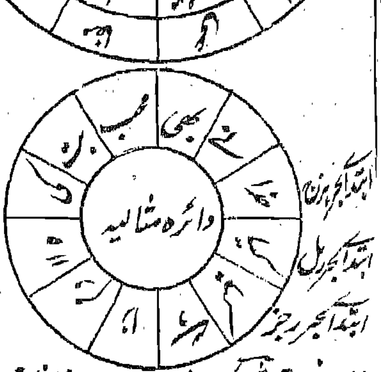




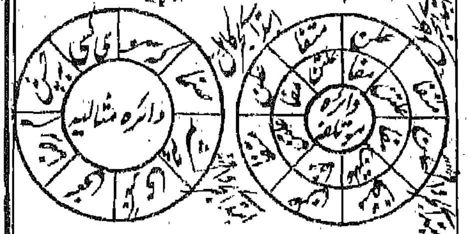
ع ستمگر بیا و بجالم نظر کن ٭ یہ مصرعہ اگر اسی حالت مین رہے تو بروزن فعولن چہار بار ہے۔ اور یہ وزن بحر متقارب کا ہے۔

اور اگر اسکو یون پڑہین ع کن ستم گر بیا کو بجالم نظر - تو بروزن فاعلن
چہار بار بحر متدارک مین ہوگا - اور اس مصرعہ کو اجزا کا ان ارکان سے
ہم وزن ہونا دائرہ سے ظاہر ہے - اور بحرونکا دائرہ سے برآمد ہونا فک
یا تفکیک کہلاتا ہے - بحر ہزج و رجز و رمل کی ترکیب ایک
وتد مجموع اور دو سبب خفیف سے ہے - اگر ایک وتد مجموع دو سبب
خفیف پر مقدم آئے تو مفاعیلن ہوگا یہ رکن بحر ہزج کا ہے اور اگر
دو سبب خفیف وتد مجموع پر مقدم آئین یعنی عیلن مفا کہین جو
بروزن مستفعلن ہے تو بحر رجز ہوگی کیونکہ مستفعلن اصل بحر رجز ہے
اور اگر وتد مجموع کو دو سبب خفیف کے درمیان لائین اور کہین
لن مفاعی تو فاعلاتن ہوگا - اور فاعلاتن اصل رمل
ہے - ان تینون بحرونکو ایک دائرہ مین منضبط کرکے دائرہ کا نام دائرہ
مجتلبہ رکھا ہے - دائرہ مذکور یہ ہے -





یہ مصرعہ خواجہ جگجو شہر صفا کا بحر ہزج مین ہے - ع خدا کو بھی محبت کی ہے
آدم زاد سے کیا کیا - اگر اسکو یون کہین کیا کیا خدا کو بھی محبت کی ہے
آدم زاد سے - تو بروزن مستفعلن چہار بار بحر رجز مین ہوگا -
اور اگر اسکو یون کہین - کی ہے آدم زاد سے کیا کیا خدا کو بھی محبت
تو بروزن فاعلاتن چہار بار بحر رمل مین ہوگا - دو بحرین یعنی
بحر کامل اور بحر وافر ایک دائرہ مین منضبط کرکے اوس دائرہ کا نام دائرہ
مؤتلفہ رکھا ہے - دائرہ مؤتلفہ یہ ہے -



بحر کامل کی ترکیب ایک فاصلہ صغرا اور ایک وتد مجموع سے ہے
اور بحر وافر کی ترکیب ایک وتد مجموع اور ایک فاصلہ صغری سے ہے
یعنی بحر کامل مین فاصلہ صغری مقدم ہے وتد مجموع پر - اور بحر وافر
مین بالکل اسکی برخلاف ہے - ایک فاصلہ صغری اور ایک وتد مجموع
سے مرکب رکن متفاعلن ہے پس اگر متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
دو بار کہین تو بحر کامل ہے اور اگر وتد مجموع سے ابتدا کرین اور علن
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفا جو بروزن مفاعلتن مفاعلتن
مفاعلتن مفاعلتن ہے تو بحر وافر ہے - یہ مصرعہ (از رسالہ سیفی)
بحر کامل مین ہے - ع - چہ شد صنما کہ سوئے کسے بچشم رضا نمی نگری
اور بروزن مفاعلتن چہار بار ہے - اور یہ وزن بحر وافر ہے -
اگر اسکو یون کہین - ع - صنما کہ سوی کسے بچشم رضا نمی نگری
چہ شد - تو بروزن متفاعلن چہار بار ہوگا اور بحر کامل مین ہوگا -
جیسا کہ ہم نے دائرہ مثالیہ مین دکھلایا ہے - اور تین بحرونکو یعنی
بحر طویل و مدید و بسیط کو ایک دائرہ مین منضبط کیا ہے اور
اوس دائرہ کا نام دائرہ مختلفہ رکھا ہے - اور فعولن مفاعیلن سے

(جو ارکان بحر طویل ہین) ان تینون بحرونکو مستخرج کیا ہے پس
اگر فعولن سے ابتدا کرین تو بحر طویل ہوگی اور اگر فعو کو چہوڑ کر لن سے
ابتدا کرین تو لن فعولن مفاعی لن فعولن مفاعی لن فعو بروزن فاعلاتن
فاعلن فاعلاتن فاعلن بحر مدید ہوگی ۔ اور عیلن سے ابتدا
کرکے عیلن فعولن مفاعیلن فعولن مفا بروزن مستفعلن
فاعلن [illegible] کہین تو بحر بسیط ہوگی ۔ دائرہ یہ ہے ۔



اور جو بحرین یعنے بحر مجتث و سریع و منسرح
و خفیف و مضارع و مقتضب ایک دائرہ
سے برآمد ہوتی ہین اوس دائرہ کا نام دائرہ
مشتبہ رکہا ہے ۔ دائرہ یہ ہے ۔

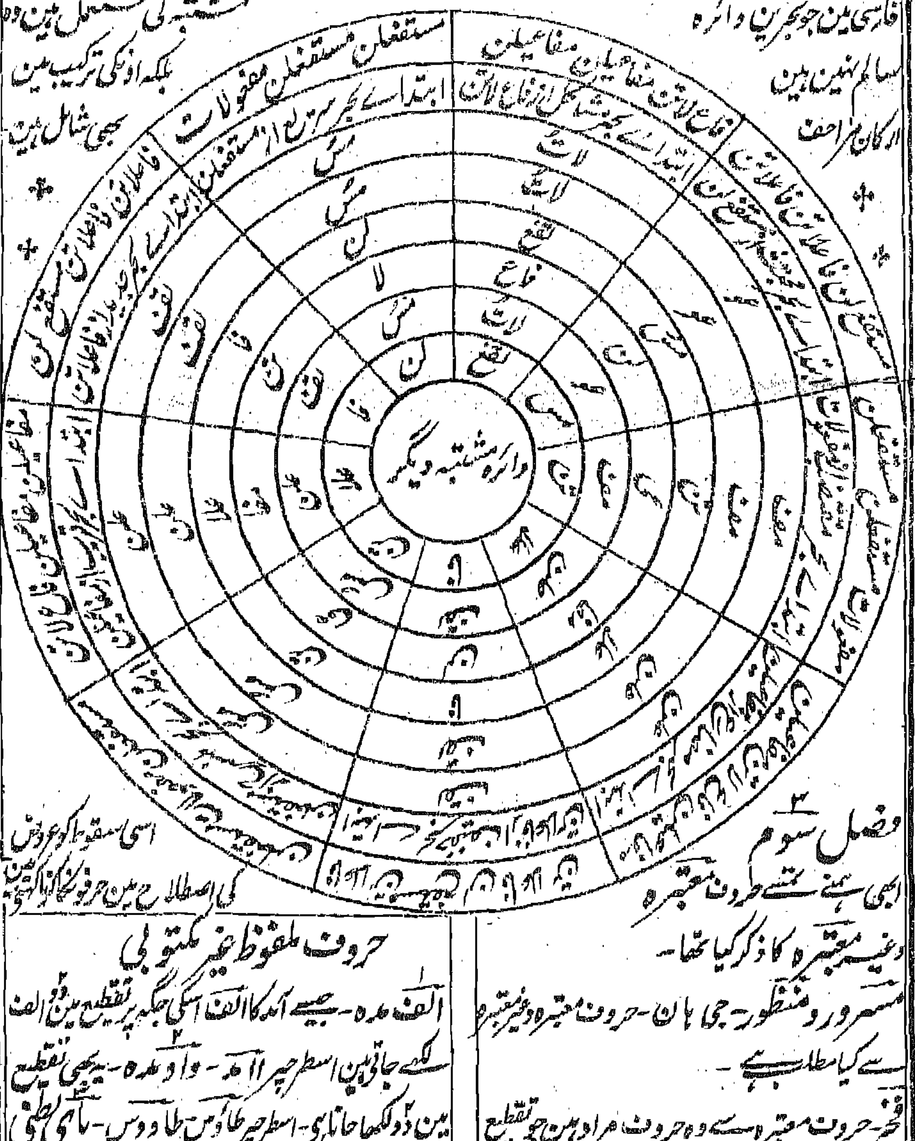


اس دائرہ مین اگر مستفعلن سے ابتدا کرین اور مفعولات
پر ختم کرین اور مستفعلن مستفعلن مفعولات کہین تو
بحر سریع ہوگی اور اگر مستفعلن دوم سے ابتدا کرکے
مستفعلن اول پر ختم کرین اور مستفعلن مفعولات
مستفعلن کہین تو بحر منسرح ہوگی ۔
اور اگر مستفعلن دوم کے تفعلن سے شروع کرکے
اوسیکی مس پر ختم کرین اور تفعلن مفعولات
مس تفعلن مس کہین جو بروزن فاعلاتن مستفعلن
فاعلاتن ہے تو بحر خفیف ہوگی ۔ اور مستفعلن دوم
کے علن سے ابتدا کرکے اوسیکے تفع پر ختم کرین
اور علن مفعولات مس تفع علن مس تفع
کہین جو بروزن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ہے
تو بحر مضارع ہے ۔
اگر مفعولات سے ابتدا کرین اور مفعولات
مستفعلن مستفعلن کہین تو بحر مقتضب ہوگی
اور اگر عولات سے شروع کرین اور عولات
مس تفعلن مس تفعلن مف کہین جو
بروزن مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہے
تو بحر مجتث ہوگی ۔
یہ بحرین عربی کی ہین اور سب مسدس الاصل
ہین ۔
[illegible] دوائر مؤتلفہ مشتبہہ مجتلبہ کی مثمن الاصل
ہین ۔ فارسی مین دائرہ مشتبہ کی بحرین مثمن آتی ہین
مگر سالم مستعمل نہین ہین ۔ جو ارکان دائرہ مشتبہ
کی بحرون کے ہین وہ اس دائرہ مین بسط [illegible]

سالم درج ہین - اور تین بحرین یعنے جدید - قریب و مشاکل اسمین مزید ہین -

فاعلی ہین جو بحرین دائرہ
سالم نہین ہین
ارکان مزاحف

مستفعلن کی مستقل ہین وہ
بلکہ اونکی ترکیب مین
بھی شامل ہین



اسی سقوط کو عروض کی اصطلاح مین حرف گرانا کہتے ہین

فصل سوم

ابھی ہمنے حروف معتبرہ وغیرہ معتبرہ کا ذکر کیا تھا۔

مسرور و منظور - جی ہان - حروف معتبرہ وغیر معتبرہ سے کیا مطلب ہے -

قیصر - حروف معتبرہ سے وہ حروف مراد ہین جو تقطیع مین ساقط نہین ہوتے ہین - اور غیر معتبرہ وہ ہین جو ساقط ہوجاتے ہین - ایک بات خیال رکھنے کی ہے - کہ جو حروف تلفظ مین ظاہر ہوتے ہین وہ کبھی ساقط نہین ہوتے اور جو حروف تلفظ مین نہین آتے ہین وہ تقطیع مین ساقط ہوجاتے ہین

حروف ملفوظ غیر مکتوبی

الف مدہ - جیسے آمد کا الف اسکی جگہ پر تقطیع مین دو الف لکھے جاتے ہین اسطرح اامد - واو مدہ - یہ بھی تقطیع مین دو لکھا جاتا ہے - اسطرح طاووس طاوس - یائے لطفی وہ یا جو اشباع کسرہ سے حاصل ہوتی ہے - اس کسرہ کو تقطیع مین بصورت یا لکھتے ہین - اسطرح دلِ من (بروزن فعولن) کو تقطیع مین دلی من لکھین گے - حروف مشدد تقطیع مین دو لکھے جاتے ہین - مثلاً خرّم کو خررم لکھین گے - چند الفاظ -

عربی کو ایسے ہین جنمین بعض حروف باوجود غیر مکتوب ہونے کے ملفوظ ہوتے ہین۔ مثلاً لہٰذا مین الف جو بعد ہائے ہوز کے ملفوظ ہوتا ہے وہ تقطیع مین لکہا بھی جاتا ہے۔ اسصورت سے لہاذا۔ ثلٰثہ مین جو الف بعد لام کے ملفوظ ہوتا ہے وہ بھی تقطیع مین لکہا جاتا ہے۔ اسطرحپر ثلاثہ۔ ولٰہ مین بعد ہائے ہوز کے واو ملفوظ ہوتا ہے اوسکو بھی تقطیع مین ظاہر لکہتے ہین اس شکل سے ولہو۔ ہمزہ یا کسرہ جو آخر لفظ کے ہائے ہوز پر ہوتا ہے وہ بصورت یا تقطیع مین لکہا جاتا ہے یعنے وائے بہار کو وایے بہار لکہین گے گوشۂ چشم کو گوشے چشم لکہین گے۔

حروف مکتوبہ غیر ملفوظی

وہ الف۔ جو کسی لفظ کی ابتدا مین ہو اور اوس لفظ کے پہلے اسطرحپر دوسرا لفظ آئے کہ اس دوسرے لفظ کا حرف آخر تلفظ مین پہلے لفظ کے اوس حرف سے ملجائے جو بعد الف کے ہو تو اسحالت مین لفظ اول الذکر کا الف ساقط ہوجائیگا۔ اور الف کی حرکت اوس دوسرے لفظ کے حرف آخر پر آجائیگی۔ مثلاً کم اور انس اگر ایک جگہ پر یون آئین جیسے کم انس تو انس کا الف اگر پورا تلفظ مین نہ آئیگا تو ساقط ہوکر میم لفظ کم کی انس کی نون سے مل کر کمنس کی صورت مین دونون الفاظ ہوجائینگے اور الف کا ضمہ میم پر ہوگا۔ اور اگر یہ الف تلفظ مین آئیگا تو قایم رہیگا۔ مثلاً آتش

؏ کیا نفاق انگیز ہمجنسان ہوا دہر ہے ۔۔ نیند اوڑجاتی ہے ہے یہی تعبیر خواب کو ۔۔ یہان فقرہ نفاق انگیز مین جو الف مذکور ہے وہ تلفظ مین نہین آتا ہے لہذا تقطیع مین یہ فقرہ نفاقنگیز لکہا جائیگا۔ اور نیند اوڑجاتی ہے اس فقرہ مین جو الف نیند کے بعد آیا ہے وہ تلفظ مین آتا ہے لہذا وہ قایم رہیگا۔

واو عاطفہ۔ یہ واو بھی اگر تلفظ مین نہین آئیگا تو ساقط ہوجائیگا اور بجای واو کے حرف ماقبل پر ضمہ ہوجائیگا۔ اور اگر تلفظ مین آتا ہے تو قایم رہیگا۔ مثلاً وزیر ؏ ہے یہ دو دن بزم و ساقی و مطرب چنگ و شمع ۔۔ ایک تن چہاتی ہے اور بالین ہے اور ہے سنگ و شمع ۔۔ یہان مصرعہ اولی مین جو واو بعد لفظ ساقی کے ہے وہ تلفظ مین پورا پورا ادا ہوتا ہے لہذا وہ قایم رہیگا اور جو واو بعد لفظ چنگ کے آیا ہے وہ تلفظ مین پورا ادا نہین ہوتا ہے لہذا ساقط ہوجائیگا اور بجای اوس واو کے لفظ چنگ کا کاف فارسی مضموم ہوگا۔ اور بصورت چنگ شمع تقطیع مین لکہا جائیگا۔ واو بیان ضمہ یعنی وہ واو جو محض بغرض اظہار ضمہ حرف ماقبل کو آتا ہے مثلاً واو جو لفظ تو۔ تو، جو وغیرہ مین ہے۔ یہ جو تقطیع مین بشرطیکہ تلفظ مین پورے طور پر ادا نہو ساقط ہوجائیگا ورنہ قایم رہیگا۔ مثلاً اس مصرعہ مین (از رسالہ سیفی) ہیچو تو کو در دوسرا دیگرے۔ واو ہیچو اور تو کا تلفظ مین ادا نہین ہوتا لہذا ساقط ہوجائیگا۔ اور واو لفظ کو کا چونکہ بخوبی ادا ہوتا ہے قایم رہیگا۔ اور اس مصرعہ کو تقطیع مین یون لکہین گے۔ ؏ ہیچت کو در دوسرا دیگرے۔ واو اشمام ضمہ۔ یعنی واو مضموم جو بعد خاء معجمہ کے اور قبل الف یا یای تحتانی کے شروع لفظ مین آوے تقطیع مین ساقط ہوجاتا ہے۔ مثلاً خواب۔ خویش تقطیع مین بصورت خاب اور خیش کے لکہے جائینگے۔ نون غنہ جو بعد حرف مدہ کے آتا ہے اگر آخر مصرعہ مین نہ ہوگا تو ساقط ہوجائیگا اور اگر آخر مصرعہ مین ہوگا تو بجای حرف ساکن رکن بحر کا ہوگا۔ مثلاً آتش

؏ نہ دوا آنسو گرہی یاد الہی مین ان آنکہون سے ۔۔ اوڑا کی خاک ہی میرے چمن کو آبشارونمین ۔۔ یہ شعر مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان کے وزن پر ہے اور اسکی تقطیع یون ہے۔ نہ دو ا انسو مفاعیلن گرہی یادی مفاعیلن ۔ الاہی سے مفاعیلن انا کہو سے مفاعیلن

اوڑاکی خا مفاعیلن - کہی میسے مفاعیلن جس کے ا مفاعیلن
بشارو مین مفاعیلان - یہان تمنے خیال کیا کہ کون حرف ساقط
ہوگے اور کون نہین ساقط ہوگے -

مسرور - جی ہان - آنسو کا الف مدہ ہی لہذا تقطیع مین دو الف لکھے گئے ہین اور نون جو بعد اسی الف مدہ کے آیا ہی ساقط ہوکر آآسو لکھا گیا ہی اور ہین کا نون بھی ساقط ہوگیا ہی - آبشارون کا الف مدہ دو الف لکھا جائیگا - اور نون جو بعد واو مدہ کے اسمین آیا ہی وہ بھی ساقط ہوگیا ہی - آبشارون کے بعد جو لفظ ہین آیا ہی اسکا نون نہین ساقط ہوا مین اسکے معتبر ہونیکی وجہ نہین بتلا سکتا ہون -

تحسین - ابھی اور بھی بہت سی باتین ہین جو تمنے نہین بتلائین ہین منظور تم بتلا سکتے ہو -

منظور - دو باتین علاوہ اونکے جو مسرور نے بتلائین ہین میری سمجھ مین آئی ہین یعنے یاد کا کسرہ تقطیع مین بصورت یا لکھا ہی اور لفظ آلہی تقطیع مین الاہی باضافہ الف بعد لام کے آیا ہی - لیکن رکن مفاعیلان کو مین نے نہین سمجھا ہی اور نہ آپنے ابتک اسکا ذکر کیا ہی -

تحسین - شاد باش - اب ہم بتلاتے ہین - ان آنکھون سے اس فقرہ مین لفظ ان آنکھون سے ملکر پڑھا جاتا ہی لہذا تقطیع مین اوس سے ملیگا بھی - اور چونکہ آنکھون کا الف مدہ ہی لہذا اوسکی جگہ پر دو الف آئینگے - اور منجملہ ان دونون الف کے ایک ساقط کرکر اس فقرہ کو یون کہین گے اناکھو سے - اسمین نون بعد واو مدہ کے ہے وہ بھی ساقط ہو جائیگا - مفاعیلان رکن سالم نہین ہی بلکہ رکن مزاحف ہے اسکا ذکر زحافات کے بیان مین آئیگا - اور لفظ ہین جو آخر مصرعہ ثانی مین آیا ہی اوسکا نون اسوجہ نہین ساقط ہوا کہ رکن مفاعیلان کے نون ساکن کے مقابل ہی

مسرور - یہان ایک مصرعہ مفاعیلن چہار بار کے وزن پر آپنے بتلایا ہی اور دوسرے مصرعہ مین بجاے مفاعیلن کے مفاعیلان آخر مین آیا ہی - یہ مین نے نہین سمجھا -

تحسین - اسکی کیفیت یہ ہی - کہ جس غزل کا یہ شعر ہی وہ غزل بحر ہزج مثمن مسبغ مین ہے اور مفاعیلن مین تسبیغ کرنے سے مفاعیلان رکن مزاحف حاصل ہوتا ہی مگر رکن آخر کو مسبغ ہونیکی قید صرف مصاریع مطالع اور مصاریع ثانی کیواسطے ہی مصاریع اولی مین عروض سالم بھی ایسے موقعو پر لانا جائز ہی - تسبیغ کا ذکر زحافات کے بیان مین آئیگا - اور اگر حرف نون کے بعد حرف مدہ کے نہو بلکہ کسی اور حرف کے بعد آوے مثلاً دامن - گلشن وغیرہ مین تو ساقط نہوگا

ہا - وہ ہاے ہوز جو کسی کلمہ کے آخر مین اپنے حرف ماقبل کی حرکت پر دلالت کرے (یہ حرکت یا تو فتحہ ہوتی ہی یا کسرہ) مثلاً خندہ - گریہ - بندہ - تو ایسی ہا تقطیع مین گر جاتی ہی کیونکہ یہ ہا تلفظ مین اکثر نہین آتی اور اگر بخوبی تلفظ مین آئیگی تو ساقط نہوگی - اگر حرف مدہ کے بعد کوئی حرف سواے نون کے ہو مثلاً کار - حور - نیر کے حروف را - زا - یہ حروف تقطیع مین ساقط نہونگے - اور وہ حروف جو حروف مدہ نہین ہین اور نون بھی نہین ہین کسی لفظ کے آخر مین بعد حرف ساکن کے آوین (اور وہ لفظ مصرعہ کے درمیان واقع ہو) اور تقطیع مین رکن بحر کے حرف متحرک کے مقابل آوین تو یہ ساکن دوم متحرک ہوگا مثلاً فیض - نصف - عجز وغیرہ کے حروف ضاد - فا - اور زا اور اگر حروف مدہ کے بعد دو حروف ساکن آوین مثلاً کارد - رست - گوشت اور درمیان مصرعہ کے واقع ہون اور رکن بحر کے حروف متحرک کے مقابل ہون تو ساکن اول متحرک ہوگا اور ساکن دوم ساقط ہو جائیگا مثلاً اس مصرعہ مین - ع کارد بر گسن گوشت بر گشتاسپ (از [illegible])

یہ مصرعہ بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ہے اور تقطیع یون ہے

اجزاے ارکان بحر	فا	علا	تن	فا	علا	تن	فا	علن
اجزاے مصرعہ اصلی	کا	روبہ	کشت	گر	شت بہ	گلش	تا	زہ رسم
اجزاے مصرعہ بعد تقطیع	کا	ربہ	کشت	گرچہ	شبہر	گلش	تا	شترا

اس نقشہ کو دیکھنے سے تمکو معلوم ہوا ہوگا کہ لفظ کاروکا رو اور لفظ گو کاشت علا کی عین متحرک کے مقابل ہین لہذا حسب قاعدہ بالا حرف دوم ساقط ہوگیا اور حروف را اور شین متحرک ہے۔ اصطلاح اگر دو ساکن حرف متحرک رکن کے مقابل آئینگے تو دونون متحرک ہونگے۔ اور اگر مصرعہ کے آخر مین تین ساکن آوین تو ساکن سوم ساقط ہو جائیگا۔ مثلاً اس شعر مین ؎ خدایا جہان پادشائی تراست ٭ ز ما خدمت آید خدائی تراست ٭ اس بیت کے عروض و ضرب مین تین ساکن الف سین۔ تا۔ آئی ہین اور یہ شعر بروزن فعولن فعولن فعولن فعول دو بار ہے۔ عروض و ضرب بروزن فعول ہین۔ تقطیع یون ہے خدایا فعولن جہانپا فعولن۔ دشاہی فعولن۔ تراس فعول الخ۔ یہان تا ساقط ہوگئی ہے۔ نون تنوین کو تقطیع مین ظاہر لکھتے ہین مثلاً۔ دفعتاً کو دفعتن لکھین گے۔

حروف ہندی

اب یہان چند حروف ہندی تمکو بتلائے جاتے ہین۔ یہ حروف جنکا بیان ہم کرتے ہین جب آخر لفظ مین آتے ہین تو یہ قواعد انسے متعلق ہوتے ہین حروف مرکبہ۔ یعنی وہ حروف جنکا تلفظ ہا ہوز سے ملکر ہوتا ہے مثلاً حرف چہہ لفظ چہال مین۔ اسکا ایک حرف شمار مین آئیگا۔ الف۔ ابتداے لفظ مین جو الف ہندی الفاظ مین آتا ہے اُسکے معتبر اور غیر معتبر ہونیکے لئے قواعد مذکور الصدر کافی ہین۔ اور اگر الف لفظ کے آخر مین آتا ہے اور تلفظ مین بخوبی ادا نہین ہوتا تو تقطیع مین ساقط ہو جاتا ہے۔ ورنہ قایم رہتا ہے۔ مثلاً رند ؎ خوف خدا تھا ورنہ زمانہ کو پھونکتا ٭ مین کرتے کرتے آہ شرربار رہگیا ٭ یہان تھا کا الف چونکہ تلفظ مین پورا نہین ادا ہوتا لہذا تقطیع مین ساقط ہو جائیگا۔ اور حرف مرکبہ تھ کو اسکی جگہہ پر لکھین گے۔ اور اسی شعر مین الفاظ پھونکتا۔ اور رہگیا کا الف چونکہ تلفظ مین پورا ادا ہوتا ہے لہذا ساقط نہوگا۔ نون۔ یہ بھی حسب قواعد مذکورہ بالا معتبر اور غیر معتبر ہے۔ واو۔ واو ہندی اگر تلفظ مین بخوبی ادا نہ ہو تو تقطیع مین ساقط ہو جاتا ہے مثلاً ناسخ ؎ دیکھا جو دوپہر کو جلال آفتاب کا ٭ آیا دہن خیال کسیکی نقاب کا ٭ یہان جو کا واو بخوبی تلفظ مین ادا نہین ہوتا۔ لہذا تقطیع مین ساقط ہو جائیگا۔ اور جو دوپہر کی جگہہ پہ جد دپہر لکھینگے۔ اور لفظ دو کا واو بخوبی تلفظ مین آتا ہے وہ قایم رہیگا۔ دراصل اس واو کے بھی وہی ضوابط ہین جو واو فارسی کے ہوتے ہین۔ ہا۔ اس ہا کی وہی کیفیت ہے جو ہا کی اس سے پہلے مذکور ہوئی ہے اور وہی ضوابط ہین۔ یا۔ یای ہندی اگر تلفظ مین بخوبی آئیگی۔ تو قایم رہیگی ورنہ ساقط ہو جائیگی اسکی مثالین بہت گذر چکے ہین مثلاً دیکھی۔ اُسی وغیرہم۔ ئی ان۔ ون۔ الفاظ ہندی مین ئی ان اور ون جو آتے ہین وہ اگر تلفظ مین آتے ہین تو قایم رہتے ہین ورنہ ساقط ہو جاتے ہین۔ مثلاً الفاظ ہتیان نہین۔ دلون۔ کہین۔ آنکھون۔ وغیرہ مین جیسے برق ؎ بتو مین ہیسے لیکے سوتیون کو پالے سانپ ٭ اس مصرعہ مین ہین کی یا تلفظ مین بخوبی آتی ہے اور ین نہین آتا ہے لہذا ین ساقط ہو جائیگا۔ اور فقط یا قایم رہیگی۔ اور فقرہ مین سے تقطیع مین ہیسے ہوگا۔ اور کے پالے کی جگہہ پر کپالے ہوگا۔ اور ون بھی اگر تلفظ مین نہ آئیگا تو ساقط ہو جائیگا مثلاً

وزیر۔ یہ خوش چشموں کے مضمون کی ہیں نے قلمبند نہیں کیا صیدِ غزالانِ ختن کو۔ بیان چشموں کا ان لفظوں میں آگیا ہے لہذا خوش چشموں کی یہ فقرہ حسنِ چشم کی تقطیع میں لکھا جائیگا۔

ان حروف معتبرہ و غیر معتبرہ کا یہ اصول ہے کہ لفظوں کے حروف اصلی کبھی ساقط نہیں ہوتے ہیں صرف حروف زائدہ یا وہ حروف جو محض بغرض اظہار حرکت حرفِ ماقبل کے آتے ہیں ساقط ہو سکتے ہیں۔ یا ایسا حرف جو منجملہ تین مسلسل ساکنوں کے آخر لفظ میں ساکن سوم ہو وہ بھی ساقط ہو جاتا ہے مثلاً گشتاسپ کی بائے فارسی جیسا ہم نے کہ ابھی بتلایا ہے۔ یا جیسا راست کی تائے فوقانی۔

فصل چہارم

ہمکو خیال آتا ہے کہ ابھی رکن مزاحف کا ذکر آیا تھا۔

مسرور و منظور۔ جی ہاں۔

فہیم۔ ارکان جنکا اوپر ذکر آچکا ہے وہ سالم ہیں اور جو ارکان بوجہہ کسی زحاف کے ان ارکان سالم سے مشتق ہوے ہیں وہ مزاحف کہلاتے ہیں علی العموم یہ زحافات آتے ہیں۔ اضمار[1] خبن[2] وقص[3] طی[4] عصب[5] قبض[6] عقل[7] کف[8] خبل[9] خزل[10] شکل[11] نقص[12] اذالہ یا اذالت[13] تسبیغ یا اسباغ[14] ترفیل[15] خرم[16] خزم[17] حذف[18] قطف[19] قصر[20] قطع[21] حذذ یا جذذ[22] صلم[23] وقف[24] کشف[25] بتر[26] ثلم[27] ثرم[28] شتر[29] خرب[30] عضب[31] قصم[32] جمم[33] عقص[34] رفع[35] جب[36] ہتم[37] ذلل[38] خلع[39] جحف[40] ربع[41] نحر[42] جدع[43] تشعیث[44]۔ ان زحافات کے متعلق جو جو باتیں ہیں وہ ان نقشوں سے تمہاری سمجھ میں بخوبی آجائینگی۔

نقشہ نمبر اول

نام زحاف مع نمبر	معنی لغوی	معنی اصطلاحی	ارکان مخصوص	بحور مخصوص	رکن سالم مع علامات	رکن مزاحف مع علامات	نام رکن مزاحف	رکن مزاحف کا ہم وزن
اضمار[1]	لاغر کردن اسپ	تا ر متفاعلن کو ساکن کرنا	مُتَفَاعِلُنْ	کامل	متفاعلن ۱۰۰۱۰۰۰	متفاعلن ۱۰۰۱۰۱۰	مضمر	مستفعلن
خبن[2]	نوردیدن دامن	اول رکن سے حرف دوم کو ساقط کرنا	فَاعِلُنْ	رمل۔ رجز۔ مدید	فاعلن ۱۰۰۱۰	فعلن ۱۰۰۰	مخبون	فعلن
	۰		فَاعِلَاتُنْ	بسیط۔ متدارک۔ سریع	فاعلاتن ۱۰۱۰۰۱۰	فعلاتن ۱۰۱۰۰۰	۰	فعلاتن
	۰	۰	مُسْتَفْعِلُنْ	خفیف۔ منسرح۔	مستفعلن ۱۰۰۱۰۱۰	متفعلن ۱۰۰۱۰۰	۰	مفاعلن
	۰	۰	مَفْعُولَاتُ	مجتث۔ مقتضب	مفعولات ۱۰۱۰۱۰	معولات ۱۰۱۰۰	۰	مفاعیل مضموم اللام
وقص[3]	گردن شکستن	اول رکن سے حرف دوم متحرک کو (بعد اضمار و خبن) ساقط کرنا۔	مُتَفَاعِلُنْ	کامل	متفاعلن ۱۰۰۱۰۰۰	مفاعلن ۱۰۰۱۰۰	موقوص	مفاعلن
	۰		۰	۰	۰	۰	۰	۰
طی[4]	پیچیدن	اول رکن کے دو سبب خفیف سے حرف چہارم کو ساقط کرنا	مُسْتَفْعِلُنْ	بسیط۔ رجز۔	مستفعلن ۱۰۰۱۰۱۰	مستعلن ۱۰۰۱۰	مطوی	مفتعلن
	۰		مَفْعُولَاتُ	منسرح مقتضب	مفعولات [illegible]	مفعلات [illegible]	۰	فاعلات مضموم التا

[illegible]	معنی لغوی	معنی اصطلاحی	مختص ارکان	بحور مختص	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عَصْب ۶ صاد مہملہ	فراہم کردن شاخہائے درخت۔	لام مفاعلتن کو ساکن کرنا	مُفَاعَلَتُنْ	وافر	مفاعلتن 1000100	مفاعلتن 1010100	معصوب	مفاعیلن
قَبْض ۷	گرفتن در پنجہ	حرف پنجم رکن کو جو سبب	فَعُوْلُنْ	طویل۔ ہزج	فعولن 10100	فعولُ 0100	مقبوض	فعولُ مضموم اللام
•	•	خفیف میں آوے ساقط کرنا	مَفَاعِیْلُنْ	متقارب۔ مضارع	مفاعیلن 1010100	مفاعلن 100100	•	مفاعلن
عَقْل ۸	بستن پائے زانو و ساق شتر	مفاعلتن معصوب (یعنے مفاعیلن) کو مقبوض کرنا	مُفَاعَلَتُنْ	وافر	مفاعلتن 1000100	مفاعلن 100100	معقول	مفاعلن
کَفّ ۸	باز داشتن	حرف ہفتم ساکن کو جو سبب	مُفَاعِیْلُنْ	طویل۔ مدید۔ ہزج	مفاعیلن 1010100	مفاعیلُ 010100	مکفوف	مفاعیلُ مضموم اللام
	•	خفیف میں ہو ساقط کرنا	فَاعِلَاتُنْ	رمل۔ خفیف	فاعلاتن 1010010	فاعلاتُ 010010	•	فاعلاتُ مضموم التا
	•	•	فَاعِ لَاتُنْ	مجتث۔ مضارع	فاعِ لاتن 1010010	فاعِ لاتُ 010010	•	فاعِ لاتُ مضموم التا
خَبْل ۹	دست و پا بریدن	اجتماع خبن و طی کو کہتے	مُسْتَفْعِلُنْ	رجز۔ منسرح	مستفعلن 1001010	مُتَعِلُن 10000	مخبول	فعِلَتُن
	•	ہیں۔	مَفْعُوْلَاتُ	•	مفعولاتُ 0101010	معلاتُ 01000	•	فعلاتُ
خَزْل ۱۰	بریدہ پستان	اجتماع اضمار و طی کو کہتے ہیں	مُتَفَاعِلُنْ	کامل	متفاعلن 1001000	متفعلن 100010	مخزول	مفتعلن
شَکْل ۱۱	پائے چار پایہ بہ رسن	اجتماع خبن و کف کو	فَاعِلَاتُنْ	خفیف۔ مدید	فاعلاتن 1010010	فعلاتُ 01000	مشکول	فعلاتُ مضموم التا
	بستن۔	کہتے ہیں۔	مُسْتَفْعِ لُنْ	رمل۔ مجتث	مستفعِ لن 1001010	متفعِ لُ 00100	•	مفاعیلُ مضموم اللام
نَقْص ۱۲	کم کردن	اجتماع عصب و کف کو کہتے ہیں	مُفَاعَلَتُنْ	وافر	مفاعلتن 1000100	مفاعلتُ 010100	منقوص	مفاعیلُ مضموم اللام
اِذَالہ ۱۳	دامن دراز کردن	آخر رکن کی وتد مجموع	فَاعِلُنْ	رجز۔ متدارک	فاعلن 10010	فاعلان 110010	مذال	فاعلان
	•	میں قبل ساکن الف	مُتَفَاعِلُنْ	بسیط۔ کامل	متفاعلن 1001000	متفاعلان 11001000	-	متفاعلان
	•	زیادہ کرنیکو کہتے ہیں۔	مُسْتَفْعِلُنْ	سریع۔ منسرح۔ مقتضب	مستفعلن 1001010	مستفعلان 11001010	•	مستفعلان
تَرْفِیْل ۱۴	دامن کشیدن و دراز	عروض و ضرب کی وتد مجموع	فَاعِلُنْ	رمل۔ ہزج	فاعلن 10010	فاعلن تن 1010010	مرفل	فاعلاتن
	کردن۔	پر سبب خفیف زیادہ	مُتَفَاعِلُنْ	•	متفاعلن 1001000	متفاعلن تن 101001000	•	متفاعلاتن
	•	کرنا۔	مُسْتَفْعِلُنْ	•	مستفعلن 1001010	مستفعلن تن 101001010	•	مستفعلاتن
تَسْبِیْغ ۱۵	تمام کردن	عروض و ضرب کے سبب خفیف	فَعُوْلُنْ	ہزج۔ رمل۔ مضارع	فعولن 10100	فعولان 110100	مسبغ	فعولان
	•	آخری میں ماقبل ساکن	فَاعِلَاتُنْ	متقارب۔ مدید	فاعلاتن 1010010	فاعلاتان 11010010	•	فاعلیان
	•	الف زیادہ کرنا۔	مَفَاعِیْلُنْ	طویل۔ مجتث	مفاعیلن 1010100	مفاعیلان 11010100	•	مفاعیلان

نام زحاف مع نمبر و اعراب	معنی لغوی	معنی اصطلاحی	رکن اصلی مع اعراب	بحور مختص	رکن اصلی مع اعداد	رکن مزاحف مع اعداد	نام رکن مزاحف	مساوی الوزن رکن مزاحف
خرم بہ راء مہملہ ۱۶	شگافتن پردہ بینی	اول رکن کو وتد مجموع ہو حرف اول کو ساقط کرنا	مَفَاعِیلُن	ہزج۔	مفاعیلن 1010100	فاعیلن 101015	اخرم	مفعولن
خزم بہ زاء معجمہ ۱۷	حلقہ در بینی شتر وغیرہ کردن	اول مصراع میں ایک یا دو یا تین یا چار حروف زیادہ کرنا۔ یہ حروف تقطیع میں محسوب نہیں ہوتے۔	۔	۔	۔	۔	۔	یہ زحاف مخصوص بزبان عربی ہے فارسی میں قدمانے ایک حد تک جائز کیا تھا اب وہ بھی ترک کیا گیا
حذف ۱۸	انداختن	آخر رکن سے سبب خفیف کو ساقط کرنا	فَعُولُن	رمل، طویل، متقارب	فعولن 10100	فعو 100	محذوف	فعل
	۔		مَفَاعِیلُن	مجتث، مدید	مفاعیلن 1010100	مفاعی 10100	۔	فعولن
	۔		فَاعِلَاتُن	منسرح، خفیف	فاعلاتن 101010	فاعلا 1010	۔	فاعلن
قطف ۱۹	بریدن خوشہ انگور وغیرہ۔	مفاعلتن میں اجتماع عصب و حذف کو کہتے ہیں۔	مُفَاعَلَتُن	وافر	مفاعلتن 1000100	مفاعل 10100	مقطوف	فعولن
قصر ۲۰	کوتاہ کردن	آخر رکن کے سبب خفیف سے حرف دوم کو ساقط کرنا	فَاعِلَاتُن	رمل۔ ہزج	فاعلاتن 101010	فاعلات 110101	مقصور	فاعلات
	۔	اور حرف ما قبل ساکن کرنا	فَعُولُن	متقارب وغیرہم	فعولن 10100	فعول 1100	۔	فعول
	۔		مَفَاعِیلُن	۔	مفاعیلن 1010100	مفاعیل 110100	۔	مفاعیل
قطع ۲۱	بریدن	وتد مجموع سے حرف آخر کو ساقط کرنا اور حرف ما قبل کو ساکن کرنا	مُسْتَفْعِلُن	۔	مستفعلن 100101	مستفعل 10101	مقطوع	مفعولن
	۔		مُتَفَاعِلُن	رجز۔ کامل۔ رمل	متفاعلن 1001000	متفاعل 101000	۔	فعلاتن
	۔		فَاعِلُن	متدارک، بسیط، مدید	فاعلن 10010	فاعل 100	۔	۔
	۔	۔	فَاعِلَاتُن	سریع، خفیف، مجتث	رکن فاعلاتن میں قطع یوں ہے کہ سبب خفیف آخر ساقط کر کے وتد مجموع کے آخر کو ساقط کر کے حرف ما قبل کو ساکن کر دیتے ہیں اور فعلن تقطیع حاصل ہوتا ہے			
حذذ ۲۲	بریدن	آخر رکن سے وتد مجموع کو ساقط کرنا۔	فَاعِلُن	کامل۔ متدارک	فاعلن 10010	فا 10	احذ	فع
	۔		مُسْتَفْعِلُن	رجز۔	مستفعلن 100101	مستف 1010	۔	فعلن بسکون العین
	۔	۔	مُتَفَاعِلُن	۔	متفاعلن 1001000	متفا 1000	۔	فعلن بکسر العین
صلم ۲۳	گوش از بن بریدن	آخر رکن سے وتد مفروق کو ساقط کرنا۔	مَفْعُولَاتُ	سریع، مقتضب، منسرح۔	مفعولات 101010	مفعو 1010	اصلم	فعلن بسکون العین
	۔					۔	۔	۔

[illegible]	معنی لغوی	معنی اصطلاحی	[illegible]	بحور مختص	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
وقف ۲۴	استادن	تا مفعولاتُ کو ساکن کرنا	مفعولاتُ	سریع، مقتضب، منسرح	مفعولاتُ ۰۱۰۱۰۱۰	مفعولاتْ ۱۱۰۱۰۱۰	موقوف	مفعولان
کسف ۲۵	بریدن پاشنہ شتر	تا مفعولاتُ کو ساقط کرنا	مفعولاتُ	ایضاً	ایضاً	مفعولا ۱۰۱۰۱۰	مکسوف	مفعولن
بتر ۲۶	از بیخ برکندن / دم بریدن	اجتماع ثلم و حذف فعولن میں قطع و حذف فاعلاتن میں خرم و جب مفاعیلن میں	فعولن / فاعلاتن / مفاعیلن	متقارب، ہزج / رمل، مضارع / مجتث، خفیف	فعولن ۱۰۱۰۰ / فاعلاتن ۱۰۱۰۰۱۰ / مفاعیلن ۱۰۱۰۱۰۰	فع ۱۰ / فاعل ۱۰۱۰ / فا ۱۰	ابتر	فع / فعلن بسکون العین / فع
ثلم ۲۷	رخنہ کردن	فعولن سے حرف اول کو حذف کرنا	فعولن	اکثر بحور	فعولن ۱۰۱۰۰	فعلن ۱۰۱۰	اثلم	فعلن بسکون عین
ثرم ۲۸	شکستن دندان پیشین	فعولن میں اجتماع خرم (براے مہملہ) و قبض کو کہتے ہیں	ایضاً	طویل، متقارب	ایضاً	فعول ۰۱۰	اثرم	فاعِ بکسور العین
شتر ۲۹	بریدن شدن	مفاعیلن میں اجتماع خرم (براے مہملہ) و قبض کو کہتے ہیں	مفاعیلن	ہزج	مفاعیلن ۱۰۱۰۱۰۰	فاعلن ۱۰۰۱۰	اشتر	فاعلن
خرب ۳۰	ویران شدن	مفاعیلن میں اجتماع خرم (براے مہملہ) و کف کو کہتے ہیں	ایضاً	ہزج، مضارع	ایضاً	فاعیلُ ۰۱۰۱۰	اخرب	مفعولُ بضم اللام
عضب ۳۱	شاخ شکستہ	مفاعلتن کو خرم کرنا	مفاعلتن	وافر	مفاعلتن ۱۰۰۰۱۰۰	فاعلتن ۱۰۰۰۱۰	اعضب	مفتعلن
قصم ۳۲ صاد مہملہ	شکستہ دندان	مفاعلتن میں اجتماع خرب و عصب (بصاد مہملہ) کو کہتے ہیں	ایضاً	ایضاً	ایضاً	فاعلتن ۱۰۱۰۱۰	اقصم	مفعولن
جمم ۳۳ بہ فتحتین	بے نیزہ شدن جرو درجنگ	اجتماع خرم و عقل مفاعلتن میں	ایضاً	ایضاً	ایضاً	فاعلتن ۱۰۰۱۰	اجم	فاعلن
عقص ۳۴	پیچیدن موے کلالہ	مفاعلتن میں اجتماع نقص و خرم کو کہتے ہیں	ایضاً	ایضاً	ایضاً	فاعلتُ ۰۱۰۱۰	اعقص	مفعولُ بسکون لام
رفع ۳۵	برداشتن	اول رکن سے مجتمع دو سبب خفیف سے ایک کو ساقط کرنا	مستفعلن / مفعولاتُ	رجز، منسرح	مستفعلن ۱۰۰۱۰۱۰ / مفعولاتُ ۰۱۰۱۰۱۰	تفعلن ۱۰۰۱۰ / عولاتُ ۰۱۰۱۰	مرفوع	فاعلن / مفعولُ مضموم اللام
جب ۳۶	خصی کردن	آخر مفاعیلن سے دو سبب خفیف کے دور کرنے کو کہتے ہیں	مفاعیلن	ہزج، مضارع	مفاعیلن ۱۰۱۰۱۰۰	مفا ۱۰۰	مجبوب	فعل مفتوح العین
ہتم ۳۷	دندان از بیخ شکستن	مفاعیلن میں اجتماع حذف و قصر کو کہتے ہیں	ایضاً	ایضاً	ایضاً	مفاعْ ۰۱۰۰	اہتم	فعولُ مضموم اللام
زلل ۳۸	[illegible] گوشت شدن	مفاعیلن میں اجتماع خرم و ہتم کو کہتے ہیں	ایضاً	ایضاً	ایضاً	فاعْ ۰۱۰	ازل	فاعِ مکسور العین
خلع ۳۹	بیرون کردن جامہ	اجتماع خبن و قطع کو کہتے ہیں	مستفعلن / فاعلن	رجز، متدارک	مستفعلن ۱۰۰۱۰۱۰ / فاعلن ۱۰۰۱۰	متفعل ۱۰۰۱۰ / فعل ۱۰۰	مخلع	فعولن / فعلن

نام زحافات معہ نمبر وار	معنی لغوی	معنی اصطلاحی	ارکان مخصوص	بحور مختص	صورت رکن اصلی	حالت رکن بعد زحاف	نام رکن بعد زحاف	رکن مانوس جو بجائے اس کے آئے
جحف ۴۰ بفتح جیم و سکون حاء حطی	نقصان کرن	فاعلاتن مجنون سے فاصلۂ صغریٰ کو ساقط کرنا۔	فاعلاتن	رمل	فاعلاتن ہاہہاہا	تن ہا	مجحوف	فع
ربع ۴۱	چار شدن	فاعلاتن میں اجتماع قطع وخبن وحذف کو کہتے ہیں۔	ایضاً	رمل و مضارع	ایضاً	فعل اہہ	مربوع	فعل بہ سکون عین
نحر ۴۲	گلو بریدن	مفعولات کی دو سبب خفیف اور تا کو ساقط کرنا۔	مفعولات	سریع منسرح مقتضب	مفعولات ہاہاہاہ	لا ہا	منحور	فع
جدع ۴۳	بینی و گوش و دست بریدن	اسقاط ہر دو سبب خفیف و سکون تا مفعولات	ایضاً	ایضاً	ایضاً	لات ہاا	مجدوع	فاع بسکون العین
تشعیث ۴۴	پراگندہ شدن	فاعلاتن کو وتد مجموع سے ایک حرف متحرک کو ساقط کرنا	فاعلاتن	سریع خفیف رمل مجتث۔	فاعلاتن ہاہہاہا	فالاتن ہاہاہا یا فاعاتن	مشعث	مفعولن
تخنیق ۴۵	تازیانہ زدن	وتد مجموع اول رکن سے حرف اول کو ساقط کرنا۔	مفاعیلن	ہزج۔ مضارع	مفاعیلن ہاہہاہا	فاعیلن ہاہاہا	مخنوق	مفعولن
تخنیق و خرم (بہ رائے مصنف) دونوں ایک ہیں پس اگر مفعولن صدر و مطلع میں آئے تو اخرم ہے ورنہ مخنوق ہے۔								
کبل ۴۶	محبوس و بستن	اجتماع خبن و قطع کو کہتے ہیں	مستفعلن	مدید خفیف رمل مجتث	مستفعلن ہاہاہہا	مستفعل ہاہہا	مکبول	فعولن

مسٹر شر — یہ زحافات کیا ہر بحر میں اور بحر کی ہر رکن میں آسکتے ہیں۔
فخر — نہیں — یہ بات تو تمکو نقشہ سے معلوم ہوئی ہوگی کہ کون زحافات کس بحر میں آتا ہے اب ہم تمکو اس نقشہ سے یہ بتلاتے ہیں کہ کس رکن سے کون زحاف مخصوص ہے۔

منظور — مگر یہ یاد نہیں رہیگا کہ کس بحر میں کون کون زحافات آتے ہیں۔ کیونکہ ہر زحاف کے ساتھ چند بحریں اوس نقشہ میں لکھی ہیں اگر ہر بحر کے زحاف یکجا لکھے ہوتے تو خیال بھی رہتا۔
فخر — اچھا یہ بھی اس نقشہ میں واضح طور پر دکھلایا جائیگا۔

نقشہ نمبر دوم

نام بحر	ارکان	زحافات	رکن فراہم حرف کات	ارکان مختص بحور	کیفیت
(۱) ہزج	مفاعیلن	تسبیغ	مفاعیلان	عروض یا ضرب یا ہر دو	دیکھو نمبر ۵ نقشہ نمبر اول
(۲) "	"	قبض	مفاعلن	ہر رکن۔ اگر دوسرا زحاف نہ آئے	دیکھو نمبر ۶ نقشہ نمبر اول
(۳) "	"	شتر	فاعلن	صدر و ابتدا۔	دیکھو نمبر ۲۹ نقشہ نمبر اول
(۴) "	"	خرب	مفعول	صدر و ابتدا۔	دیکھو نمبر ۳۰ نقشہ نمبر اول

نام بحر	ارکان	زحافات	رکن مزاحفہ حروف حرکات	ارکان مختص بحور	کیفیت
(۵) ہزج	مفاعیلن	قصر	مفاعیلْ	عروض وضرب —	دیکھو نمبر ۲۰ نقشہ نمبر اول
(۶) "	"	کف	مفاعیلُ	جملہ ارکان علاوہ عروض وضرب	دیکھو نمبر ۸ نقشہ نمبر اول
(۷) "	"	حذف	فعولن	جملہ ارکان	دیکھو نمبر ۱۸ نقشہ نمبر اول
(۸) رجز	مستفعلن	اذالہ	مستفعلان	عروض وضرب —	دیکھو نمبر ۱۳ نقشہ نمبر اول
(۹) "	"	خلع	فعولن	"	دیکھو نمبر ۳۹ نقشہ نمبر اول
(۱۰) "	"	طی	مفتعلن	جملہ ارکان	دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول
(۱۱) "	"	خبن	مفاعلن	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول
(۱۲) رمل	فاعلاتن	تسبیغ	فاعلیان	"	دیکھو نمبر ۱۵ نقشہ نمبر اول
(۱۳) "	"	خبن	فعلاتن	جملہ ارکان	دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول
(۱۴) "	"	قصر	فاعلاتْ مسکون التا	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲۰ نقشہ نمبر اول
(۱۵) "	"	حذف	فاعلن	"	دیکھو نمبر ۱۸ نقشہ نمبر اول
(۱۶) "	"	شکل	فعلاتُ مضموم التا	صدر وابتدا	دیکھو نمبر ۱۱ نقشہ نمبر اول
(۱۷) "	"	قطع	فعلن	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲۱ نقشہ نمبر اول
(۱۸) منسرح	مستفعلن	طی	مفتعلن	صدر وابتدا	دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول
(۱۹) "	مفعولاتُ	وقف وطی	فاعلاتْ مسکون التا	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲۴ و ۴ نقشہ نمبر اول
(۲۰) "	"	کسف	مفعولن	"	دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول
(۲۱) "	"	جدع	فاع	"	دیکھو نمبر ۴۳ نقشہ نمبر اول
(۲۲) "	"	نحر	فع	"	دیکھو نمبر ۴۲ نقشہ نمبر اول
(۲۳) مضارع	مفاعیلن	خرب	مفعولُ	صدر وابتدا	دیکھو نمبر ۳۰ نقشہ نمبر اول
(۲۴) "	مفاعیلن	کف	مفاعیلُ مضموم اللام	حشو	دیکھو نمبر ۸ نقشہ نمبر اول
(۲۵) "	فاع لاتن	"	فاع لاتُ مضموم التا	"	دیکھو نمبر ۸ نقشہ نمبر اول
(۲۶) "	"	تسبیغ	فاعلیان	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۱۵ نقشہ نمبر اول
(۲۷) "	"	قصر	فاع لاتْ مسکون التا	"	دیکھو نمبر ۲۰ نقشہ نمبر اول
(۲۸) مقتضب	مستفعلن	قطع	مفعولن	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲۱ نقشہ نمبر اول

نام بحر	ارکان	زحافات	رکن مزاحف مع حرکات	ارکان مخصوص بجوز	کیفیت
(۲۹) مقتضب	مفعولاتُ	طی	فاعلاتُ مضموم التا	جملہ ارکان علاوہ عروض وضرب	دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول
(۳۰) "	مستفعلن	"	مفتعلن	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول
(۳۱) سریع	"	"	"	جملہ ارکان علاوہ عروض وضرب	دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول
(۳۲) "	مفعولاتُ	وقف	مفعولان	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲۴ نقشہ نمبر اول
(۳۳) "	"	کسف وطی	فاعلن	"	دیکھو نمبر ۲۵ و ۴ نقشہ نمبر اول
(۳۴) "	"	صلم	فِعلن	"	دیکھو نمبر ۲۳ نقشہ نمبر اول
(۳۵) "	"	جدع	فاع	"	دیکھو نمبر ۴۳ نقشہ نمبر اول
(۳۶) "	مستفعلن	قطع	مفعولن	حشو	دیکھو نمبر ۲۱ نقشہ نمبر اول
(۳۷) مجتث	"	خبن	مفاعلن	صدر وابتدا	دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول
(۳۸) "	فاعلاتن	"	فعلاتن	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول
(۳۹) "	"	تسبیغ	فاعلیان	"	دیکھو نمبر ۱۶ نقشہ نمبر اول
(۴۰) "	"	قصر وخبن	فعلاتْ مسکون التا	"	دیکھو نمبر ۲ و ۴ نقشہ نمبر اول
(۴۱) "	"	قطع	فعلن	"	دیکھو نمبر ۲۱ نقشہ نمبر اول
(۴۲) متقارب	فعولن	قصر	فعولْ مسکون اللام	"	دیکھو نمبر ۲۰ نقشہ نمبر اول
(۴۳) "	"	حذف	فعَل	"	دیکھو نمبر ۱۸ نقشہ نمبر اول
(۴۴) "	"	ثلم	فعلن	صدر وابتدا	دیکھو نمبر ۲۷ نقشہ نمبر اول
(۴۵) "	"	قبض	فعولُ	"	دیکھو نمبر ۶ نقشہ نمبر اول
(۴۶) "	"	بتر	فع	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲۶ نقشہ نمبر اول
(۴۷) "	"	ثرم	فاع	صدر وابتدا	دیکھو نمبر ۲۸ نقشہ نمبر اول
(۴۸) متدارک	فاعلن	خبن	فَعِلن مکسور العین	جملہ ارکان	دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول
(۴۹) "	"	قطع	فعْلن	"	دیکھو نمبر ۲۱ نقشہ نمبر اول
(۵۰) بسیط	"	خبن	فَعِلن	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول
(۵۱) "	مستفعلن	طی	مفتعلن	صدر وابتدا	دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول
(۵۲) مدید	فاعلن	خبن	فعلن	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول

نام بحر	ارکان	زحافات	رکن مزاحف صدر کا	ارکان مختص بحور	کیفیت
(۵۳) مدید	فاعلن	اذالہ	فاعلان	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۱۴ نقشہ نمبر اول
(۵۴) قریب	مفاعیلن	کف	مفاعیلُ بضم اللام	جملہ ارکان علاوہ عروض وضرب	دیکھو نمبر ۵ نقشہ نمبر اول
(۵۵) 〃	فاعلاتن	قصر	فاعلاتْ بسکون التا	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۳ نقشہ نمبر اول
(۵۶) 〃	مفاعیلن	خرب	مفعولُ بضم اللام	جملہ ارکان علاوہ عروض وضرب	دیکھو نمبر ۱۳ نقشہ نمبر اول
(۵۷) وافر	مفاعلتن	عصب بصاد مہملہ	مفاعیلن	صدر وابتدا	دیکھو نمبر ۵ نقشہ نمبر اول
(۵۸) 〃	〃	قطف	فعولن	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۱۹ نقشہ نمبر اول
(۵۹) 〃	〃	عقل	مفاعلن	صدر وابتدا	دیکھو نمبر ۷ نقشہ نمبر اول
(۶۰) کامل	متفاعلن	اضمار	مستفعلن	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۱ نقشہ نمبر اول
(۶۱) 〃	〃	اذالہ واضمار	مستفعلان	〃	دیکھو نمبر ۱۲ و ۱ نقشہ نمبر اول
(۶۲) متشاکل	فاع لاتن	کف	فاعلاتُ بضم التا	صدر وابتدا	دیکھو نمبر ۳ نقشہ نمبر اول
(۶۳) 〃	مفاعیلن	〃	مفاعیلُ بضم اللام	حشو	دیکھو نمبر ۵ نقشہ نمبر اول
(۶۴) 〃	〃	قصر	مفاعیلْ بسکون اللام	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۱۲ نقشہ نمبر اول
(۶۵) جدید	فاعلاتن	خبن	فعلاتن	جملہ ارکان علاوہ عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول
(۶۶) 〃	مستفعلن	〃	مفاعلن	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول
(۶۷) طویل	مفاعیلن	قبض	مفاعلن	〃	دیکھو نمبر ۶ نقشہ نمبر اول
(۶۸) خفیف	مستفع لن	خبن	مفاع لن	حشو	دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول
(۶۹) 〃	فاعلاتن	خبن وحذف	فَعِلُن	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۲ و ۱۸ نقشہ نمبر اول
(۷۰) 〃	〃	جحف	فَع	〃	دیکھو نمبر ۴۰ نقشہ نمبر اول
(۷۱) 〃	〃	تشعیث	مفعولن	عروض وضرب	دیکھو نمبر ۴۴ نقشہ نمبر اول

اس نقشہ سے تمکو معلوم ہوا ہوگا کہ کس بحر میں کون کون زحافات علی العموم آتے ہیں۔

مستفسر۔ منظور ہے جی ہاں۔ مگر اکثر ارکان مزاحف ایسے نظر سے گذرے جو باوجود اسکے کہ ارکان سالم سے مشتق ہوے ہیں۔ تاہم بالکل ایک سے معلوم ہوتے ہیں لیکن نام انکو جداگانہ ہیں۔ مثلاً مفاعلن بحر جدید میں مستفعلن سے بوجہ خبن کے مشتق ہوا ہے اور بحر طویل میں مفاعیلن سے۔ اسکا خیال رہنا دشوار ہے۔

مخبر۔ اچھا ہم تمکو نقشہ ذیل میں یہ بتلاتے ہیں کہ کون رکن مزاحف کس کس زحاف سے اور کس کس رکن سالم سے مشتق ہوا ہے۔

نقشہ نمبر سوم

نمبر	ارکان مزاحف	زحافات جنکے ذریعہ سے ارکان مزاحف مشتق ہوتے ہیں	ارکان سالم جنسے ارکان مزاحف مشتق ہوتی ہیں
۱	مفعولن	خرم - تشعیث - قطع - کسف - قصم - قصر -	مفاعیلن - فاعلاتن - مستفعلن - مفعولات - مفاعلتن - مستفع لن
۲	مفاعلن	قبض - خبن - عقل - وقص -	مفاعیلن - مستفعلن - مفاعلتن - متفاعلن -
۳	فاعلن	شتر - حذف - رفع - جمم -	مفاعیلن - فاعلاتن - مستفعلن - مفاعلتن -
۴	مفاعیلُ	کف - نقص -	مفاعیلن - مفاعلتن -
۵	فعولن	حذف - خلع - قطف - کبل -	مفاعیلن - مستفعلن - مفاعلتن - مستفعلن -
۶	مفعولُ مضموم اللام	خرب - رفع -	مفاعیلن - مفعولات -
۷	فعِلن	خبن - حذذ -	فاعلن - متفاعلن -
۸	فعْلن بسکون العین	حذذ - صلم - بتر - ثلم -	مستفعلن - مفعولات - فاعلاتن - فعولن -
۹	فعلاتن	خبن - قطع -	فاعلاتن - متفاعلن -
۱۰	مفتعلن	طی - عضب بہ ضاد معجمہ -	مستفعلن - مفاعلتن -
۱۱	فاعلاتُ	طی - کف -	مفعولات - فاعلاتن -
۱۲	فعولُ	قبض - ہتم -	فعولن - مفاعیلن -
۱۳	فَعِلاتُ	خبل - شکل -	مفعولات - فاعلاتن -
۱۴	فاعلاتن	اذالہ -	فاعلن -
۱۵	فعَل مفتوح العین	حذف - جب -	فعولن - مفاعیلن -
۱۶	فاع	ہتم - زلل -	فعولن - مفاعیلن -
۱۷	فع	حذذ - بتر - جحف - نحر -	فاعلن - فعولن و مفاعیلن - فاعلاتن - مفعولات -
۱۸	مفاعیلن	عصب بہ صاد مہملہ -	مفاعلتن -
۱۹	مستفعلن	اضمار -	متفاعلن -
۲۰	فاع لاتُ منفصل	کف -	فاعلاتن -
۲۱	مفاعلُ	شکل -	مستفع لن منفصل -
۲۲	فاعلان	اذالہ -	فاعلن -
۲۳	متفاعلان	اذالہ -	متفاعلن -

نمبر	ارکان مزاحف	زحافات جنکے ذریعہ سے ارکان مزاحف مشتق ہوئے ہین	ارکان سالم جنسے ارکان مزاحف مشتق ہوئے ہین
۲۴	مستفعلان	اذالہ	مستفعلن۔
۲۵	مفعولان	تسبیغ۔	مفعولن۔
۲٦	فاعلیان	تسبیغ۔	فاعلاتن۔
۲۷	مفاعیلان	تسبیغ۔	مفاعیلن۔
۲۸	فاعلاتن	ترفیل۔	فاعلن۔
۲۹	متفاعلاتن	ترفیل۔	متفاعلن۔
۳۰	مستفعلاتن	ترفیل۔	مستفعلن۔
۳۱	فاعلان	قصر	فاعلاتن۔
۳۲	مفعول	قصر	فعولن۔
۳۳	مفاعیل	قصر	مفاعیلن۔
۳۴	مفعولان	وقف۔	مفعولات۔
۳۵	مفعول	عقص۔	متفاعلن۔
۳٦	فعل مکسور العین	ربع۔	فاعلاتن۔

مستفسر۔ یہانتک تو بخوبی سمجھ مین باتین آگئین۔ مگر اب یک نقشہ ایسا دکھلائیے جس سے یہ معلوم ہو کہ ایک ایک رکن سے کون کون ارکان مزاحف مشتق ہوتے ہین۔

مخبر۔ اسکی کوئی ضرورت نہین ہے۔ پہلے کے نقشہ سے یہ بات معلوم ہو سکتی ہے۔

باب سوم ——— فصل اول۔

مستفسر۔ زحافات جہانتک آپنے سمجھایا بخوبی سمجھ مین آگئے۔ اب مجھے دفعتاً اس شعر کا خیال آیا جو آپنے حروف مستثنیٰ و غیر معتبر کے بیان مین فرمایا تھا کہ ؎

[illegible]

اور فرمایا تھا کہ مصرعہ اولی اسکا بحر ہزج مثمن سالم مین ہے اور مصرعہ ثانی بحر ہزج مثمن مسبغ مین ہے۔ اوس سے یہ خیال ہوا تھا کہ بحر ہزج کو دو وزن ہین۔ کیا اور بحرونکے وزن بھی دو دو یا زیادہ ہوتے ہین۔

مخبر۔ نہین۔ کچھ دو ہی وزن پر موقوف نہین ہے۔ زحافات کا ذکر ہو چکا ہے جب بحر مین آتی ہین تو بحر وزنکو اصلی نام پر ارکان مزاحف کے نام زیادہ کر کے اوس وزن کو نامزد کرتے ہین مثلاً اسی شعر مین دیکھو کہ بحر ہزج مثمن سالم مین جب تسبیغ لائے تو اوس وزنکا نام بحر ہزج مثمن مسبغ ہوا اور چونکہ بحر ہزج کے رکن اصلی مین تسبیغ کے لانے سے رکن مزاحف مفاعیلان حاصل ہوتا ہے اور یہ زحاف عروض و ضرب سے مخصوص ہے لہذا جملہ ارکان عروض و ضرب مسبغ ہونگے۔ اسی طرح پر اور زحافات کے آنے سے اوزان بحر مختلف ہو جاتے ہین۔ اور ان اوزان کو نام اصلی بحر کے نام پر ارکان مزاحف کے نام اضافہ کرنے سے حاصل ہوتے ہین مثلاً بحر ہزج مثمن مین اگر زحاف قبض آئیگا تو اوس وزن کا نام بحر ہزج مثمن مقبوض ہوگا۔ یا بحر رجز مثمن مین اگر اذالہ لاوینگے تو اوس وزنکا نام بحر رجز مثمن مذال ہوگا۔ اسی قیاس پر خیال کر سکتے ہو کہ دیگر اوزان کے نام مختلف زحافات کے لانے سے بدل جایا کرتے ہین۔ مگر وہ وزن کو نام مین اوسکا بحر

ضرور قایم رہتا ہی۔

مستور - تو ان زحافات کی تعداد دیکھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک بحر کے بہت اوزان پیدا ہو سکتے ہیں

فخر - اسمین کیا شک ہی - اب ہم بیان تمکو اوزان بحور مع مثال و تقطیع بتلاتے ہین - جہان کہین تمکو شک ہو وہان مجھسے پوچھنا -

بحر ہزج مثمن سالم - ہزج کے لغوی معنی آواز خوش آیند کی ہین چونکہ عرب جو اشعار بہ آواز خوش آیند گاتے ہین زیادہ تر وہ اشعار اسی وزن مین ہوتے ہین لہذا اس بحر کا نام ہزج ہوا فارسی مین ارکان اسکے مفاعیلن ہشت بار ہین اور تازی مین یہ بحر مسدس ہی -

مثال - ناسخ ؎ مرا سینہ ہی مشرق آفتاب داغ ہجر کا + طلوع صبح محشر چاک ہی میرے گریبان کا + تقطیع مرا سینا مفاعیلن ہمشرق آ مفاعیلن - فتابیدا مفاعیلن - غہجرکا مفاعیلن + طلوعی صب مفاعیلن - حِمحشر چا مفاعیلن - کہی میری مفاعیلن - گریبا کا مفاعیلن -

مستور - یہان ایک بات ہین نہین سمجھی کہ تقطیع مین الفاظ کو ٹکڑے کیون کرتے ہو

فخر - تقطیع اسکو کہتے ہین - تقطیع مین صرف ارکان وزن کے برابر حرف گنا کرتے ہین خواہ اُس مین سالم الفاظ ہین یا اونکے ٹکڑے ہو جائین -

اس بحر مین علی العموم یہ زحافات آتے ہین تسبیغ قبض - شتر - خرب - قصر - کف - حذف -

بحر ہزج مثمن مسبغ

تسبیغ - دیکھو نمبر ۱۵ نقشہ نمبر اول - اسکے ارکان یہ ہین مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان دوبار - مثال وزیر ؎ تماشا دیکھنا ہی دہر کا اوس چشم جادو مین + تماشا ہی کہ یکرنگی ہی عشق پتلی چشم آہو مین + تقطیع تماشا دی مفاعیلن - کہنا دہر مفاعیلن - اثر اُس چشم مفاعیلن - جادو مین مفاعیلان + تماشا ہی مفاعیلن - کہ یکرنگی مفاعیلن - ہی پتلی چش مفاعیلن - م آہو مین مفاعیلان

بحر ہزج مثمن مقبوض

قبض - دیکھو نمبر ۶ نقشہ نمبر اول - ارکان مفاعلن ہشت بار -

مثال مولف ؎ بہار رہا ہی سر بسر نشاط صبح و شام ہی + نصیحتو نسے ناصحا ہمین غم مین بیٹھ ہم کہا کو ع ظلیپند کیا + تقطیع بہار رہا مفاعلن - ہی سر بسر مفاعلن - نصیحتو مفاعلن - سناصحا مفاعلن + ہمینغم مفاعلن - مین بیٹھ ہم مفاعلن - کہا کو ع مفاعلن - ظلیپند کیا مفاعلن -

بحر ہزج مثمن مقبوض مسبغ

تسبیغ - قبض دیکھو نمبر ۱۵ و ۶ نقشہ اول - ارکان مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلان دوبار - مثال مولف ؎ وہ یار جو رمی کیا ہین وہ دل شہید ہو چکی نہین + فراق یار نی بنا دیا ہی فرد دل کٹین + تقطیع وہ یار جو مفاعلن - رمی نہی مفاعلن - وہ دل نہی مفاعلن - وہ چکی نہین مفاعلان + فراق یا مفاعلن - رنی بنا مفاعلن - دیا ہمی مفاعلن - دِ دل ہمین مفاعلان

بحر ہزج مثمن اشتر

شتر - دیکھو نمبر ۹ ۲۴ نقشہ نمبر اول - ارکان فاعلن مفاعیلن چہار بار

مثال مولف ؎ بحر کا عذار انکا سینہ رشک گلشن ہی + کیا غرض جو تکلین ہم سیر کو بوستان ہو + تقطیع بحر گل فاعلن - عذار انکا مفاعیلن - سینہ رش فاعلن - کِگلشن ہی مفاعیلن + کیا غرض فاعلن - جو تکلین ہم مفاعیلن - سیر کو فاعلن - بوستا ہو کر مفاعیلن + -

بحر ہزج مثمن اخرب

خرب - دیکھو نمبر ۳۰ نقشہ نمبر اول - ارکان مفعول مفاعیلن چہار بار

مثال آتش ؎ کسکو ہی فلک نشتر پلکو مطلب تھا + خون جگر و دل سے سیراب لبالب تھا + تقطیع کسکو ہِ مفعول - فلک نیشتر مفاعیلن - پلکو مفعول - مطلب تھا مفاعیلن + خونی جِ مفعول - گرو دل سے مفاعیلن - سیراب مفعول - لبالب تھا مفاعیلن -

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

خرب - کف - قصر - دیکھو نمبر ۳۰ و ۴ و ۳۲ نقشہ نمبر اول - ارکان مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل دوبار - مثال مولف ؎ اس لکھی عشق تلالم

ستمگر کار ہو ذرّہ سے طالب صنوبر سے ستمگر کار۔ تقطیع اس دل کے مفعولُ عشقِ حقیقت
مفاعیلُ۔ ودلبر سے مفاعیلُ۔ ستمگر کار مفاعیلُ ۔ ذرّہ مفعولُ سے طالب صنوبر مفاعیلُ
صنوبر سے مفاعیلُ۔ ستمگر کار مفاعیلُ ۔

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

خرب کف حذف۔ دیکھو نمبر ۲۳ و ۹ و ۱۸ نقشہ نمبر اول۔ ارکان مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن دوبار۔ مثال امانت سے ـ دیکھا کے خدا اوس ستم ایجاد کی صورت ۔ استادہ ہیں ہم باغ میں شمشاد کی صورت ۔ تقطیع دیکھا کے مفعولُ خدا اوس سِ مفاعیلُ تم ایجاد مفاعیلُ کی صورت فعولن ۔ استاد مفعولُ ہ ہیں ہم باغ مفاعیلُ میں شمشاد مفاعیلُ کی صورت فعولن ۔

بحر ہزج مثمن مکفوف مقصور

کف و قصر دیکھو نمبر ۹ و ۲ نقشہ نمبر اول۔ ارکان مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیل دوبار۔ مثال مولف سے ـ تیرے رنگِ تغافل کو سبب ہے ہوئی ہم خوار ۔ عجب وقت زمانہ ہے نہ ہوش ہے نہ غمخوار ۔ تقطیع تیرے رنگ مفاعیلُ تغافل کو مفاعیلُ سبب ہے ہو مفاعیلُ ئی ہم خوار مفاعیل ۔ عجب وقت مفاعیلُ زمانہ ہے مفاعیلُ نہ ہوش ہے مفاعیلُ نہ غمخوار مفاعیل ۔

بحر ہزج مثمن مکفوف محذوف

کف و حذف ۔ دیکھو نمبر ۹ و ۱۸ نقشہ نمبر اول ارکان مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن دوبار ۔ مثال [illegible] قدم رکھ [illegible] اس راہ میں [illegible] سر [illegible] کوئی ساتھی ہے نہ رہبر ۔ تقطیع قدم رکھ [illegible] مفاعیلُ [illegible] مفاعیلُ [illegible] مفاعیلُ [illegible] فعولن ۔

بحر ہزج مسدس سالم

ارکان مفاعیلن شش بار ۔ مثال مولف سے ـ ہمارے دل کی کیا اونکو خبر ہوگی ۔ دل آزاری پر آئینگے اگر ہوگی ۔ تقطیع ہمارے دل مفاعیلن کی کیا اونکو مفاعیلن خبر ہوگی مفاعیلن ۔ دلا زاری مفاعیلن پر آئینگے مفاعیلن اگر ہوگی مفاعیلن ۔

بحر ہزج مسدس مقصور

قصر دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول۔ ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل دوبار ۔ مثال آتش سے ـ پیئے دل اونکی چتون پر ہزاروں ۔ ہوئے بسمل خستہ تن پر ہزاروں ۔ تقطیع پیئے دل اُس مفاعیلن کی چتون پر مفاعیلن ہزاروں مفاعیل ۔ ہوئے بسمل مفاعیلن خستہ تن پر مفاعیلن ہزاروں مفاعیل ۔

بحر ہزج مسدس محذوف

حذف دیکھو نمبر ۱۸ نقشہ نمبر اول ۔ ارکان مفاعیلن مفاعیلن فعولن دوبار ۔ مثال وزیر سے ـ مری تربت پہ شور بلبلاں ہے ۔ چراغ گور شاید گلستاں ہے ۔ تقطیع مری تربت مفاعیلن پہ شور بل مفاعیلن بلاں ہے فعولن ۔ چراغ گو مفاعیلن ر شاید گل مفاعیلن ستاں ہے فعولن ۔

بحر ہزج مسدس مکفوف مقصور

کف و قصر دیکھو نمبر ۹ و ۲ نقشہ نمبر اول ۔ ارکان مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیل دوبار ۔ مثال لطف سے ـ خجل گل کو ترے رو سے ہے گل باغ ۔ ہوسکتے ہیں دل لالہ پہ ہے داغ ۔ تقطیع خجل گل کو مفاعیلُ ترے رو سے مفاعیلُ گل باغ مفاعیل ۔ ہوسکتے ہیں مفاعیلُ دل لالہ مفاعیلُ پہ ہے داغ مفاعیل ۔

بحر ہزج مسدس مکفوف محذوف

کف و حذف دیکھو نمبر ۹ و ۱۸ نقشہ نمبر اول ۔ ارکان مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن دوبار ۔ مثال مولف سے ـ عبث مجھ سے وہ اٹھاتا ہے تو خنجر ۔ اری ترک دل آزار ستمگر ۔ تقطیع عبث مجھ سے مفاعیلُ اٹھاتا ہے مفاعیلُ تو خنجر فعولن ۔ اری ترک مفاعیلُ دلا زار مفاعیلُ ستمگر فعولن ۔

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور

خرب و قبض و قصر دیکھو نمبر ۲۳ و ۹ و ۲ نقشہ نمبر اول ارکان مفعولُ مفاعلن مفاعیل دوبار ۔ مثال برق سے ـ اطراف جہاں [illegible] ۔ پہنچا [illegible] شہید ۔ تقطیع اطراف مفعولُ [illegible] مفاعلن [illegible] مفاعیل ۔ پہنچا مفعولُ [illegible] مفاعلن [illegible] شہید مفاعیل ۔

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

ضرب قبض - حذف دیکھو نمبر ۱۴ و ۶ و ۱۸ نقشہ نمبر اول ارکان مفعول مفاعلن فعولن دو بار
مثال نسیم - ساقی قدح شراب پیدے ✤ مہتاب میں آفتاب پیدے
تقطیع ساقی ق مفعول - دح شراب مفاعلن - پیدے فعولن ✤
مہتاب مفعول - میں آفتا مفاعلن - ب پیدے فعولن ✤
تبصرہ - اس شعر کی تقطیع میں مہتاب کا لفظ بروزن مفعول بضم اللام آیا ہے - مگر مہتاب کا ب ساکن ہے -

تبصرہ - ہاں یہ جائز ہے کہ دو ارکان حرف ہجا کے لحاظ سے حرکت و سکون دونوں طرح ایک سے ہوں مگر صرف یہ فرق ہو کہ ایک رکن کا حرف آخر ساکن ہے اور دوسرے کا حرف آخر متحرک ہو تو بھی وہ ہم وزن گردانے جائینگے - مثلاً مفاعیلُ بضم اللام اور مفاعیلْ بسکون اللام یا مفعولُ بضم اللام اور مفعولْ بسکون اللام - اور نیز دو ارکان بھی جو قریب الوزن ہوں اور ایک ہی رکن سالم سے مشتق ہوئے ہوں عروض و ضرب کے واسطے ہم وزن گردانے جاتے ہیں - مثلاً فاعلن اور فاعلات - فعولن اور فعولان مفاعیلن اور مفاعیلان یہ سب عروض و ضرب کے لیے ہم وزن گردانے جاتے ہیں - مثلاً آتش سے ✤ دوست ہو جب دشمن جان ہو تو کیا معلوم ہو ✤ آدمی کو اپنی قضا معلوم ہو ✤ یہ مطلع بحر رمل مثمن محذوف میں ہے - اور بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ہے - یعنی عروض و ضرب بروزن فاعلن محذوف ہیں - اور یہ اشعار بھی اسی غزل کے ہیں - آنکھ پاؤں ہی خیال یار کی ✤ دل میں راہ دل ہی رہتا ہے مکان جس کا پتا معلوم ہو ✤ خط تو ہم نے لکھ دیا ہے پر کہو مکتوب شوق ✤ آرزو ہے وصل کا تا ہو چکا معلوم ہو ✤ کیا ہے آہ دیرینہ قریب شب سیاہ ✤ اثر دیا فرعون کو موسیٰ کا معلوم ہو ✤ اسلیے مارا اون آنکھوں نے مجھے تا خلد میں ✤ چشم حوران کی بھی ہے کیا معلوم ہو ✤ دام میں لایا ہے آتش سبزہ خط بتان ✤ [illegible] کیا انسان کو [illegible] کا لکھا معلوم ہو ✤ ان اشعار میں عروض بروزن فاعلات [illegible] میں ایک حرکت کا فرق ہے [illegible]

بحر ہزج مسدس اخرم اشتر مقصور

خرم شتر قصر - دیکھو نمبر ۱۲ و ۲۴ و ۲۰ نقشہ نمبر اول ارکان مفعول فاعلن مفاعیل دو بار

مثال مولف - درد دل یا کہ دل ہی کھو جائے ✤ ہونا یا رب جو ہو وہ ہو جائے
تقطیع - درد ہی دل مفعولن - یاکہ دل فاعلن - ہی کھو جائے مفاعیل ✤
ہونا یا مفعولن - رب جو ہو فاعلن - وہ ہو جائے مفاعیل ✤ -

فصل دوم ---- بحر رجز

رجز لغت میں اضطراب و سرعت کو کہتے ہیں - چونکہ عرب اظہار مفاخرت میں اکثر اشعار اسی وزن میں پڑھتے ہیں اور اس وقت ایسا ہوتا ہے کہ آواز مضطرب اور حرکات سریع ہوتی ہیں - لہذا اس بحر کا نام رجز رکھا گیا فارسی میں ارکان اسکے مستفعلن ہشت بار ہیں - مثال مولف - اس دل کا یا رب جبر ابر [illegible] دام محبت میں پھنسا کر کیا ستم کیا کر دیا ✤ تقطیع - اس دل کا یا مستفعلن - رب جبر ا مستفعلن - بر [illegible] مستفعلن - [illegible] مستفعلن ✤ دام محب مستفعلن - بت میں پھنسا مستفعلن - کر کیا ستم مستفعلن کیا کر دیا مستفعلن ✤

بحر رجز مثمن مذال

اذاله دیکھو نمبر ۱۳ نقشہ نمبر اول - ارکان مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان دو بار
مثال نیاز - کس طرز معشوقانہ سے جلوہ دکھاتی ہے شبیہ
تقطیع کس طرز مع مستفعلن - شوقانہ سے مستفعلن - جلوہ دکھا مستفعلن - تی ہے شبیہ مستفعلان

بحر رجز مثمن مطوی

طے - دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول - ارکان مفتعلن ہشت بار -
مثال مولف - اس گل خوبی کی جدائی نے دیا داغ جگر ✤ بیٹھ رہیں کیوں نہ بھلا جل کے [illegible] نور نظر ✤
تقطیع - اس گل خو مفتعلن - بی کی جدا مفتعلن - ئی نے دیا مفتعلن - داغ جگر مفتعلن ✤ [illegible] مفتعلن - [illegible] مفتعلن - [illegible] مفتعلن - نور نظر مفتعلن

بحر رجز مثمن مطوی مخبون

طے و خبن - دیکھو نمبر ۴ و ۲ نقشہ نمبر اول ارکان مفتعلن مفاعلن چہار بار
مثال مولف - [illegible]
تقطیع - [illegible] مفتعلن - [illegible] مفاعلن - [illegible] مفتعلن - [illegible] مفاعلن ✤ [illegible] مفتعلن - [illegible] مفاعلن - [illegible] مفتعلن - [illegible] مفاعلن

بحر رجز مثمن مخبون مطوی

خبن و طی دیکھو نمبر ۲ و ۴ نقشہ نمبر اول - ارکان مفاعلن مفتعلن چار بار
مثال لطف سخن تری نظر جب سے اوٹھی مری طرف ہائے ستم * یہی ہے صدا اوکی مرے
ستم ستم وائے ستم * تقطیع تری نظر مفاعلن جب سے اوٹھی مفتعلن
مری طرف مفاعلن ہائے ستم مفتعلن * یہی صدا مفاعلن - اوکی مرے
مفتعلن ستم ستم مفاعلن - وائے ستم مفتعلن -

بحر رجز مسدس سالم

ارکان مستفعلن شش بار - مثال لطف سخن ایدل تھی فرقت مین
ہوس مرجانیکی * اب نزع مین کیا بات ہے گھبرانیکی * تقطیع ایدل
تھی فر مستفعلن - قت مین ہوس مستفعلن - مرجانیکی مستفعلن *
اب نزع مین مستفعلن - کیا بات ہے مستفعلن - گھبرانیکی مستفعلن *

بحر رجز مسدس مطوی

طے دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول - ارکان مفتعلن شش بار - مثال
لطف سخن عشق بتان اصل مین ہے وجہ ضرر * باعث غم کاہش جان مرگ بشر *
تقطیع عشق بتا مفتعلن - اصل مین ہے مفتعلن - وجہ ضرر مفتعلن *
باعث غم مفتعلن کاہش جا مفتعلن مرگ بشر مفتعلن -

فصل سوم - - - - - - - بحر رمل

رمل لغت مین بوریا بننے کو کہتے ہین - چونکہ اس بحر کے ارکان سالم کی ترکیب
مین پہلا سبب خفیف ہے پھر وتد مجموع اور پھر سبب خفیف ہے لہذا اس بحر کا
نام رمل رکھا گیا ارکان اس بحر کے فاعلاتن ہشت بار ہین - فارسی اور
اردو مین عروض و ضرب سالم مستعمل نہین ہین مگر سمجھنے کی غرض سے یہ شعر لکھا
جاتا ہے شعر آج ان زورون پہ ہے میری سوزش داغ جگر ہے * پھر دو جگر بھی گو سب کچھ خون ہے
تقطیع آج ان زو فاعلاتن - رون پہ ہے میری فاعلاتن - سوزش دا فاعلاتن -
غ جگر ہے فاعلاتن * پھر دو گر دو فاعلاتن - گو ہے سب لو فاعلاتن جس سے کچھ خو
فاعلاتن - غ و فر ہے فاعلاتن * یہ زحافات اس بحر مین علی العموم آتی ہین

تسبیغ - خبن - قصر - حذف - شکل - قطع - کف - تشعیث - ربع - جحف
بتر اور تازی مین یہ بحر مسدس الاصل ہے -

بحر رمل مثمن مسبغ

تسبیغ دیکھو نمبر ۵ نقشہ نمبر اول ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلیان دو بار - مثال لطف سخن میر کہتے ہین کہ عاشق کو نہ آفت رنج ہجران
بسکے فرمایا سرا ہے درد فرقت رنج ہجران * تقطیع میر کہتے فاعلاتن ہین کہ
عاشق فاعلاتن - کو نہ آفت فاعلاتن - رنج ہجران فاعلیان * بسکے فرما
فاعلاتن - یا سرا ہے فاعلاتن - درد فرقت فاعلاتن - رنج ہجران فاعلیان

بحر رمل مثمن مخبون -

خبن دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول ارکان فعلاتن ہشت بار -
مثال لطف سخن عجب الفت ستم ہے مری اس شوخ سیہ کے * شب وصلت ہی لیے
او سنی وہی نظر ہی نہین کے * تقطیع عجب الفت فعلاتن - ستم ہے فعلاتن -
مری اس شو فعلاتن - خ سیہ کے فعلاتن * شب وصلت فعلاتن - ہی لیے
اس فعلاتن - ن وہی نظ فعلاتن - ر نہی کے فعلاتن -

بحر رمل مثمن مقصور

قصر دیکھو نمبر ۱۰ نقشہ نمبر اول - ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان دو بار
مثال رزیر لطف کس کے شمع رخ سے ہے روشن چراغ آفتاب * اندنون کچھ آسمان پر ہے جلا
آفتاب * تقطیع کس کے شمع فاعلاتن - رخ سے ہے رو فاعلاتن - شن چراغ فاعلان
آفتاب فاعلات * اندنون کچھ فاعلاتن - آسمان پر فاعلاتن - ہے جلا فاعلاتن - آفتاب فاعلان

بحر رمل مثمن محذوف

حذف دیکھو نمبر ۹ نقشہ نمبر اول - ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن دو بار
مثال شرف سخن ہمکو بھی کام آئیگا اب تو قاتل کہان تک کب تلک * آزمائیگا ہمارا دل کہان تک
کب تلک * تقطیع ہمکو بھی کا فاعلاتن - م آئیگا اب فاعلاتن - تو قاتل کہان تک
فاعلاتن - کب تلک فاعلن - آزمائی فاعلاتن - گا ہمارا فاعلاتن - دل کہان تک
فاعلاتن - کب تلک فاعلن -

بحر رمل مثمن مشکول سالم الضرب والعروض

شکل۔ دیکھو نمبر ۱ نقشہ نمبر اول۔ ارکان فعلات فاعلاتن چہار بار
مثال غالب؎ یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا + اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
تقطیع یہ نہ تھی ہ فعلات۔ ماری قسمت فاعلاتن۔ کہ وصال فعلات۔ یار ہوتا فاعلاتن۔ اگر او فعلات۔ ر جیتے رہتے فاعلاتن۔ یہی انت فعلات۔ ظار ہوتا فاعلاتن

بحر رمل مثمن مشکول مسبغ

شکل و تسبیغ۔ دیکھو نمبر ۱ و ۵ نقشہ نمبر اول۔ ارکان فعلات فاعلاتن فعلات فاعلیان دو بار۔ مثال لکھنوی؎ شب ہجر زلف جانان سے ہے کشمکش میں یہ جان + نہ امید زندگی ہے نہ ہے موت ہی کا سامان
تقطیع شب ہجر فعلات۔ زلف جانا فاعلاتن۔ سے ہے کشمکش فعلات۔ میں یہ جان فاعلیان + نہ امید فعلات۔ زندگی ہے فاعلاتن۔ نہ ہے موت فعلات۔ ہی کا سامان فاعلیان

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

خبن و قصر دیکھو نمبر ۲ و ۳ نقشہ نمبر اول۔ ارکان فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات دو بار۔ مثال غالب؎ ذکر میرا بہ بدی بھی اُسے منظور نہیں + غیر کی بات بگڑ جائے تو کچھ دور نہیں
تقطیع ذکر میرا فاعلاتن۔ بہ بدی بھی فعلاتن۔ اُسے منظو فعلاتن۔ ر نہیں فعلات + غیر کی بات فاعلاتن۔ بگڑ جائے فعلاتن۔ تو کچھ دو فعلاتن۔ ر نہیں فعلات ++

بحر رمل مثمن مخبون محذوف

خبن و حذف دیکھو نمبر ۲ و ۸ نقشہ نمبر اول۔ ارکان فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن بکسر العین دو بار۔ مثال آتش؎ آئینہ سینۂ صاحب نظراں ہے کہ جو تھا + چہرۂ شاہد مقصود عیاں ہے کہ جو تھا
تقطیع آئینہ سی فاعلاتن۔ نۂ صاحب فعلاتن۔ نظراں ہے فعلاتن۔ کہ جو تھا فعلن + چہرۂ شا فاعلاتن۔ ہد مقصو فعلاتن۔ د عیاں ہے فعلاتن۔ کہ جو تھا فعلن

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

خبن و قطع دیکھو نمبر ۲ و ۱۲ نقشہ نمبر اول۔ ارکان فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن بسکون العین دو بار۔ مثال صبا؎ طالب دل سے تم آج بھی جھگڑا لائے + پھر وہی کل کی طرح وعدۂ فردا لائے
تقطیع طالب دل فاعلاتن۔ ل سے تم آ فعلاتن۔ ج بھی جھگڑا فعلاتن۔ لائے فعلن + پھر وہی کل فاعلاتن۔ کی طرح وع فعلاتن۔ دۂ فردا فعلاتن۔ لائے فعلن

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

خبن و قطع و تسبیغ دیکھو نمبر ۲ و ۱۲ و ۱۵ نقشہ نمبر اول۔ ارکان فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان دو بار۔ مثال درد؎ کام مردوں کے جو ہیں سو وہی کر جاتے ہیں + جان سے اپنے جو کوئی کہ گزر جاتے ہیں
تقطیع کام مردوں فاعلاتن۔ کے جو ہیں سو فعلاتن۔ وہی کر جا فعلاتن۔ تے ہیں فعلان + جان سے اپ فاعلاتن۔ نے جو کوئی فعلاتن۔ کہ گزر جا فعلاتن۔ تے ہیں فعلان

بحر رمل مسدس مقصور

قصر دیکھو نمبر ۳ نقشہ نمبر اول۔ ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلات دو بار
مثال وزیر؎ بات کا اپنی نہ جب پایا جواب + ہم یہ سمجھے وہ دہن ہے لاجواب
تقطیع بات کا اپ فاعلاتن۔ نی نہ جب پا فاعلاتن۔ یا جواب فاعلات + ہم یہ سمجھے فاعلاتن۔ وہ دہن ہے فاعلاتن۔ لاجواب فاعلات۔

بحر رمل مسدس محذوف

حذف دیکھو نمبر ۸ نقشہ نمبر اول۔ ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلن دو بار
مثال ناسخ؎ یاد ہیں سب گلعذار لکھنؤ + ہے تصور میں بہار لکھنؤ
تقطیع یاد ہیں سب فاعلاتن۔ گلعذارے فاعلاتن۔ لکھنؤ فاعلن + ہے تصور فاعلاتن۔ میں بہارے فاعلاتن۔ لکھنؤ فاعلن +

بحر رمل مسدس مخبون مقصور

خبن و قصر دیکھو نمبر ۲ و ۳ نقشہ نمبر اول۔ ارکان فاعلاتن فعلاتن فعلات دو بار۔ مثال مومن؎ ایک بھی مری آنکھ غبار + ہو کے نکلے نہ کبھی سوئے مزار
تقطیع ... فاعلاتن۔ ... فعلاتن۔ ... فعلات + ہو کے نکلے فاعلاتن۔ نہ کبھی سو فعلاتن۔ ئے مزار فعلات

بحر رمل مسدس مخبون محذوف

خبن و حذف دیکھو نمبر ۲ و ۱۸ نقشہ نمبر اول ارکان فاعلاتن فعلاتن فعلن بکسر العین دو بار مثال غالب ؎ عشق مجھکو نہیں وحشت ہی سہی + میری وحشت تری شہرت ہی سہی + تقطیع عشق مجھکو فاعلاتن - نہیں وحشت فعلاتن - ہی سہی فعلن + میری وحشت فاعلاتن - تری شہرت فعلاتن - ہی سہی فعلن -

بحر رمل مسدس مخبون مقطوع

خبن و قطع دیکھو نمبر ۲ و ۱۰ نقشہ نمبر اول ارکان فاعلاتن فعلاتن فعلن بسکون العین دو بار مثال نسیم ؎ جلد او ماہ تو گھر سے نکلا + شکر ہے چاند کہیں تو نکلا + تقطیع جلد او ما فاعلاتن - تو گھر سے فعلاتن - نکلا فعلن + شکر ہے چا فاعلاتن - ند کہیں تو فعلاتن - نکلا فعلن

مسئلہ - چاند کا حرف دال ہر چند کہ تو نہیں ہے مگر آپ سے اوپر ساقط کر دیا ہے

تفسیر - یہی حروف معتبرہ و غیر معتبرہ کے بیان میں تم سے بتلایا ہے کہ ساکن سوم جو مصرعہ میں حرف آخر میں ہو ساقط ہو جاتا ہے - اور گستاسپ گستاسپ کر کے سمجھایا ہے

بحر رمل مسدس مخبون مقطوع مسبغ

خبن و قطع و تسبیغ دیکھو نمبر ۲ و ۱۰ و ۱۵ نقشہ نمبر اول - ارکان فاعلاتن فعلاتن فعلان دو بار مثال آتش ؎ تیری توسن کو صبا باندھتے ہیں + ہم بھی مضمون کی ہوا باندھتے ہیں + تقطیع تیری توسن فاعلاتن - کو صبا با فعلاتن - ندھتے ہیں فعلان + ہم بھی مضمو فاعلاتن - ن کی ہوا با فعلاتن - ندھتے ہیں فعلان -

فصل چہارم .... بحر منسرح

منسرح - بکسر را مہملہ لغت میں آسان کو کہتے ہیں چونکہ اس بحر کے ارکان کی ترکیب میں اسباب اوتاد پر مقدم آئے ہیں جس سے تلفظ میں آسانی ہوتی ہے لہذا اس بحر کو اس نام سے موسوم کیا ہے ارکان اسکی مستفعلن مفعولات چہار بار ہیں - مگر یہ بحر سالم فارسی میں مستعمل نہیں ہے - یہ زحافات اس بحر میں علی العموم آتے ہیں - کف - طی - وقف - رفع - اذالہ - خبل - تخلیع - نحر - قطع - جدع - خبن - صلم - کسف -

بحر منسرح مثمن مطوی موقوف

طے و وقف دیکھو نمبر ۱۲ و ۳۴ نقشہ نمبر اول ارکان مفتعلن فاعلان چہار بار مثال لطیف ؎ عشق بتِ بے نیاز تیری عنایت سے یہاں + کچھ بھی نظر میں نہیں سلطنت دو جہاں - تقطیع عشق بتِ مفتعلن - بے نیاز فاعلات - تیری عنا مفتعلن - یت سے یہاں فاعلات + کچھ بھی نظر مفتعلن - میں نہیں فاعلات - سلطنتِ مفتعلن - دو جہاں فاعلات -

بحر منسرح مثمن مطوی مکسوف

طے کسف دیکھو نمبر ۱۲ و ۱۵ نقشہ نمبر اول - ارکان مفتعلن فاعلن چہار بار مثال سودا ؎ مرد کو سچ بولنا جزو ہے ایمان کا + جھوٹ گر ہے عدم دین مسلمان کا + تقطیع مرد کو سچ مفتعلن - بولنا فاعلن - جزو ہے ای مفتعلن - مانکا فاعلن + جھوٹ گر ہے مفتعلن - ہے عدم فاعلن - دینِ مسل مفتعلن - مانکا فاعلن

بحر منسرح مثمن مطوی مجدوع

طے جدع - دیکھو نمبر ۱۲ و ۲۴ نقشہ نمبر اول ارکان مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع دو بار مثال ؎ روے ترا رشک آفتاب نوشتیم + لعل ترا غیرت شراب نوشتیم + تقطیع روے ترا مفتعلن - رشک آف فاعلات - تاب نوش مفتعلن - تیم فاع + لعل ترا مفتعلن - غیرتِ ش فاعلات - راب نوش مفتعلن - تیم فاع -

بحر منسرح مثمن مطوی منحور

طے نحر دیکھو نمبر ۱۲ و ۲۲ نقشہ نمبر اول ارکان مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دو بار مثال غالب ؎ آہ کہ مری جانکو قرار نہیں ہے + طاقت بیداد انتظار نہیں ہے + تقطیع آہ کہ مری مفتعلن - جان کو ق فاعلات - رار نہیں مفتعلن - ہے فع + طاقت بے مفتعلن - داد انت فاعلات - ظار نہیں مفتعلن - ہے فع

بحر منسرح مثمن موقوف

وقف - دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول ارکان مستفعلن مفعولاتْ مستفعلن مفعولاتْ دو بار - مثال: یکدم بیا اے دلدار بنما مرا آن رخسار + کز رشک گل در گلزار ہمچو من دارد خار
تقطیع: یکدم بیا مستفعلن - اے دلدار مفعولاتْ - بنما مرا مستفعلن - آن رخسار مفعولاتْ + کز رشک گل مستفعلن - در گلزار مفعولاتْ - ہمچو من مستفعلن - دارد خار مفعولات +

بحر منسرح مسدس مطوی

طے - دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول - ارکان مفتعلن فاعلات مفتعلن دو بار
مثال: شاہجہان بادشاہ زمانہ بود + کز کرمش خلق شاد مانہ بود
تقطیع: شاہجہا مفتعلن - بادشہ ز فاعلات - مانہ بود مفتعلن + کز کرمش مفتعلن - خلق شاد فاعلات - مانہ بود مفتعلن +

بحر منسرح مسدس مطوی مقطوع

طے قطع دیکھو نمبر ۴ و ۱۰ نقشہ نمبر اول - ارکان مفتعلن فاعلات مفعولن دو بار
مثال: بسکہ بہ بیت اسیر شد جانم + گر بگذاری گریخت نتوانم
تقطیع: بسکہ بہ مفتعلن - بیت اسیر فاعلات - شد جانم مفعولن + گر بگذا مفتعلن - ری گریخ فاعلات - نتوانم مفعولن +

فصل پنجم .... بحر مضارع

مضارع - بکسر راء مہملہ لغت میں مشابہ کو کہتے ہیں چونکہ اس بحر کے ارکان بلحاظ اسباب و اوتاد کے ارکان بحر منسرح سے مشابہ ہیں لہذا اس نام سے یہ بحر موسوم ہے - ارکان اسکے مفاعیلن فاع لاتن چہار بار ہیں
مثال: ز مہجوری رنج دارم بیا ساقی ساغرم دہ + وگر نقلے خواہم از تو ز گنج لب شکرم دہ
تقطیع: ز مہجوری مفاعیلن - رنج دارم فاعلاتن - بیا ساقی مفاعیلن - ساغرم دہ فاعلاتن + وگر نقلے مفاعیلن - خواہم از تو فاعلاتن - ز گنج لب مفاعیلن - شکرم دہ فاعلاتن
زحافات اس بحر کے یہ ہیں - کف - قصر - خرب - تسبیغ - حذف - تخنیق -

بحر مضارع مثمن اخرب

خرب - دیکھو نمبر ۳۰ نقشہ نمبر اول ارکان مفعول فاع لاتن چہار بار
مثال: نقشہ اکتا گئے ستم سے بس اب نہ کیجیے + گر دل یہ ہو ستائے خوباں بہت لگیں گے
تقطیع: اکتا گ مفعول - ئے ہم ستم سے فاعلاتن - بس اب نہ مفعول - کیجیے فاعلاتن + گر دل ہی مفعول - ہو ستائے فاعلاتن - خوبا بہ مفعول - ہت لگیں گے فاعلاتن -

بحر مضارع مثمن اخرب مسبغ

خرب تسبیغ - دیکھو نمبر ۳۰ و ۲۱ نقشہ نمبر اول - ارکان مفعول فاعلاتن مفعول فاعلیان دو بار - مثال: نقشہ دلبر جو ہو تقابو تو تنگ کر تو عشق خوبان + ہو تا نیاز وصلت تو سوز درد ہجران
تقطیع: دلبر ج مفعول - ہو تقابو فاعلاتن - تنگ کر ت مفعول - عشق خوبان فاعلیان + ہو تا ن مفعول - یاز الفت فاعلاتن - تو سوز مفعول - درد ہجران فاعلیان

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف

خرب کف دیکھو نمبر ۳۰ و ۸ نقشہ نمبر اول ارکان مفعول فاع لاتُ مفاعیل فاع لاتن دو بار - مثال: دل پر رخ تو صورت جانا نہی شناسد + جان پر لب تو گوہر کانا نہی شناسد
تقطیع: دل پر ر مفعول - خ تو صورت فاعلاتُ - جانانہ مفاعیل - ہی شناسد فاعلاتن + جان پر ل مفعول - ب تو گوہر فاعلاتُ - کانانہ مفاعیل - ہی شناسد فاعلاتن +

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

خرب کف قصر - دیکھو نمبر ۳۰ و ۸ و ۲۰ نقشہ نمبر اول ارکان مفعول فاعلاتُ مفاعیل فاعلات دو بار - مثال آتش: گل کو تو بانکپن سے اے کج کلاہ کاٹ + یار سیاہ زلف سے سنبل کی راہ کاٹ
تقطیع: گل کو تُ مفعول - بانکپن فاعلات - اے کج کلا مفاعیل - ہ کاٹ فاعلات + یار سی مفعول - یاہ زلف فاعلات - سنبل کی مفاعیل - راہ کاٹ فاعلات

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

خرب - کف - حذف دیکھو نمبر ۳ و ۸ و ۱۸ نقشہ نمبر اول - ارکان مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن دوبار - مثال وزیر ایجان تو ہو دو تو سطح گل پڑی + نزدیک ہو کہ منہ سے کلیجا نکل پڑی + تقطیع ایجان مفعول - تو ہو دو ر فاعلات یکسطح مفاعیل - گل پڑی فاعلن + نزدیک مفعول ہو کہ منہ س فاعلات کلیجان مفاعیل نکل پڑی فاعلن +

بحر مضارع مثمن مکفوف محذوف

کف - قصر دیکھو نمبر ۸ و ۲ نقشہ نمبر اول ارکان مفاعیلُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلاتُ دوبار

مثال سے خوش آن موسم بہار کہ ہر طرف لالہ زار + شہد یار گلعذار بکف جام خوشگوار

تقطیع خوشا مرس مفاعیل - می بہار فاعلاتُ - کہ ہر طرف مفاعیل لالہ زار فاعلات + شہد یار مفاعیل گلعذار فاعلات - بکف جام مفاعیل - خوش گوار فاعلات +

بحر مضارع مسدس اخرب مکفوف

خرب - کف - دیکھو نمبر ۳ و ۸ نقشہ نمبر اول ارکان مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلن دوبار

مثال سے ای نازنین کہ ماہ منی امشب + رحمی بکن چو شاہ منی امشب +

تقطیع ای ناز مفعول - نی کماہ فاعلات منی امشب مفاعیلن + رحمی ب مفعول کن چشاہ فاعلات - منی امشب مفاعیلن -

بحر مضارع مسدس اخرب مخنق

خرب و تخنیق - دیکھو نمبر ۳ و ۳۴ نقشہ نمبر اول - ارکان مفعول فاع لاتن مفعولن دوبار - مثال دارم بدرد ہجرش بیتابی + ہم چرا نباشد بیخوابی +

تقطیع دارم ب مفعول درد ہجرش فاع لاتن - بیتابی مفعولن + ہم چ مفعول را نباشد فاع لاتن - بیخوابی مفعولن -- +

فصل ششم .... بحر مقتضب

مقتضب لغت میں بریدہ شدہ کو کہتے ہیں - چونکہ اس بحر کو بحر منسرح سے استخراج کیا ہے - لہذا اس نام سے موسوم ہوئی ہے - ارکان یہ ہیں مفعولاتُ مستفعلن چہار بار - مثال سے سیسوزم زداغ جگر مینالم زدرد دلم + می غلطم زشب تا سحر خون گریم زاندوہ و غم + تقطیع سیسوزم مفعولاتُ داغ جگر مستفعلن مینالم مفعولاتُ - ز درد دلم مستفعلن + می غلطم مفعولاتُ زشب تا سحر مستفعلن - خون گریم مفعولاتُ - اندوہ و غم مستفعلن

بحر مقتضب مثمن مطوی

طے دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول - ارکان فاعلاتُ مفتعلن چہار بار

مثال سے با لب تو چیست می یا لبم بادہ نزد جان چہ بود + بارخت چہ می نگرم بندۂ پیش خان چہ بود +

تقطیع با لب تو فاعلاتُ - می طلبم مفتعلن - بادہ نزد فاعلاتُ جان چہ بود مفتعلن + بارخت چ فاعلاتُ می نگرم مفتعلن بندۂ پیش فاعلاتُ - خان چہ بود مفتعلن

بحر مقتضب مثمن مطوی مقطوع

طے - قطع - دیکھو نمبر ۴ و ۱۲ نقشہ نمبر اول - ارکان فاعلاتُ مفعولن چہار بار

مثال از استادی منشی ہرد یال صاحب شاکر دام فیضہ سے

میکدہ میں رہنے دو عین مہربانی ہے + مے کچھ نہ چھیڑ و تم عالم جوانی ہے +

تقطیع میکدیم فاعلاتُ - رہنے دو مفعولن - عین مہر فاعلاتُ بانی ہے مفعولن + مے کچھ نہ فاعلاتُ چھیڑ و تم مفعولن - عالمِ ج فاعلاتُ - وانی ہے مفعولن

فصل ہفتم .... بحر مجتث

مجتث کے لغوی معنے برکندہ شدہ کے ہیں - چونکہ اس بحر کو بحر خفیف سے نکالا ہے - لہذا اسکو مجتث کہتے ہیں - تازی میں یہ بحر مسدس الاصل بروزن مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن دوبار ہے اور فارسی میں مثمن الاصل بروزن مستفع لن فاعلاتن چہار بار ہے - مثال سے در عشق تو ای پریرو دیوانہ خواہم شدن من + فی غلط گفتم این را فرزانہ خواہم شدن من + تقطیع در عشق تو مستفع لن - ای پریرو فاعلاتن - دیوانخا مستفع لن ہم شدن من فاعلاتن + فی غلط مستفع لن گفتمی را فاعلاتن - فرزانخا مستفع لن - ہم شدن من فاعلاتن +

زحافات اس بحر کے یہ ہیں خبن - کف - قصر - حذف - تشعیث - شکل - قطع - ربع - جحف - تشبیع -

بحر مجتث مثمن مخبون

خبن دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول - ارکان مفاعلن فعلاتن چہار بار
مثال ذرا تو اے دل مضطر قرار لے شب فرقت + مرض ہجر میں جگر بہی ہے او سیہ
کر تو غنا ہے + تقطیع ذرا تو اے مفاعلن دل مضطر فعلاتن قرار لے مفاعلن
شب فرقت فعلاتن + مرض ہجر مفاعلن جگر بہی فعلاتن ہے او سیہ مفاعلن کرتو غنا ہے فعلاتن

بحر مجتث مثمن مخبون مسبغ

خبن و تسبیغ دیکھو نمبر ۲ و ۱۵ نقشہ نمبر اول - ارکان مفاعلن فعلاتن مفاعلن
فعلیان دو بار مثال دلم کہ سوخت ز عشقت چراغ جان منست آن + عشقت
غبار کز تو رسد نور دیدگان منست آن + تقطیع دلم کہ سو مفاعلن خت ز
فعلاتن چراغ جا مفاعلن ن منست آن فعلیان + غبار کز مفاعلن
تو رسد نو فعلاتن - ر دیدگا مفاعلن - ن منستان فعلیان +

بحر مجتث مخبون مقصور

خبن - قصر دیکھو نمبر ۲ و ۲۰ نقشہ نمبر اول ارکان مفاعلن فعلاتن
مفاعلن فعلات دو بار مثال شرف سے فروغ طور سے بہکر فروغ
پائی چراغ + جگر کے داغ سے مجھ پر لو لگا کی چراغ + تقطیع فروغ طو
مفاعلن ر سے بہکر فعلاتن - فروغ پا مفاعلن ئی چراغ فعلات
جگر کدا مفاعلن غ سے مجھ پر فعلاتن ہو لو لگا مفاعلن ئی چراغ فعلات

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف

خبن و حذف دیکھو نمبر ۲ و ۱۸ نقشہ نمبر اول ارکان مفاعلن فعلاتن
مفاعلن فعلن دو بار مثال صبا سے بہار آتی ہی ساقی کا یہ زمانہ ہوا
تمام میکدہ نخچیں خشن خسروانہ ہوا تقطیع بہار آ مفاعلن تی ہی ساقی فعلاتن
کہ یہ زما مفاعلن نہ ہوا فعلن + تمام مے مفاعلن کدہ خشن فعلاتن خسروا مفاعلن
نہ ہوا فعلن +

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع

خبن - قطع دیکھو نمبر ۲ و ۲۱ نقشہ نمبر اول ارکان مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
دو بار مثال بہانہ کی وہ بات کہہ گفتگو کو بکھیرو جا کے کہو کیجئے کہو کر آخر
تقطیع گئی دو بار مفاعلن کہہ گفت فعلاتن گفتگو مفاعلن کر سہو ...
کہے سیکھے مفاعلن نہوا پہر فعلاتن - کہو تکو مفاعلن - کر ہو فعلن +

فصل ہشتم ------------- بحر سریع

اسکو سریع اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اس بحر کے ارکان میں اسباب نسبت
اوتاد کے زیادہ ہیں - اور اسباب کا تلفظ بمقابلہ تلفظ اوتاد کو جلد ہوتا ہے -
اصل اس بحر کی مستفعلن مستفعلن مفعولات مضموم التا دو بار ہے - یہ بحر
فارسی اور اردو میں سالم نہیں آئی زحافات اسکے یہ ہیں - طی - وقف -
کسف - خبن - خبل - قطع - صلم - جدع - نحر -

بحر سریع مسدس مطوی موقوف

طی و وقف دیکھو نمبر ۲۴ و ۴ نقشہ نمبر اول - ارکان مفتعلن مفتعلن فاعلات دو بار
مثال اے شدہ دل ز آتش عشقت کباب + از نظر سوختگان رخ متاب
تقطیع اے شدہ دل مفتعلن - ز آتش عش مفتعلن - قت کباب فاعلات +
از نظر سو مفتعلن - ختگان مفتعلن - رخ متاب فاعلات +

بحر سریع مسدس موقوف

وقف - دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول - ارکان مستفعلن مستفعلن مفعولان دو بار
مثال اے بے خواہم ترا جویم ترا من آیا رہا + خواہم ترا گویم ترا گلزار رہا
تقطیع خواہم ترا مستفعلن جویم ترا مستفعلن من اے یا رہا مفعولان
خواہم ترا مستفعلن گویم ترا مستفعلن گلزار رہا مفعولان +

بحر سریع مسدس مطوی مکسوف

طی کسف دیکھو نمبر ۲ و ۲۵ نقشہ نمبر اول - ارکان مفتعلن مفتعلن فاعلن
دو بار مثال سو ولے و لیکن جو کوئی گھر گیا + سخت مہم تھی کہ وہ سر کر گیا
تقطیع دل سو مفتعلن - جو کوئی گھر مفتعلن کر گیا فاعلن - سخت مہم
مفتعلن - تھی کہ وہ سر مفتعلن - کر گیا فاعلن + -

بحر سریع مسدس مطوی مجدوع مقطوع

طی جدع قطع دیکھو نمبر ۲۴ و ۲۶ و ۲۱ نقشہ نمبر اول ارکان مفتعلن مفعولن
فاع دو بار مثال یاہی سے اے گل رو تیرے آتش ہجر ... سنبل تیرہ

تقطیع ۔ اگل رو مفتعلن ۔ بت آتش مفعولن ہیر فاع ٭ زبقشہ بسما مفتعلن ۔ ہت سنبل مفعولن خنیر فاع ۔

فصل نہم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بحر جدید

جدید لغت مین نو کو کہتے ہین چونکہ یہ بحر اور بحر دسے نئے مستحدث اور نو پیدا کرد و شدہ ہے لہذا اس نام سے موسوم ہوئی ارکان یہ ہین فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن دو بار ۔ یہ بحر قلیل الاستعمال ہے مثال تحفہ سودا ٭ اجل سے جان جگر کی کچھ ہی خبر ٭ ہجر کی شب گر میان تو آتی نگر ٭ تقطیع اجل سے جان فاعلاتن جگر کی فاعلاتن کچھ ہی خبر مستفعلن ٭ ہجر کی شب فاعلاتن گر میان تو فاعلاتن آتی نگر مستفعلن

بحر جدید مسدس مخبون

خبن دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول ۔ ارکان فعلاتن فعلاتن مفاعلن دو بار مثال سیفی ٭ چو قدرت گرچہ صنوبر کشیدہ سر ٭ نبود چون قد سرو صنوبر ٭ تقطیع چو قدرت گر فعلاتن چہ صنوبر فعلاتن ۔ کشیدہ سر مفاعلن ٭ نبود چو فعلاتن ۔ قد سرو ت فعلاتن ۔ صنوبرے مفاعلن ٭

اس بحر مین سوا خبن کے دیگر زحافات مثل کف و شکل کو بھی امکان وقوع ہے مگر بیشتر خبن آتا ہے ۔

فصل دہم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بحر خفیف

اس بحر کو خفیف اسوجہ سے کہتے ہین کہ یہ بحر دیگر بحور سے سبکتر ہے ۔ تازی مین یہ بحر مسدس الاصل یعنے فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن دو بار ہے اور فارسی مین مثمن الاصل یعنے فاعلاتن مستفعلن چہار بار ہے ۔ زحافات یہ ہین ۔ خبن ۔ قطع ۔ قصر ۔ حذف ۔ تشعیث ۔ جحف ۔ تسبیغ ۔ کف ۔ شکل ۔ بتر ۔

بحر خفیف مسدس مخبون

خبن ۔ دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول ارکان فاعلاتن مفاعلن فعلاتن دو بار مثال ٭ اے صبا بوسہ زن زمین را ٭ ور نہ بجز لب جو شکر اورا ٭ تقطیع اے صبا بو فاعلاتن ۔ سہ زن زمین مفاعلن را ور فعلاتن ٭ بجز لب فاعلاتن

بحر جشک مفاعلن ۔ کر اورا فعلاتن ۔

بحر خفیف مسدس مخبون مقصور

خبن ۔ قصر دیکھو نمبر ۲ و ۳ نقشہ نمبر اول ۔ ارکان فاعلاتن مفاعلن فعلات دو بار مثال وزیر ٭ سنگ کھاتے ہین بار بار درخت ٭ اپنے پھل سے ہین زیر بار درخت ٭ تقطیع سنگ کھاتے فاعلاتن ۔ ہین بار با مفاعلن ۔ ر درخت فعلات ٭ اپنے پھل سے فاعلاتن ۔ ہین زیر با مفاعلن ۔ ر درخت فعلات

بحر خفیف مسدس مخبون محذوف

خبن ۔ حذف دیکھو نمبر ۲ و ۱۸ نقشہ نمبر اول ارکان فاعلاتن مفاعلن فعلن (بکسر عین) دو بار مثال ٭ آرزو ہے کہ رخ نگو نگھی ٭ حسرت تقبیل زلف کی وسے خونگی ٭ تقطیع آرزو ہی فاعلاتن ۔ رخ نگو مفاعلن ۔ نگھی فعلن ٭ حسرت تقبیل فاعلاتن ۔ کہ دل سے مفاعلن ۔ نگھی فعلن

بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع

خبن ۔ قطع دیکھو نمبر ۲ و ۱۲ نقشہ نمبر اول ارکان فاعلاتن مفاعلن فعلن (بسکون عین) دو بار مثال درد ٭ اوسکو سکھلائی یہ جفا تو نے ٭ کیا کیا یہ مری وفا تو نے ٭ تقطیع اسکو سکھلا فاعلاتن ۔ ئی یہ جفا مفاعلن ۔ تو نے فعلن ٭ کیا کیا یہ فاعلاتن مری وفا مفاعلن تو نے فعلن ۔

بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع مسبغ

خبن قطع تسبیغ ۔ دیکھو نمبر ۲ و ۱۲ و ۱۵ نقشہ نمبر اول ۔ ارکان فاعلاتن مفاعلن فعلان دو بار مثال رند ٭ غیر ذلا کہ جو رنا کے ہین ٭ پر ہم اونکے ہین وہ ہمارے ہین ٭ تقطیع غیر ذلا فاعلاتن کہ جو رنا مفاعلن ۔ کے ہین فعلان ٭ پر ہم اونکے فاعلاتن ۔ ہین وہ ہما مفاعلن ۔ رے ہین فعلان ۔

بحر خفیف مسدس مخبون مشعث

خبن تشعیث دیکھو نمبر ۲ و ۴ نقشہ نمبر اول ۔ ارکان فاعلاتن مفاعلن مفعولن دو بار مثال ٭ وقت گل شد ہوا گلشن ارم

تو دوق جام مدام روشن و ارم تقطیع وقت گل شد فاعلاتن ہو گل مفاعلن یش ارام مفعولن + تو دوق جاہی فاعلاتن - مدام رو مفاعلن

یش ارام مفعولن +

فصل یازدہم .... بحر مشاکل

مشاکل لغت مین مشابہ کو کہتے ہین - چونکہ ارکان اس بحر کے ارکان بحر قریب سے مشابہ ہین لہذا اس نام سے موسوم ہوا ارکان اسکے فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن دو بار ہین - مگر یہ ارکان سالم فارسی اور اردو مین نہین آئے ہین زحافات اسکے کف قصر حذف ہین متاخرین کے نزدیک یہ بحر متروک الاستعمال ہے

بحر مشاکل مسدس مکفوف مقصور

کف قصر دیکھو نمبر ۹ و ۱۰ نقشہ نمبر اول ارکان فاعلات مفاعیل مفاعیل دو بار مثال ع یار ہم شدہ ام و شب بہ بحور ہزاران سبب نشد بو بجز تقطیع یار ہمش فاعلات - دام و شب مفاعیل - بہ بحور مفاعیل + زار سبب فاعلات - نشد بو مفاعیل - بجز دور مفاعیل +

بحر مشاکل مثمن مکفوف مقصور

کف قصر دیکھو نمبر ۹ و ۱۰ نقشہ نمبر اول ارکان فاعلات مفاعیل فاعلات مفاعیل دو بار مثال ع - رخ یار اپنی آنکھوں ہی تلے تقطیع رو بہ رخ یا فاعلا - رخ یا مفاعیل اپنی آنکھ فاعلا - ہو تلے مفاعیل +

یہ بحر بھی منجملہ بحور مستحدث ہے -

فصل دوازدہم .... بحر قریب

قریب لغت مین نزدیک کو کہتے ہین - اس بحر کو قریب اسلیے کہتے ہین کہ بحر مضارع سے قربت رکھتی ہے یا یہ کہ قریب بانی خلیل ابن احمد بصری کو مولانا یوسف نیشاپوری نے اسکو وضع کیا تھا - یہ بحر بھی بحور مستحدث سے ہے - ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار ہین - مگر استعمال اسکا بحالہ نہین آیا ہے زحافات اسکے یہ ہین - خذف - کف - خرم - قصر - خرب -

بحر قریب مسدس مکفوف سالم العروض و الضرب

کف دیکھو نمبر ۹ نقشہ نمبر اول - ارکان مفاعیل مفاعیل فاع لاتن دو بار مثال ع خداوند جہان بخش و شاہ عادل + شہنشاہ جوان بخت و راد کامل تقطیع خداوند مفاعیل - جہان بخش مفاعیل - شاہ عادل فاع لاتن + شہنشاہ مفاعیل - جوان بخت مفاعیل - راد کامل فاع لاتن +

بحر قریب مسدس مکفوف مقصور

کف قصر دیکھو نمبر ۹ و ۱۰ نقشہ نمبر اول ارکان مفاعیل مفاعیل فاعلات دو بار مثال ع فغان زان سر زلفین تا بدار + فروہشتہ زیاقوت آبدار تقطیع فغان زان مفاعیل - سر زلفین مفاعیل - تا بدار فاعلات + فروہشت مفاعیل - زیاقوت مفاعیل - آبدار فاعلات +

باقی اوزان اس بحر کے نہایت نامطبوع ہین -

فصل سیزدہم .... بحر متقارب

متقارب - لغت مین قریب ہونیوالے کو کہتے ہین چونکہ اس بحر کے ارکان مین اسباب اور اوتاد باہم نزدیک ہین لہذا اس نام سے موسوم ہوا ارکان اسکے فعولن ہشت بار ہین - زحافات اسکے یہ ہین قبض - ثلم - ثرم - قصر - حذف - بتر - تسبیغ

بحر متقارب مثمن سالم

ارکان فعولن ہشت بار مثال در دو ع تجھی کو یہان جلوہ فرما نہ دیکھا برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا تقطیع تجھی کو فعولن - یہان جل فعولن - وہ فرما فعولن - نہ دیکھا فعولن + برابر فعولن - ہے دنیا فعولن - کو دیکھا فعولن - نہ دیکھا فعولن

بحر متقارب مثمن مقصور

قصر دیکھو نمبر ۱۰ نقشہ نمبر اول - ارکان فعولن فعولن فعولن فعول دو بار مثال ع خدایا جہان پادشاہی تراست + زما خدمت آید خدائی تراست تقطیع خدایا فعولن - جہانپا فعولن - دشاہی فعولن - تراست فعول + زما خد فعولن - متاید فعولن - خدائی فعولن - تراست فعول -

بحر متقارب مثمن محذوف

حذف - دیکھو نمبر ۱۱ نقشہ نمبر اول - ارکان فعولن فعولن فعولن فعل دو بار

مثال ؎ کریما ببخشائے بر حال ما + کہ ہستم اسیر کمند ہوا

تقطیع کریما فعولن ببخشا فعولن ئے بر حا فعولن لما فعل + کہ ہستم فعولن - اسیرے فعولن - کمندے فعولن - ہوا فعل -

بحر متقارب مثمن اثلم

ثلم - دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول - ارکان فعلن فعولن چہار بار

مثال مؤلف ؎ دل بھی ہوا انکا مضطر جگر بھی + اے آہ تجھ میں ہو تو اثر بھی

تقطیع دل بھی فعلن - ہ انکا فعولن مضطر فعلن - جگر بھی فعولن + اے آ فعلن - ہ تجھ مے فعولن - ہو تو فعلن - اثر بھی فعولن +

بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم

قبض - ثلم دیکھو نمبر ۶ و ۲۷ نقشہ نمبر اول ارکان فعول فعلن مسکون العین چہار بار - مثال مؤلف ؎ بفیض انور شرار حسن + قمر ہو عکس غبار عارض - تقطیع بفیض فعول - انور فعلن - شرار فعول - حسن فعلن + قمر ہ فعول - عکسے فعلن - غبار فعول - عارض فعلن - بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم - شانزدہ رکنی بھی مستعمل ہوتی ہے - ارکان اوسکے فعول فعلن ہشت بار ہیں -

مثال ؎ زہی دو چشمت بخون مردم کشادہ تیر و کشیدہ خنجر + زہی جبہ یاہت صباح دولت خطا سیاہت شب معنبر + تقطیع زہی دو فعول - چشمت فعلن - بخون فعول - مردم فعلن - کشا د فعول - تیر و فعلن - کشید فعول - خنجر فعلن + زہی جب فعول - ہ یاہت فعلن - صباح فعول - دولت فعلن - خطے سی فعول - یاہت فعلن - شب مع فعول - نبر فعلن + یہ بحر مسدس و مربع بھی آئی ہے مگر اوزان نامطبوع ہیں -

فصل چہاردہم .... بحر متدارک

معنی متدارک کے لغت میں پیوستہ شوندہ کے ہیں - اور یہ بحر چونکہ ابو الحسن اخفش نے نکالی ہے اور خلیل ابن احمد بصری کی بحروں میں ملتی ہے لہذا نام سے موسوم ہوئی - زحافات اسکو یہ ہیں خبن قطع - حذ - اذالہ

بحر متدارک مثمن سالم

ارکان فاعلن ہشت بار - مثال مؤلف ؎ سوز دل سے ترا ہجر میں یار کے + عضو جل جل اٹھے جسم بیمار کے + تقطیع سوز دل فاعلن - سے ترا فاعلن - ہجر سے فاعلن - یار کے فاعلن + عضو جل فاعلن - جل اٹھے فاعلن - جسم بی فاعلن - مار کے فاعلن

بحر متدارک مثمن مخبون

خبن - دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول - ارکان فعلن بکسور العین ہشت بار

مثال ؎ چو رخت بنود گل باغ ارم + چو قدت بنود قد سرو چمن

تقطیع چو رخت فعلن - بنود فعلن - گل با فعلن - غ ارم فعلن + چو قدت فعلن - بنود فعلن - قد سر فعلن - و چمن فعلن - بحر متدارک مثمن مخبون شانزدہ رکنی بھی مستعمل ہوتی ہے -

بحر متدارک مثمن مقطوع

قطع دیکھو نمبر ۱۲ نقشہ نمبر اول - ارکان فعلن بسکون العین ہشت بار

مثال لطف ؎ آفت لالی ہیں تیرے سر پر + اس گیسو پر عاشق ہو کر

تقطیع آفت فعلن - لالی فعلن - ہیں تے فعلن - سر پر فعلن + اس گی فعلن - سو پر فعلن - عاشق فعلن - ہو کر فعلن + یہ وزن بھی شانزدہ رکنی مستعمل ہوا ہے - مثال اسیر ؎ امشب یارم آمد از در رویش دیدم حیران گشتم + قربان کردم دل بر دلبر چون جان آمد بیجان گشتم -

تقطیع امشب فعلن - یارم فعلن - آمد فعلن - از در فعلن - رویش فعلن - دیدم فعلن - حیرا فعلن - گشتم فعلن + قربا فعلن - کردم فعلن - دل بر فعلن - دلبر فعلن - چون جا فعلن - آمد فعلن - بیجا فعلن - گشتم فعلن -

بحر متدارک مثمن مخبون مقطوع

خبن - قطع - دیکھو نمبر ۲ و ۱۲ نقشہ نمبر اول ارکان فاعلن فعل چہار بار

مثال ؎ سنبل سیہ بر سمن مزن ٭ لشکر حبش بر ختن مزن ٭
تقطیع سنبلے فاعلن سیہ فعل - بر سمن فاعلن مزن فعل ٭
لشکرے فاعلن حبش فعل - بر ختن فاعلن - مزن فعل ٭
بحر متدارک مسدس الاصل اور مربع بھی آئی ہے مگر اوزان نامطبوع ہیں

فصل بستم .... بحر طویل

طویل لغت میں دراز کو کہتے ہیں - واضع علم عروض نے بعض بحور کو
سوا اس بحر کے مسدس وضع کیا ہے اور بعض جنکو مثمن وضع کیا ہے
وہ مجزو بھی آئی ہیں یعنی ہر مصرعہ سے ایک رکن گرا بھی دیتے ہیں
برخلاف اس بحر کے کہ مثمن بھی ہے اور مجزو نہیں ہے - ارکان اسکے
فعولن مفاعیلن چہار بار ہیں - مثال از غیاث اللغات ؎ چگویم
نگارینا کہ با من چہا کردی ٭ قرارم ز دل بردی ز صبرم جدا کردی ٭
تقطیع چگویم فعولن نگارینا مفاعیلن - کیا من فعولن چہا کردی
مفاعیلن ٭ قرارم فعولن ز دل بردی مفاعیلن ز صبرم فعولن جدا کردی مفاعیلن ٭
زحافات اسکے یہ ہیں - کف - قصر - قبض - حذف - ثلم - ثرم - تشعیث
مسبوغ - مجزو سے کیا مطلب ہے -
فقرہ مجزو واس بحر کو کہتے ہیں جسکے وزن کے ہر مصرعہ سے ایک رکن
گرا کر استعمال کریں - پس اگر بیت مثمن ہوگی تو مسدس رہیگی
اگر مسدس ہوگی تو مربع رہیگی - اور اگر ایک نیم بیت حذف کر کا استعمال
کریں تو اسکو مشطور کہتے ہیں - پس اگر بحر مثمن ہوگی تو دونوں
مصرعونکے مربع رہیگی اور اگر مسدس ہوگی تو مثلث رہیگی اور اگر دو ثلث
حذف کرکے استعمال کریں تو اسکو منہوک کہیں گے - پس اگر مسدس
ہے تو مثنی آ دونوں مصرعوں میں رہیگی اور منہوک کو بحر مثمن میں جگہ
وقوع نہیں ہے - اسکی باقی اوزان نامطبوع ہیں لہذا قلم انداز ہوے

فصل شانزدہم .... بحر مدید

مدید لغت میں کشیدہ کو کہتے ہیں - چونکہ واضع علم عروض نے
اس بحر کو بحر طویل سے نکالا ہے لہذا اس نام سے موسوم ہوے
ارکان اسکے فاعلاتن فاعلن چہار بار ہیں - مثال مولف ؎
انتہا کا ضعف ہے کیا اوٹھے اپنا قدم ٭ نقش پا ہم خود ہوے جا پڑا جہاں جا
قدم - تقطیع انتہا کا فاعلاتن ضعف ہے فاعلن - کیا اوٹھے اپنا فاعلاتن
نا قدم فاعلن ٭ نقش پا ہم فاعلاتن - خود ہوے فاعلن جا پڑا جہاں فاعلاتن جا قدم
فاعلن ٭ زحافات اسکے یہ ہیں - خبن - کف - قبض - تشعیث - قصر -
قطع - حذف - اذالہ - خلع -

بحر مدید مثمن مخبون

خبن سے دیکھو نمبر ۱ نقشہ نمبر اول - ارکان فاعلاتن فعلن بکسر العین
چہار بار - مثال ؎ از میان و دہنش تا توان یکسر مو ٭ زان نشان
باز مدہ زین سخن ہیچ مگو - تقطیع از میانو فاعلاتن - دہنش فعلن -
تا توا نے فاعلاتن - سر مو فعلن ٭ زان نشانا فاعلاتن - ز مدہ فعلن
ز ہی سخن ہے فاعلاتن - چمگو فعلن - ٭

بحر مدید مثمن مخبون مذال

خبن و اذالہ - دیکھو نمبر ۲ و ۳ نقشہ نمبر اول - ارکان فعلاتن فعلن
فعلاتن فعلان دو بار - مثال مولف ؎ تری وحشت کو سبب
دل مہجور و حزین ٭ کبھی صحرا یہ چہٹو یہ تو ممکن ہی نہین ٭ تقطیع
تر وحشت فعلاتن کو سبب فعلن - دل مہجو فعلاتن ر حزین فعلان ٭
کبھی صحرا فعلاتن - یہ چہٹے فعلن - یہ تو ممکن فعلاتن - ہی نہین فعلان ٭
اس بحر کے اوزان بحر رمل کے اوزان سے ملتے ہیں - مگر فرق اونمین
یون معلوم ہو سکتا ہے کہ فاعلاتن فاعلن چہار بار بحر مدید سالم ہے
مگر بحر رمل میں یہ وزن مثمن محذوف ہے اور فاعلاتن فعلن چہار بار
بحر مدید مثمن مخبون ہے اور بحر رمل میں یہ وزن مخبون محذوف
ہے یعنی بحر مدید میں یہ وزن صرف ایک زحاف کے آنے سے حاصل ہوتا ہے
اور بحر رمل میں دو زحافات کے لانے سے یہ وزن پیدا ہوتا ہے -

فصل ہفتدہم .... بحر بسیط

بسیط۔ لغت میں گسترانیدہ کو کہتے ہیں۔ اس بحر کے ارکان سباعی کی ابتدا میں دو اسباب اور خماسی کے شروع میں ایک سبب متصل و تا مجموع گویا گسترانیدہ ہیں لہذا اس نام سے یہ بحر موسوم ہوئی۔ ارکان اسکے مستفعلن فاعلن چہار بار ہیں۔

مثال مؤلف؎ فرقت میں تیرے اے ماہ کیا کیا نہ مضطر رہا ٭ حیران میں اسکو سبب کیا کیا نہ شب بھر رہا ٭ تقطیع فرقت مے تی مستفعلن رے اے ما فاعلن کیا کیا نہ مض مستفعلن طر رہا فاعلن حیران م اس مستفعلن کو سبب فاعلن کیا کیا نہ شب مستفعلن بھر رہا فاعلن

زحافات۔ اسکے خبن۔ اذالہ۔ طے اور قطع ہیں۔

بحر بسیط مثمن صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون

خبن دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول۔ ارکان مستفعلن فعلن بکسر العین چہار بار۔ مثال؎ کردم ہزار صفا منزل بکوئی وفا ٭ دیدم نگار مرا جائے شکر و جفا۔ تقطیع کردم ہزا مستفعلن ر صفا فعلن منزل بکو مستفعلن ئی وفا فعلن ٭ دیدم نگا مستفعلن ر مرا فعلن جائے شکر مستفعلن و جفا فعلن ٭

بحر بسیط مثمن مطوی

طے دیکھو نمبر ۴ نقشہ نمبر اول۔ ارکان مفتعلن فاعلن چہار بار۔ مثال مؤلف؎ عارض رنگین ہے گل رخ ترا رشک قمر ٭ ہے لب شیریں ترا غیرت تنگ شکر۔ تقطیع عارض رن مفتعلن گین ہے گل فاعلن رخ ترا رش مفتعلن ک قمر فاعلن ٭ ہے لب شی مفتعلن ریں ترا فاعلن غیرت تن مفتعلن گ شکر فاعلن۔

بحر بسیط مثمن مخبون

خبن دیکھو نمبر ۲ نقشہ نمبر اول۔ مفاعلن فعلن بکسر العین چہار بار۔ مثال؎ بچہرہ چون قمری بلعل چون شکری ٭ برخ چو برگ گلی بزلف مشک تری ٭ تقطیع بچہرہ چو مفاعلن ن قمری فعلن بلعل چو مفاعلن ن شکری فعلن ٭ برخ چو مفاعلن برگ گلی فعلن بزلف مش مفاعلن ک تری فعلن

فصل ہژدہم .... بحر وافر

وافر لغت میں بسیار کو کہتے ہیں چونکہ اس بحر میں حرکات کثرت سے ہیں لہذا اس نام سے یہ بحر موسوم ہوئی۔ ارکان اسکے مفاعلتن ہشت بار ہیں۔ زحافات اسکے یہ ہیں عصب بصاد مہملہ۔ عقص۔ قصم۔ قطف۔ عقل۔ نقص۔ جمم۔ عضب بضاد معجمہ ہیں۔

مثال؎ چہ شد صنما کہ سوئے کسی بخشم رضا سخن نگری ٭ ز رسم جفا نمی گذری طریق وفا نمی سپری ٭ تقطیع چہ شد صنما مفاعلتن کہ سوئے کسی مفاعلتن بخشم رضا مفاعلتن۔ سخن نگری مفاعلتن ٭ ز رسم جفا مفاعلتن نمی گذری مفاعلتن طریق وفا مفاعلتن۔ نمی سپری مفاعلتن

بحر وافر مسدس مقطوف العروض و الضرب

قطف دیکھو نمبر ۹ نقشہ نمبر اول۔ ارکان مفاعلتن مفاعلتن فعولن دو بار۔ مثال؎ چو بگذری ہمی نگرم بروئے ٭ چہ انگنی بتا نظری بکارم ٭ تقطیع چو بگذری مفاعلتن ہمی نگرم مفاعلتن بروئے فعولن ٭ چہ انگنی مفاعلتن بتا نظری مفاعلتن بکارم فعولن۔ یہ بحر اردو میں قلیل الاستعمال ہے۔

فصل نوزدہم .... بحر کامل

کامل لغت میں پورے کو کہتے ہیں چونکہ یہ بحر جس طرح دائرہ میں وضع کی گئی ہے ویسی ہی مستعمل ہوئی ہے لہذا اس نام سے موسوم ہوئی۔ ارکان اسکے متفاعلن ہشت بار ہیں۔ مثال؎ یہ زمانہ عالم خواب ہے یہ تشنہ مثل سراب ہے ٭ جو مکان ہے نقش بر آب ہے جو مکین ہے شکل حباب ہے ٭ تقطیع یہ زمانہ متفاعلن عالم خواب ہے متفاعلن یہ تشنہ مث متفاعلن ل سراب ہے متفاعلن ٭ جو مکا و نق متفاعلن ش بر آب ہے متفاعلن جو مکین ہے متفاعلن شکل حباب ہے متفاعلن۔

زحافات۔ اس بحر کے یہ ہیں۔ خزل۔ ترفیل۔ اضمار۔ وقص

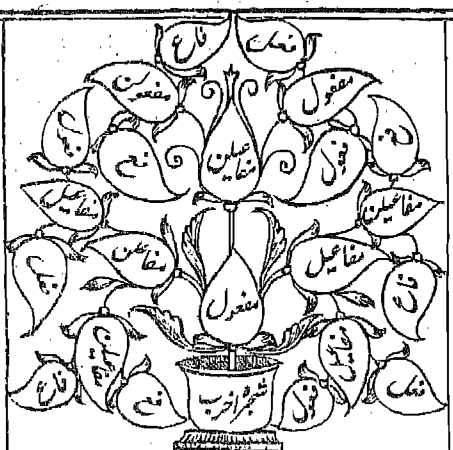
قطع - اذالہ - حذ - اگر اس بحر میں رکن مضمر یعنے مستفعلن (متفعو
لن یا متفاعلن بسکون التا) بجائے رکن سالم لائیں تو بھی جائز ہے

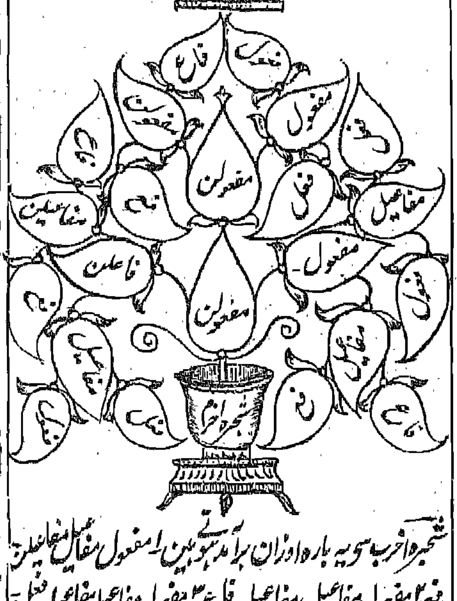
بحر کامل مثمن مضمر العروض والضرب

اضمار دیکھو نمبر القشہ نمبر اول - ارکان متفاعلن مستفعلن چہار بار
مثال سہ جفا خیالت را چہ شد کہ بانداز و الفتو ✝خجلم زدا عنت کرد فا بسم
گذار دشتو - تقطیع جفا خیا متفاعلن - لت را چہ شد مستفعلن کہ باندا
متفاعلن ز و الفتو مستفعلن ×خجلم زدا متفاعلن عنت کر دفا مستفعلن
بسم گذا متفاعلن - ر د منتو مستفعلن -

باب چہارم .... رباعی .... یا ترانہ یا دو بیتی

رباعی کی تعریف باب اول میں بیان ہو چکی ہے - رباعی کیواسطے چند
اوزان بحر ہزج کے مخصوص ہیں - اور تعداد میں یہ اوزان چوبیس ہیں
اور تعداد ارکان میں سب مثمن ہیں - ترکیب ان اوزان کی مفاعیلن
سالم اور ذیل کے نو ارکان مزاحف سے ہے - اول مفعولن
اخرم - دوم مفاعیلُ (مضموم اللام) مکفوف سوم مفاعلن مقبوض
چہارم فاعلن اشتر پنجم مفعولُ (مضموم اللام) اخرب ششم
مفعولْ (بسکون اللام) اہتم ہفتم فاع ازل ہشتم فعل (بفتح
العین) مجبوب نہم فع ابتر منجملہ چوبیس ۲۴ اوزان مذکور الصدر کے
بارہ کی ابتدا مفعولن اخرم سے اور بارہ کے ابتدا مفعول اخرب سے
ہوتی ہے - خواجہ حسن قطان خراسانی نے دو شجرے نکالے ہیں اور ان اوزان
رباعی کو انمیں ضبط کیا ہے ایک شجرہ میں وہ ۱۲ اوزان ہیں جو
مفعولن اخرم سے شروع ہوتے ہیں اور اوس شجرہ
کا نام شجرہ اخرم رکھا ہے اور دوسرے میں
وہ اوزان ضبط کیے ہیں جنکی ابتدا مفعول اخرب
سے ہوتی ہے اوس شجرہ کا نام شجرہ اخرب
رکھا ہے - وہ شجرے یہ ہیں -





شجرہ اخرب سے یہ بارہ اوزان برآمد ہوتے ہیں ۱ مفعول مفاعیل مفاعیلن
فع ۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع ۳ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۴ مفعول مفاعیل فعول ۵ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
۶ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل ۷ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
۸ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع ۹ مفعول مفاعیلن مفعولن فع
۱۰ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع ۱۱ مفعول مفاعیلن مفعول فعل
۱۲ مفعول مفاعیلن مفعول فعول - اور شجرہ اخرم سے یہ بارہ اوزان
برآمد ہوتے ہیں - ۱ مفعولن مفعول مفاعیل فعل ۲ مفعولن
مفعول مفاعیل فعول ۳ مفعولن مفعول مفاعیلن فع -

۴ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع ۵ مفعولن مفعولن مفعولن فع
۶ مفعولن مفعولن مفعولن فاع ۷ مفعولن مفعولن مفعول فعل
۸ مفعولن مفعولن مفعول فعول ۹ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۱۰ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول ۱۱ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۱۲ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع – رباعی انھین اوزان مین کہنی چاہیئے – اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ایک شجرہ کو چھوڑ کر ان مین اوزان سے رباعی کے چارون مصرعے مختلف وزنون مین ہون مثلاً یہ رباعی میر انیس کی رباعی مجموعۂ خاطر اندنون ابتر ہے + جو رگ ہے بدن مین رشتۂ مسطر ہے + معنی سے بھرا ہوا ہے دل شکل حباب + کیا نظم ہے جوش مثل قلزم لاغر ہے + اس رباعی کا اول و دوم و چہارم مصرعے ایک وزن (یعنی مفعول مفاعلن مفاعیلن فع) پر ہین اور مصرع سوم وزن جداگانہ (یعنی مفعول مفاعلن مفاعیل فعول) پر ہے – مگر ایک شجرہ کی اوزان دوسرے شجرہ کی اوزان مین مخلوط نہو ن –

باب پنجم .... مثنوی

مثنوی کے اوزان بھی مثل اوزان رباعی کے مقرر ہین – اور وہ ذیل مین درج کیے جاتے ہین – اول بحر رمل مسدس مقصور الآخر یا محذوف الآخر یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلات دوبار یا فاعلاتن فاعلاتن فاعلن دوبار سید انشا کی مثنوی شیر برنج اسی وزن مین ہے – دوم بحر رمل مسدس مقصور الآخر یا محذوف الآخر یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلان یا فاعلاتن فعلاتن فعلن دوبار – مولوی غلام امام صاحب شہید کی مثنوی نغمۂ عشق اسی بحر مین ہے – سوم بحر سریع مسدس مطوی موقوف یا مکسوف یعنی مفتعلن مفتعلن فاعلان یا مفتعلن مفتعلن فاعلن دوبار مخزن اسرار نظامی اسی وزن مین ہے – چہارم بحر خفیف مسدس مخبون الآخر یا مقصور الآخر یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلن یا فاعلاتن مفاعلن فعلان دوبار – تلق کی مثنوی طلسم الفت اسی وزن مین ہے –

پنجم بحر متقارب مثمن محذوف الآخر یا مقصور الآخر یعنی فعولن فعولن فعولن فعول دوبار یا فعولن فعولن فعولن فعل دوبار مثنوی میر حسن اور بوستان سعدی اسی وزن مین ہین – ششم بحر ہزج مسدس محذوف الآخر یا مقصور الآخر یعنی مفاعیلن مفاعیلن فعولن یا مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل دوبار مثنوی مولانا غنیمت اور یوسف زلیخا اسی وزن مین ہین – ہفتم بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف یا مقصور یعنی مفعول مفاعلن فعولن یا مفعول مفاعلن مفاعیل دوبار مثنوی گلزار نسیم اسی وزن مین ہے –

مستفسر – کیا مثنوی صرف انھین اوزان مین کہہ سکتے ہین –

مخبر – ہان مثنوی کے واسطے یہ اوزان ہمیشگی مخصوص کر دیے گئے ہین – گو مثنوی کے واسطے کوئی بحر خاص نہین وضع ہوئی مگر شعرائے سابق نے صرف انھین اوزان مین مثنویان کہی ہین اور انکا اتباع ضروری ہے – اور اسی سبب سے یہ اوزان گویا موضوع سمجھے جاتے ہین کیونکہ استعمال کی کثرت بمنزلہ قاعدہ کے ہو گئی ہے –

باب ششم .... قافیہ

لفظ قافیہ کے لغوی معنی از پے روندہ کے ہین اور اصطلاح شعرا مین اوس مجموع (حروف و حرکات) کو کہتے ہین جو بغیر استقلال – الفاظ مختلف مین – بہ تکرار – اواخر مصاریع مین یا اواخر ابیات مین (یا ایسی جگہہ پر جو بمنزلہ اواخر کے ہو) آوے اور وہ مجموع منجملہ حروف و حرکات قوافی کے ہون – حروف و حرکات قوافی کو ہم آگے چلکر تمکو سمجھائینگے –

مستفسر – یہ تعریف ابھی مین نے بخوبی نہین سمجھی ہے –

مخبر – اسکا سمجھنا بہت ضروری ہے – ہم تمکو بتلاتے ہین خوب غور سے سننا – اس تعریف مین (۱) بغیر استقلال اسوجہ سے کہا گیا کہ اگر کلمات مستقل آوینگے تو وہ ردیف کہلائینگے – (۲) الفاظ مختلف سے یہ مطلب ہے کہ قافیہ کے واسطے بالکل ایک لفظ نہو جو ویسا ہی لفظاً او رمعناً مصرع میں قافیہ کیا جا بلکہ اختلاف الفاظ قافیہ مین

ہونا ضروری ہے خواہ وہ اختلاف لفظاً ہو اور معنی ان لفظوں کے ایک ہون
مثلاً الفت اور محبت - فرصت اور مُہلت - یا معناً اختلاف ہو اور لفظاً
وہ الفاظ ایک ہون مثلاً دیدہ ایک جگہ پر آنکھہ کے معنے مین اور دوسری
جگہ فعل یعنی دیکھا کے معنے مین - یا سیر کو قافیہ کرین ایک جگہ پر بمعنے
سیر یعنے فرق کے معنی مین اور دوسری جگہ پر خیال کے معنے مین یا یہ اختلاف
لفظاً اور معناً دونون ہو جیسے قبر و صبر - کار و بار - وغیرہم (۴)
تکرار سے یہ مطلب ہے کہ جسقدر جزو مصرعہ کا قافیہ ہے وہ اوسکے بعد چاہتے ہین
ہر مصرعہ کے آخر مین مکرر رہا ہے) آواخر مصاریع مین یا آواخر ابیات
مین - اس سے یہ مطلب ہے کہ قافیہ کا آنا اواخر مصاریع
مین اگر کہا جائیگا تو یہ تعریف صرف مطلع و مثنوی اور رباعی
پر حاوی ہوگی اور آواخر ابیات کہنے سے یہ تعریف جملہ اشعار
قصائد و غزلیات و ابیات اور اشعار ثانی رباعیات پر بھی
حاوی ہو جائیگی (۵) بمنزلہ آخر اسوجہ سے کہا گیا کہ یہ تعریف
اون اشعار کو بھی شامل ہو جنمین بعد قوافی کے ردیف
بھی آتی ہے مثلاً مولف کے اس شعر مین ؎ ساری ہستی
یہ خواب کی سی ہے * شکل نقش بر آب کی سی ہے + اس شعر مین
الفاظ کی سی ہے چونکہ مکرر اور مستقل آئے ہین - لہذا داخل ردیف
ہین اور الفاظ خواب اور آب جو ان الفاظ کے پہلے آئے ہین
قافیہ ہین - (۶) حروف و حرکات قافیہ کا بیان ہم ذیل مین کرینگے
مسٹر ورسائے نے تکرار کی بحث مین جزو مصرعہ فرمایا ہے - اس
جزو کیلئے کوئی تخصیص مقدار بھی ہے -

محشر - جزو مصرعہ اسوجہ سے کہا گیا کہ کل لفظ تو ہر جگہ قافیہ ہوتا نہین ہے
بلکہ لفظ کا حرف آخر جو اصلی ہو زوائد سے نہو اور اوسکا ماقبل کی
حرکت قافیہ کہلاتی ہے اور اگر حرف آخر کے پہلے کوئی ساکن یا کئی
ساکن ہون تو ساکن اول سے لیکر حرف آخر تک معہ حرکت ماقبل
حرف ساکن اول قافیہ کہلاتی ہین - مثلاً دل کا قافیہ تل ہو سکتا ہے
کیونکہ ان دونون الفاظ کے آخری حروف لام اور حرکت ماقبل
یعنی کسرہ دونون مین یکسان ہے - اور عقیل کا قافیہ دلیل اور سبیل
ہو سکتے ہین کیونکہ حرف آخر یعنے لام اور اوسکے پہلی کا حرف ساکن
یا تینون الفاظ مین شامل ہین - اور محقق طوسی نے اسیکو معتبر جانا ہے

فصل اول .... حروف قافیہ

اب بیان سنئے تمکو حروف قافیہ بتلائے جاتے ہین -
یہ حروف تعداد مین نو ہین - اور سب اس قطعہ مین بیان کئے گئے ہین
قطعہ قافیہ در اصل یک حرف است و ہشت آنرا تبع * چار پیش و چار
پس این مرکز آنہا دائرہ * حرف تاسیس و دخیل و ردف و قید آنگہ روی
بعد ازان وصل و خروج است و مزید و نائرہ - پس ہم اول روی کا بیان
کرتے ہین - کیونکہ بنا ر قافیہ اسی حرف پر ہے حتی کہ بعضون نے صرف روی کو
قافیہ قرار دیا ہے اول روی اوس حرف اصلی کو کہتے ہین جو آخر لفظ
مین آوے مثلاً الفاظ اصل اور وصل کا لام - جمع اور شمع کا عین - نور
اور طور کی را مہملہ - جنگ اور تنگ کا گاف فارسی - ہوش اور جوش
کا شین معجمہ - وغیرہم - یا اور کوئی حرف جو بمنزلہ حرف اصلی کے ہو یعنی ایسا
حرف زائد جو آخر کلمہ مین بوجہ کثرت استعمال کے حرف اصلی معلوم ہوتا ہو
مثلاً - دانا اور توانا کا الف یہ بھی داخل روی ہے مگر ایکبار سے زیادہ غزل و قصیدہ
و قطعہ مین نہ لانا چاہیئے اور اگر لائین تو بفاصلہ ہونا چاہیئے مگر قلت حسن سے
یا ایسا حرف جسکو شاعر نے بہ تکلف حرف اصلی ٹھہرا لیا ہو - یعنی حرف
زاید مشہور الترکیب کو یا کسی حرف کو وسط کلمہ سے شاعر حرف روی قرار دے - مثلاً
دیکھا نہ تھا - سودا نہ تھا انکو ساتھہ پروانہ تھا - دیوانہ تھا - لاوین یعنے
پروانہ کے الف کو جو وسط کلمہ مین ہے روی ٹھہرا دینا - نواب سید محمد خان
رند کی غزل مصلانہ سمجھنا - اچھا نہ سمجھنا - اسمین یہ اشعار بھی ہین ؎
بزم غم شبیر مین جو چشم سے نکلے * ہر اشک کو تسبیح کا اک دانہ سمجھنا

جو دل کہ مبتلا ہو محبت سے چہا گئی ٭ اوس دل کو دلا یا کا کاشانہ سمجھنا
اسعار جیسے بیگانہ - دیوانہ - مردانہ - رندانہ - یہ قوافی بھی نظم ہوتے ہیں یا شیخ ناسخ
کی غزل پروانۂ شمع - جانانۂ شمع - بیگانۂ شمع - ایک مطلع میں یکہانہ
شمع بھی آیا ہے مطلع ایسا پروانہ زمانے میں کبھی دیکھا نہ شمع ٭ طور کا
شعلہ ہے چراغ رخ جانانۂ شمع ٭ خواجہ نصیر الدین طوسی نے روی
کی دو قسمیں قرار دی ہیں ایک روی مفرد دوسری روی مضاعف
روی مفرد وہ ہے جسکا بیان کیا گیا اور مضاعف در اصل ردف میں داخل
ہے لہذا اوسکا ذکر ردف کے بیان میں آئیگا - دوم تاسیس اوس
الف کو کہتے ہیں جسکو اور روی کے درمیان ایک حرف متحرک واسطہ ہو
مثلاً کامل اور عامل کا الف حرف تاسیس ہے اور لام حرف روی ہے اور
میم ان دونوں کے درمیان آیا ہے اور متحرک بھی ہے - قافیہ میں حرف تاسیس
کی تکرار لازمات سے نہیں ہے اگر کہیں آئے تو حسن سے خالی نہیں ہے - عامل و تمنا
کا قافیہ ہو سکتا ہے - سوم دخیل اوس حرف کو کہتے ہیں جو حرف تاسیس
اور روی کے درمیان واسطہ ہو مثلاً عامل اور کامل کا حرف میم حرف دخیل ہے
الف حرف تاسیس ہے - اور لام روی ہے - حرف دخیل کی تکرار بھی لازم نہیں ہے
مگر تکرار مستحسن ضرور ہے - چہارم ردف - الف ساکن ماقبل مفتوح
واو ساکن ماقبل مضموم - یا ساکن ماقبل مکسور کو کہتے ہیں جو قبل روی واقع
ہو اور اوسکے اور حرف روی کے درمیان کوئی حرف متحرک واسطہ نہو یہ دو قسم
سے خالی نہیں ہے - ایک وہ کہ حرف ردف اور روی کے درمیان کوئی حرف
نہ آوے مثلاً کار و بار - نور و طور - نسیم و شمیم - دوسری وہ کہ کوئی حرف ساکن
اور بھی قبل روی آوے - مثلاً تافت اور یافت میں حرف فا ساکن
اور دوخت سوخت میں حرف خاء معجمہ پس یہ حرف فا اور خا قبل روی -
(یعنی حرف تا) ساکن آئے ہیں یہ بھی ردف کہلاتے ہیں ساکن اول کو ردف
اصلی کہتے ہیں اور ساکن دوم کو ردف زائد کہتے ہیں اور اسی ساکن دوم کو محقق
طوسی رحمۃ اللہ نے روی مضاعف قرار دیا ہے جس قافیہ میں حرف ردف اصلی آیا ہو اوسکو

مردف بردف مفرد کہتے ہیں اور جسمیں ردف زائد آیا ہو اوسکو مردف بردف
مرکب یا مردف بردف زائد کہتے ہیں - جن لفظوں میں حرکت ماقبل ردف موافق
ہو اونکو ایسے لفظ کے ساتھ جسمیں حرکت ماقبل ردف مخالف ہو قافیہ
نہیں کرنا چاہیے مثلاً نور اور گور کو تیر اور زیر کے ساتھ قافیہ نکرینگے - چھہ حروف
ردف زائد کے علی العموم ہیں وہ اس شعر میں منضبط ہیں ٭ ردف زائد شش
بود آنکہ دو فنون ٭ خا و را و سین و شین و فا و نون - مثلاً ساخت و باخت
سوخت و دوخت - کاست و راست - کاشت و پاشت - سطور و نور - چاند
و پہاند - کارد - کوفت - گفت - جفت - وغیرہ - تکرار حروف ردف کی قافیہ میں
ضروری ہے - پنجم قید - جو حرف ساکن علاوہ حروف ردف کے قبل روی کے وا
آوے اوسکو قید کہتے ہیں - فارسی میں دس حروف باعتبار کثرت استعمال
حکم قید میں آتے ہیں اور وہ اس قطعہ میں بیان کیے گئے ہیں قطعہ بود دہ
بہ لفظ عجم حرف قید ٭ بنقطہ عرب گرچہ باشد کثیر ٭ بر و با و خا و را و زا
سین و شین - دگر غین و فا نون و ہا یاد گیر - مثلاً ابر و گبر و صبر و جبر سخت
بخت و تخت - گرد و سرد و نبرد و زرد و درد - رزم و بزم - جست و دو
وسست - گشت و کشت و دشت - نغز و مغز - جفت و گفت - بند و
پند - شہر و بہر - مہر و لہر - وغیرہ - سواء ان دس حروف کے اور بھی حروف آتے ہیں
مثلاً تا در شستہ و بستہ میں - لام کالک و سلک میں - حاء حطی نحر و بحر میں
دال مہملہ مدرج و مدرج - صاد مہملہ فصل و اصل میں - ظاء معجمہ لفظ و غلظ میں
کاف تازی فکر و ذکر میں - اختلاف حرف قید جائز نہیں ہے - مگر بعضوں کے
نزدیک اوس حالت میں جائز ہے کہ قافیہ کی تنگی ہو اور حروف قریب المخرج لائے گئے ہیں
مثلاً بائے موحدہ کے ساتھ بائے فارسی یا حاء حطی کے ساتھ ہاء ہوز لائیں مگر یہ بھی
عیب سے مبرا نہیں ہے - اور چار حروف جو بعد روی کے آتے ہیں وہ وصل و
خروج و مزید و نائرہ ہیں پس ششم وصل اوس حرف کو کہتے ہیں جو
بعد روی بلا فصل یعنی اوس سے ملا ہوا آوے مثلاً یار سے یاری - نون تسکین
فارسی میں اسکے دس حروف ہیں ۱ ہ بود وصل یا بی یار ای

الف و دال و کاف و یا بایا ٭ حرف جمع و اضافت و مصدر
حرف تصغیر و رابطہ است دگر ۔ مثلاً الف دلا و لبہا ۔ دال گوید
گاف تشنگی ۔ ہائے خیمہ و بستہ ۔ یا کتابی ۔ گلابی ۔ حرف جمع مردمان
حرف اضافت کتابم ۔ مکانش ۔ مصدر نون آوردن ۔ حرف تصغیر
پسرک پسرکا ۔ حرف رابطہ جان است جانست ۔ ہندی الفاظ مین
جیسے الف موڑا وچھوڑا ۔ ششم خروج وہ حرف ہی جو بعد وصل
اور اوس سے ملا ہوا بلا فصل آوے ۔ مثلاً میم دیدیم یہان دیدکا دال
آخر روی ہی اور یا حرف وصل ہی اور میم خروج ہی ۔ یا ہندی الفاظ
مین جیسے کہتی مین آہ کی تا روی ہے تا وصل اور یا آخر خروج
ہی ۔ آنا مین الف روی ۔ نون وصل ۔ الف دوم خروج ہی ۔ اسکی
کیفیت عیوب شعر (ایطا) کے بیان مین معلوم ہوگی ۔ ہشتم مزید وہ
حرف ہی جو بعد خروج اوس سے ملا ہوا بلا فصل آوے ۔ مثلاً گفتیمش
مین تا حرف روی ۔ یا وصل ۔ میم خروج اور شین مزید ہی ۔ لفظ ہندی
مین جیسے کہینچکے مین ہا روی ۔ یا وصل ۔ نون خروج ۔ گ مزید ہے
نہم نائرہ وہ حرف ہی جو بعد مزید اوس سے ملا ہوا بلا فصل آوے
مثلاً سپردستم مین دال روی ۔ سین مہملہ وصل ۔ تا خروج
یا مزید میم نائرہ ہی یا لفظ ہندی مین جیسے رہینگے مین ہا روی
یا وصل ۔ نون خروج ۔ گاف مزید ۔ یائے آخر نائرہ ہی ۔ بلکہ ہندی
الفاظ مین دو ایک اور حرف بہی نائرہ سے زاید آتے ہین اور فارسی
مین بہی آتی ہین مثلاً فارسی مین سپردستیمش ۔ دال روی ۔
سین وصل ۔ تا خروج یا مزید میم نائرہ شین علاوہ نائرہ کے ہی اور
بچاونگی مین جیم فارسی روی ۔ الف وصل واو خروج ۔ یا مزید ۔
نون نائرہ ۔ گاف فارسی و یا آخری علاوہ نائرہ کے ہین مگر جو حروف
نائرہ کے بعد اوس سے ملے ہوئے آتے ہین وہ بہی نائرہ کہلاتے ہین ۔ یہ چار
حروف روی کے بعد و اوس سے پیوستہ آتے ہین اور اختلاف انکا جائز نہین ہی

فصل دوم ---------- حرکات قافیہ

اب ہم بیان سے انکے حرکات قافیہ بتلاتے ہین ۔
مسترشد ۔ حرکات قافیہ سے کیا مطلب ہے ۔
فخر ۔ حرکات قافیہ اون حرکات کو کہتے ہین جو حروف قافیہ سے
متعلق ہون ۔ یہ تعداد مین چہ ہین ۔ اول رس دوم
اشباع سوم حذو چہارم توجیہ پنجم مجری ششم نفاذ ۔
ان نامونکے حروف ابتدائی سے فقرہ راحت من کو بعض یادداشت کیلئے بنایا ہے
اول رس حرکت ماقبل الف تاسیس کو رس کہتے ہین اور یہ
حرکت سوا فتحہ کی نہین ہوتی مثلاً فتحہ میم مائل و قاف قاتل و قابل
و قائل وغیرہ دوم اشباع حرکت حرف دخیل کو کہتے ہین مثلاً کسرہ
میم کامل و عامل وغیرہ یا ضمہ فا تغافل یا فتحہ غین کاغذ وغیرہ
اختلاف اشباع درست نہین ہی گو بعض مقامات مین لکہا گیا مگر
وہ اُس حال مین کہ بعد روی کے حرف وصل بہی آئے مثلاً سعدی علیہ الرحمۃ
کے اس قصیدہ مین جسکا مطلع یہ ہے سعدی ۔ اے دل اگر بدیدہ
تحقیق بنگری ٭ درویشی اختیار کنی بر تونگری ٭ یہان قوافی
بنگری اور تونگری مین رائے مفتوح حرف روی اور یا حرف وصل ہی
اسی قصیدہ کا یہ شعر ہے ٭ بارے زرا کہ خلق جہان سحر ازو برند ٭
ور چہ فگند غمزہ خوبان بساحری ٭ یہان ساحری کی رائے مہملہ روی ہی
اور حرکت ماقبل کسرہ ہی ۔ مگر یا حرف وصل کی وجہ سے ایسا قافیہ لایا گیا ہی
ایسے قوافی کی قباحت مستحسن ہی ۔ سوم حذو بہ فتح اول و ذال معجمہ
حرکت ماقبل ردف و قید کو کہتے ہین ۔ مثلاً حرکت ماقبل الف
مزار و نزار ۔ یا حرکت ماقبل واو نور و طور ۔ یا حرکت ماقبل یا نیم
و بیم ۔ یا حرکت ماقبل زائے معجمہ رزم و بزم ۔ یا حرکت ماقبل سین
دست و شست وغیرہ ۔ اختلاف حذو جائز نہین ہے ۔ ہان اگر بعد
روی کے حرف وصل بہی آئے تو چندان عیب نہین ۔ چنانچہ کمال اسمعیل

کی اس رباعی میں یہ اختلاف آیا ہے۔ رباعی گر سوز دلم یک نفس
آہستہ شود ÷ از دود دلم راہ نفس بستہ شود ÷ گردیدہ آزان کی بہمی
گردانم ÷ تا آنچہ نہ نقش بست شستہ شود ÷ یہاں آہستہ و بستہ
و شستہ میں تا حرف روی ہے۔ اور ہا آخر حرف وصل ہے سین
مہملہ حرف قید ہے۔ مگر حرکت سین کے پہلے آہستہ میں کسرہ بستہ
میں فتحہ شستہ میں ضمہ ہے وہ اسوجہ سے کہ بعد روی ان قافیوں
میں حرف وصل (یعنی ہا) بہی آیا ہے۔ چہارم توجیہ اوس حرکت ماقبل
روی کو کہتے ہیں جو اشباع نہو۔ مثلاً فتحہ کف و دف کسرہ دل و
بسل ضمہ گل و ٹل۔ وغیرہ۔ اختلاف توجیہ کسیطرح درست نہیں ہے
پنجم مجری حرکت روی کو کہتے ہیں جبکہ حرف وصل بہی بعد روی کے
آوے۔ کیونکہ فارسی اور اردو میں حرف روی بلا وصل کے ہمیشہ
ساکن آتا ہے مثلاً کسرہ را مہملہ کا ساحری اور شاطری میں ششم نفاذ
حرکت وصل و خروج و مزید و نائرہ کو کہتے ہیں مثلاً کسرہ تا کہ گو
فتح میم گفتیمش فتح شین گفتیمشان وغیرہ۔

فصل سوم ---------- حدود قافیہ

اب ہم حدود قافیہ کا بیان کرتے ہیں۔
منظور۔ حدود قافیہ سے کیا مراد ہے۔
تحریر۔ حدود قافیہ سے وہ اسمار قوافی مراد ہیں جو انکے (یعنی
قافیوں کے) حروف متحرک و ساکن کے لحاظ سے رکھے گئے ہیں۔
وہ اسما التعداد میں پانچ ہیں۔ یعنی مترادف، متواتر، متدارک،
متراکب، متکاوس۔ اول مترادف اوس قافیہ کا نام ہے جسکے
آخری دو حرف ساکن ہوں جیسے گرد۔ اور زرد۔ نور و صبور کار و
بار دوم متواتر اوس قافیہ کو کہتے ہیں جسکا حرف آخر ساکن اور حرف
ماقبل حرف آخر متحرک ہو اور اس حرف آخر الذکر کے پہلا ایک حرف
اور بہی ساکن ہو مثلاً ظاہر۔ عاقل۔ زبرجد۔ مسخر وغیرہم سوم
متدارک اوس قافیہ کا نام ہے جسمیں ساکن آخر کے پہلے دو حرف
متحرک کسی حرف ساکن کے بعد آویں یعنی ساکن آخر کے پہلے دو متحرک
اور انکے پہلے ایک ساکن ہو مثلاً ولولہ۔ غلغلہ۔ طنطنہ وغیرہم۔
چہارم متراکب وہ قافیہ ہے جسمیں دو حرف ساکن کے درمیان
تین حرف متحرک آویں مثلاً نو بہتر۔ عشق صنم۔ دلبر من وغیرہم
پنجم متکاوس۔ وہ قافیہ ہے جسمیں دو ساکنوں کے درمیان
چار حرف متحرک آویں۔ اسکی مثال فارسی اور اردو میں نہیں
دیکھنے میں آئی۔ یہ قسم عربی سے مخصوص ہے۔

فصل چہارم ---------- القاب قافیہ

حدود قافیہ اور القاب قافیہ کوئی ضروری چیزیں نہیں ہیں اور بغیر ان کے
شاعر کو شعر گوئی میں کچھ دقت نہیں ہو سکتی ہے۔ مگر جاننا بہتر ضرور ہے۔
مستفسر۔ القاب قافیہ سے کیا مراد ہے۔
تحریر۔ القاب قافیہ سے وہ اسمار قوافی مراد ہیں جو بخیال حروف قافیہ رکھے
گئے ہیں اور انہیں کو انواع قوافی اور اصناف قوافی بہی کہتے ہیں۔
حرف روی دو طرح پر ہوتا ہے یا متحرک یا ساکن۔ اگر متحرک ہوتا ہے تو بعد روی کے
حرف وصل و خروج و مزید و نائرہ میں سے کوئی ضرور آئیگا جب روی متحرک
ہوتا ہے تو اوسے مطلق کہتے ہیں اور جب روی ساکن ہوتا ہے تو اسے مقید کہتے ہیں
اور جب روی کے ساتھ دیگر حروف قافیہ کا خیال ہوگا تو اون حروف سے اوسکو بہ نسبت
کرینگے مثلاً جب قبل روی حرف تاسیس اور دخیل آوینگے تو اوسکو روی
مقید بہ تاسیس و دخیل کہینگے۔ اگر حرف روی ردف مفرد کے ساتھ ہوگا
تو اوسے روی مقید بہ ردف مفرد کہینگے۔ یا اگر بعد حرف روی حرف وصل آئیگا
تو اوس روی کو صرف روی مطلق مجرد کہینگے اور دیگر حروف علاوہ
وصل کے جو بعد روی پیوستہ ہونگے انکے نام سے قافیہ کو ملقب کرینگے
مثلاً۔ زدمش میں حرف شین خروج ہے لہذا قافیہ کو مطلق بہ خروج
کہینگے۔ یا لفظ دیکھتے میں ہا روی ہے اور تا وصل ہے یا خروج ہے لہذا

اسکوبھی روی مطلق بہ خروج کہتے ہین (۲) روی مطلق بہ خروج و مزید مثلاً گفتیمش مین تا روی۔ یا وصل۔ میم خروج۔ شین مزید ہین یا ہندی لفظ کہیگا۔ آئیگا مین آ روی یا وصل۔ گاف خروج۔ اور الف مزید ہین۔ (۳) روی مطلق بہ خروج و مزید و نائرہ مثلاً سپردستیم مین دال روی۔ سین وصل۔ تا خروج۔ یا مزید میم نائرہ ہین (۴) روی مطلق بہ ردف مفرد مثلاً دوری تکو مین واو ردف۔ یا وصل ہین۔ (۵) روی مطلق بردف مفرد و خروج مثلاً دیدیم و چیدیم۔ دیدیم اور چیدیم مین حرف آخر دال روی یا وصل۔ میم خروج۔ اور یا دید و چید ردف۔ (۶) روی مطلق بردف مفرد و خروج و مزید۔ مثلاً وارمیش مین را روی۔ یا وصل میم خروج شین مزید ہے۔ (۷) روی مطلق بردف مفرد و خروج و مزید و نائرہ مثلاً دیدیمشان مین دال دوم روی۔ یا وصل۔ میم خروج شین مزید الف نائرہ۔ نون نائرہ۔ (۸) روی مطلق بردف مرکب مثلاً داشتم مین تا روی الف ردف اصلی۔ شین ردف زائد۔ میم وصل۔ یا راستی مین تا روی۔ الف ردف اصلی۔ سین ردف زائد۔ یا وصل (۹) روی مطلق بردف مرکب خروج مثلاً داشتنی و کاشتنی مین۔ تا روی الف ردف اصلی۔ شین ردف زائد۔ نون وصل۔ یا خروج۔ (۱۰) روی مطلق بحرف قید۔ مثلاً دردم۔ وزردم مین دال دردم روی را قید۔ میم وصل۔ (۱۱) روی مطلق بحرف قید و خروج مثلاً کردیم و زردیم مین۔ دال روی۔ را قید۔ یا وصل۔ میم خروج۔ (۱۲) روی مطلق بحرف قید و خروج و مزید مثلاً بردیمش مین دال روی را قید۔ یا وصل۔ میم خروج۔ شین مزید۔ (۱۳) روی مطلق بحرف قید و خروج و مزید و نائرہ۔ مثلاً بردیمشان مین۔ دال روی۔ را قید۔ یا وصل۔ میم خروج۔ شین مزید۔ الف و نون نائرہ۔ (۱۴) روی مطلق مثلاً دلی و گلی۔ یا وصل۔ (۱۵) روی مطلق بتاسیس و دخیل متحد مثلاً نادری قادری۔ یا وصل۔ را روی۔ دال دخیل۔ الف تاسیس مسمیٰ ہے۔ دخیل متحد کسی کہتے ہین۔

فتحہ متحد اوس حرف کو کہتے ہین کہ ایک ہی حرف تہجی قوافی مین کسی خاص حرف قافیہ کی جگہ پر بہ تکرار آوے مثلاً دال کہ نادر اور قادر مین حرف قافیہ دخیل کی جگہ پر دونون الفاظ مین بہ تکرار آیا ہے اگر وہی حرف تہجی نہوگا تو بجاے متحد کہنے کے مختلف کہینگے۔ مثلاً شاطر و ساحر مین طا مہملہ اور حا حطی دخیل کی جگہ پر ہین اور حروف تہجی مختلف ہین پس ان قافیون کو مطلق بہ تاسیس و دخیل مختلف کہینگے۔

(۱۶) روی مطلق بہ تاسیس و دخیل مختلف جیسا اوپر گذرا۔ (۱۷) روی مطلق بتاسیس و دخیل متحد و خروج (۱۸) روی مطلق بہ تاسیس و دخیل مختلف و خروج۔ (۱۹) روی مطلق بہ ردف مرکب و خروج و مزید۔ (۲۰) روی مطلق بتاسیس و دخیل متحد با خروج و مزید و نائرہ۔ (۲۱) روی مطلق بتاسیس و دخیل مختلف و خروج و مزید و نائرہ (۲۲) روی مطلق بردف مرکب با خروج و مزید و نائرہ (۲۳) روی مطلق بتاسیس و دخیل متحد بہ خروج و مزید۔ (۲۴) روی مطلق بتاسیس و دخیل مختلف بخروج و مزید۔

یہ چوبیس القاب روی مطلق کی ہین۔ اور چھ القاب روی مقید کو ذیل مین درج کیے جاتے ہین۔ (اس حساب سے جملہ القاب قافیہ شمار مین تیس ہین) (۱) روی مقید مجرد مثلاً دف۔ صف (۲) روی مقید بتاسیس و دخیل متحد مثلاً عاقل۔ کامل۔ (۳) روی مقید بتاسیس و دخیل مختلف مثلاً جاہل۔ حاصل۔ (۴) روی مقید بردف مفرد مثلاً نیم۔ بیم۔ (۵) روی مقید بردف مرکب مثلاً سوخت۔ دوخت۔ (۶) روی مقید بقید مثلاً وقف۔ سقف۔

فصل پنجم .... عیوب قافیہ

اب یہان سے چند عیوب قافیہ تمکو بتلاے جاتے ہین۔ اور وہ

دو قسم کے ہیں ایک ملقبہ دوسرے غیر ملقبہ۔ ملقبہ وہ ہیں جنکے واسطے نام مقرر ہیں اور وہ چھ ہیں یعنی اقوا۔ اکفا۔ سناد۔ ایطا۔ غلو۔ تعدی۔ اول۔ اقوا۔ اصطلاح میں اختلاف حذو (یعنی حرکت ماقبل ردف و قید) و اختلاف توجیہ (یعنی حرکت ماقبل روی) کو کہتے ہیں مثلاً (اختلاف حذو) طور بالضم کو جور بالفتح کے ساتھ۔ سیر بالفتح کو تیر بالکسر کے ساتھ۔ دشت کو زشت کے ساتھ۔ اور (اختلاف توجیہ) دل کو گل کے ساتھ قافیہ کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر روی موصولہ ہو یعنی بعد روی حرف وصل آئے جس سے حرف روی متحرک ہو جائے تو اختلاف توجیہ چندان عیب نہیں ہے مثلاً سعدی

ع در بارگاہ خاطر سعدی خرام اگر + خواہی ز بادشاہ سخن داد شاعری

یہ شعر اوس قصیدہ کا ہے جسکے قافیے اسکندری برابری گوہری وغیرہ ہیں یعنی حرکت ماقبل روی فتحہ ہے۔ اور لفظ شاعری میں یہ حرکت کسرہ ہے مگر بوجہ حرف وصل یعنی یا کے چندان عیب نہیں ہے۔ دوم اکفا۔ اختلاف حرف روی کو کہتے ہیں۔ یہ عیب فاحش ہے۔ اور شمس قیس نے یہانتک مبالغہ کیا ہے کہ اگر یہ عیب کلام میں ہو تو وہ شعر نہ کہنا چاہیے گو متقدمین نے حروف قریب المخرج جمع کئے ہیں مثلاً احتیاط کو اعتماد کے ساتھ صلاح کو تباہ کے ساتھ۔ شک بہ کاف تازی کو سنگ بہ کاف فارسی کے ساتھ قافیہ کیا ہے مگر متاخرین اسکو بڑا عیب جانتے ہیں اور اجتماع حروف قریب المخرج کو اجازہ کہتے ہیں۔ سوم سناد بالکسر اختلاف حروف ردف و قید کو کہتے ہیں۔ مثلاً اختلاف ردف۔ نور و نار۔ تیر و تار۔ یار است و داشت وغیرہ کو باہم قافیہ کرنا۔ یا اختلاف قید جیسے صبر و قصر کو باہم قافیہ کرنا عیب ہے۔ چہارم۔ ایطا کسی قافیہ کو لفظاً و معناً بتکرار لانا وہ دو طرح پر ہے ایک ایطائے جلی دوسری ایطائے خفی۔ ایطائے جلی وہ ہے جسکی تکرار ظاہر ہوتی ہو۔ مثلاً تکرار الف و نون جمع دانایان و یاران میں تکرار الف و نون علامت فاعل گریان و لرزان میں۔ تکرار دال مضارع گوید و رود ید میں۔ تکرار الف ندا و لا دشہا میں۔ تکرار نون مصدر گفتن و شفتن میں۔ تکرار حرف تصغیر صندوقچہ و سراچہ پیسہ وصحنک میں۔ تکرار یا و نون نسبت زرین و سیمین میں۔ یا اوس ایسا لفظ جو صرف یکجا ایک ہی معنی میں آوے جیسے گر کا لفظ ستمگر و ستونگر میں۔ تر کا لفظ بدتر و بہتر وغیرہ میں مند کا خورسند و مستمند میں تا کا مصدر غارت۔ طہارت وغیرہ میں۔ ایطائے جلی عیب فاحش ہے۔ ہاں اگر اشعار بہت کثرت سے ہوں تو دو ایک جگہ ایسا قافیہ لانا چندان معیوب نہیں ہے بشرطیکہ بفاصلہ لائیں۔ جناب سید مظفر علی صاحب اسیر نے اپنے رسالہ روضۃ القوافی میں لکھا ہے کہ اگر قصیدہ چالیس شعر سے زیادہ ہو تو ایسا قافیہ دو یا تین جگہ بضرورت اور بفاصلہ لانا چندان عیب نہیں ہے اس سے یہ اخذ کر سکتے ہیں کہ ہر پندرہ یا بیس شعر کے بعد ایسا قافیہ بضرورت لا سکتے ہیں اور اشعار مردف میں (یعنے جن اشعار میں بعد قافیہ کے ردیف بھی آئے) ایسے قافیے متقدمین اور نیز متاخرین لائے ہیں مگر یہ عیب نہیں ہے۔ مثلاً تکرار یا و نون نسبت کے قصیدہ عرفی جبین یکشائے چمن یکشائے میں اشعار ایسے ہیں جو

سر اندیشہ راز دین یکشا + کلید در قفل آئین یکشا
رموز حکمت اسرار قدس جلوہ دہد + بکنج خویش لب عقل اولین یکشا

اسی قصیدہ میں تکرار یا و نون فاعلی سے

ع بہشت از مقام دراز دستان نیست + و مشاہدہ بر روی میوہ چین یکشائے
جہان و ہر چہ در وست لطف کن و رسید + در معارضہ با حکمت آفرین یکشا
اگرچہ پیش عمر وقت عمل کمی زنہار + گره ز کار دل عاقبت گزین یکشا

تکرار تا کی مصدری۔ ناسخ۔

تو نزاکت سے گلستان تک جو رخصت مانگتا + رنگ وہی گل ہو اور نہ کی اجازت مانگتا
جو تری انگلی ہی خندق سے شمع طور ہو + تو اگر تجھ سے ید بیضا سے بیعت مانگتا
موج آب زندگی سے کام لیتا تیغ کا

حشر بھی ملتا تو ہین جام شہادت مانگتا ٭ تکرار یا و نون نسبت۔ آتش
سے اپنی زبانکو بلبل اندوہگین جلا ٭ یا برق نالہ سے قفس آہنین جلا
سیر جگر جلائے سے کیا ہاتھ آئیگا ٭ اس ورق کا پردہ ہے نفس آتشین جلا
لالہ رخونکی عشق مین گل کھاتا جسم پر ٭ نایاب ہوتی ہے یہ پوستین جلا
تکرار الف و نون فاعل۔ آتش۔ سے کہنچتا ہے تیغ جب وہ دلستان
بالا سر ٭ سارے تن سے کہینچ کر آتی ہے جان بالا سر ٭ خون ناحق کوچہ مین دہسا
ترک کے ہوتے ہین ٭ لاشہ تڑپا لاش پر سر ہو طپان بالا سر ٭ بلبل و قمری
برابر و نوحہ کرتی ہین جلال ٭ گل کو رکھتا ہے جو وہ سرو روان بالا سر ٭
مگر یہ تکرار جایز ہے اسوجہ سے کہ کل اشعار مردف ہین۔ ہان کثرت
ضرور معیوب ہے۔ ایسے قوافی جو جمع عربی یا آگے مصدر ہی سے مرکب ہون
اردو مین جایز ہین اور اشعار غیر مردف مین بھی ایسے قوافی جمع
ہوسکتے ہین۔ ہندی الفاظ۔ جیسے رہتا اور سوتا جانیوالا
اور کہنے والا۔ آوے اور بیٹھے۔ دیکھنا اور سننا۔ یہ باہم قافیہ نہین
ہوسکتے ہین۔ کیونکہ بعد دور کرنے حرف زایدہ کے الفاظ اصلی باہم قافیہ نہین
باقی رہتے ہین مثلاً رہتا اور سوتا سے تا دور کرنے پر رہ اور سو الفاظ
اصلی باہم قافیہ نہین رہتے ہین۔ اسی طرح جانیوالا اور کہنیوالا سے
نے والا دور کرنے سے جا اور کہہ رہتے ہین۔ آوے اور بیٹھے سے وے
اور ہے دور کرنیسے آ اور بیٹھ باقی رہتے ہین۔ دیکھنا اور سننا
سے نا دور کرنیسے دیکھ اور سن باقی رہتے ہین اور یہ الفاظ اصلی ہم
قافیہ نہین ہین لہذا ان زوائد کے ساتھ بھی قافیہ نہین ہوسکتے ہین
ہان کہنے والا۔ رہنے والا باہم قافیہ ہوسکتے ہین کیونکہ بعد دور کرنے
زوائد کے کہہ اور رہ باقی رہتے ہین اور ہم قافیہ بھی ہین۔ اگر
اوپر بیان کیے ہوے الفاظ اگر بطریق تعدیہ آئین تو البتہ ایطا ہوگا
مثلاً۔ کہلانا۔ (کہنا سے) اور بٹھلانا کو باہم قافیہ کرسکتے ہین کیونکہ
کہلا اور بٹھلا مین الف اصلی ہے اسوجہ سے کہ یہ الف اکثر صیغوں مین

باقی رہتا ہے۔ مثلاً کہلاتے ہین۔ کہلائین گے۔ اور بٹھلاتی ہین اور
بٹھلائینگے۔ وغیرہ۔ ایطای خفی وہ ہے کہ کسی قافیہ مین
تکرار کسی لفظ یا کسی حرف کے بیک معنی ظاہر نہو مثلاً الف شنوا
و بینا یا آب و گلاب۔ اکثر شعرا اسکو جایز رکھتے ہین مگر کثرت
معیوب ضرور ہے۔ اور ایسے قوافی اگر آئین تو برابر برابر نہ آئین
فارسی مین اجتماع امر و نہی مثلاً میا و بیا چندان معیوب
نہین ہے۔ مگر اجتماع نفی اور اثبات (مثل نگفت و بگفت)
عیب فاحش ہے۔ ترا و مرا کو باہم قافیہ کرنا ایطای خفی ہے
کیونکہ کلمہ را ایک ہی معنی مین ہے بعضون نے ایطای جلی کا نام
شایگان بھی رکھا ہے۔ شایگان کے معنی کثیر کے ہین چونکہ
قوافی شایگان کثرت سے ہوتے ہین لہذا اس نام سے موسوم کیا گیا ہے
بعضون نے صرف اون الفاظ کو جو الف و نون جمع سے مرکب ہون
اور نیز اون الفاظ کو جو الف و نون فاعلی سے مرکب ہون۔
الفاظ مفرد کے ساتھ قافیہ کرنیکو شایگان کہا ہے۔ شمس
قیس کا قول ہے کہ جس قافیہ کا روی حرف اصلی نہو وہ شایگان
ہے۔ یہی قول محمد بن قیس کا ہے۔ مثلاً عریان کو شایان کے
ساتھ یا روان صیغہ غافل کو جان کے ساتھ قافیہ کرنیکو
شایگان کہین گے۔ ہفتم غلو اسکو کہتے ہین کہ ایک جگہ پر روی
ساکن ہو اور دوسری جگہ پر روی متحرک ہو۔ مثلاً مومن سے
ہین اگر آپ سے جاؤن تو قرار آجائے ٭ پر یہ ڈرتا ہون کہ ایسا نہو یار آجائے
من انجام کا مومن مجھے بارے خیال ٭ نہین کہتا ہے وہ کافر کہ تو مارا جائے
شعر اول مین روی یعنی حرف را دونون مصرعون مین ساکن ہے
اور شعر دوم مین متحرک ہے۔ ششم تعدی اوسکو کہتے ہین کہ ایک
جگہ حرف وصل ساکن اور دوسری جگہ متحرک ہو۔ اردو مین تعدی
کو محل وقوع نہین ہے اور اگر ہے تو شاذ۔ فارسی مین ممکن ہے مثلاً

بیمارم ہین کو ساتھہ کارسبین کو قافیہ کرین - عربی مین تعدی زیادہ
آسکتا ہے مگر سکاکی کا قول ہے کہ ایسے قوافی اگر مخل وزن ہون
تو داخل عیب ہین ورنہ چندان معیوب نہین تضمین اوسے کہتے
کہ ایک قافیہ بلحاظ معنی قافیہ مابعد پر موقوف ہو مثلاً امیر خسرو
کی اس رباعی مین رباعی در حسن کسی با تو تماند الا ٭ خورشید
کہ ہر صبح برون آید تا ٭ خدمت کند و پای تو بوسد اما ٭ نا آلی تو
بسوار کہ تا بوسد پا عیوب غیر ملقبہ کثرت سے ہین مثلاً تغیر قافیہ
جیسے انگبین کے ساتھ مکان کو قافیہ کرنا عیب ہے - ہان اگر
اوس تغیر کیطرف کسیطرح اشارہ کردیا جاوے تو وہ عیب جاتا رہتا ہے
مثلاً سید انشا کی غزل ہے کہ کھنڈر - ڈنڈر - اسکے مقطع مین لون
تغیر کا اشارہ ہے مقطع انشا بدلنے لگے قافیہ رکھ چھیڑ چھاڑ کے
چڑھ بیٹھ ایک اور بجھیڑے اکنڈ پر ٭ بعد ازان دوسری غزل یہ
لکھی ہے - غزل یہ جو مہنت بیٹھے ہین رادھا کے کنڈ پر ٭ اوتار بن کے
گرتے ہین پریون کے جھنڈ پر ٭ ای موسم خزان لگے آگ آنکو تیرے
بلبل او داس بیٹھی ہے اک سوکھے ڈنڈ پر ٭ الخ - اسیطرح اگر
دیگر عیوب پر اشارہ کردیا جاے تو عیب جاتا رہتا ہے قافیہ معمولہ
یعنی ایسا قافیہ کہ ایک جگہہ لفظ واحد بغیر ترکیب ہو اور
دوسری جگہہ دو لفظون کے ٹکڑونکی ترکیب سے حاصل ہو مثلاً تہخانہ
تھا - بیمانہ تھا کے ساتھ دریا نہ تھا - اچھا نہ تھا لاوین قافیہ
معمولہ دو طرح پر ہے ایک ترکیبی دوسرا تحلیلی - ترکیبی وہ
ایک لفظ کے ساتھ دوسرے کو ترکیب دینے سے قافیہ حاصل ہو
جیسا اوپر بیان ہوا - اور تحلیلی وہ کہ کسی لفظ کو دو ٹکڑے کرکے
ایک کو قافیہ قرار دین مثلاً خاکساری اور خاک ساری یا مولانا
عطا اللہ کی ایک رباعی مین شادی داریم و نامرادی داریم کو ساتھ
دیداریم بھی آیا ہے - رباعی ہر چند نہ در نامرادی داریم ٭ لیکن بہ غم

عشق تو شادی داریم ٭ ای دل چو غمست بخیر و شاد بست خیال
شادی کن و غم مخور کہ با دیداریم ٭ یہان قافیہ اصلی سے وہی لیکر
داریم کے ساتھ ملاکر دیداریم کو ترکیب دیا ہے - یا ناسخ کی یہ غزل -
مہینے گذر گئی - سفینے گذر گئی - اسمین یہ شعر بھی ہے شعر تو بچا جو
رکھے یار نے ناسخ کے حال کو ٭ سنکر کہا قیامت شقی کی گذر گئی ٭ ایسے
قوافی غزل مین ایکبار اور قصاید مین دو یا تین بار لانا جایز ہے
مگر متاخرین زیادہ بھی لاتے ہین اور اسکو حسن سمجھتے ہین حتی کہ مطلع
مین بھی ایسے قافیہ کو صرف کرتے ہین مثلاً ناسخ دی دو بیہ تو اپنا
ململ ٭ ناتوان ملول کفن بھی ہو ہلکا ٭ —

باب ہفتم .... حاجب و ردیف

حاجب اوس کلمہ یا اون کلمات کو کہتے ہین جو قبل قافیہ یا
درمیان دو قافیونکے مکرر آوین - مثلاً رباعی ہر چند رسد بسر نفس
از یار غمی ٭ باید نشود رنجہ دل از یار دمی ٭ زان رو کہ چو نیک بنگری آن
غمہا ٭ از جانب اوست اکثر از یار کمی ٭ اس رباعی مین الفاظ
از یار قوافی غمی - دمی - کمی کے قبل مکرر آئے ہین اور حاجب ہین میر کے
اس شعر مین الفاظ ہو کے دو قوافی کے درمیان آئے ہین شعر کہین آنکھون سے
خون ہو کے بہا ٭ کہین سر مین جنون ہو کے رہا - خون اور جنون -
بہا اور رہا قافیے ہین اور ہو کے حاجب - اور اسطرح حاجب کا دو
قافیونکے درمیان آنا احسن سمجھا جاتا ہے - حاجب کے لغوی معنی دربان
یعنی پردہ رکھنے والے کے ہین اور چونکہ حاجب قبل قافیہ آتا ہے گویا اسکا
پردہ دار ہے - ردیف لغت مین ایک گھوڑے پر دو سوار ہونگے اگلے
پیچھے بیٹھنے کو کہتے ہین چونکہ قافیہ اور ردیف آگے پیچھے آتے ہین
لہذا اس نام سے اسکو موسوم کیا ہے - اور اصطلاح شعر مین ایسے
کلمہ یا کلمات کو کہتے ہین جو بعد قافیہ لفظاً مستقل طور پر مکرر
آوین - اور خواجہ نصیر الدین طوسی کا بھی یہی قول ہے کہ تکرار

صرف لفظاً معتبر ہے نہ معناً - مثلاً مومن ؎ دعا بلا تھی شب غم سکون جان کی لئے ÷ سخن بہانہ ہوا مرگ ناگہان کے لئے - یہان دونون مصرعون مین الفاظ کیلئے ایک معنی مین آئے ہین اور مومن ؎ نہ پائے یار کی بو بھی نہ آشنا کی لئے ÷ عبث مین خاک ہوا میل آسمان کے لئے ÷ اس شعر مین الفاظ کیلئے مصرعہ اولی مین معناً غیر ہین مگر لفظاً ایک ہین - اور ممکن ہے کہ بہت بڑا جزو مصرعہ کا ردیف قرار دیا جائے مثلاً نسیم ؎ بیرخ ترے واسطے ہوئے ہین ÷ فرخ ترے واسطے ہوئے ہین ÷ اختلاف ردیف لفظاً درست نہین ہے - ہان اگر اس امر کا اشارہ کر دیا جائے تو عیب جاتا رہتا ہے مثلاً النشاس ؎ کل بھی محفل سے ترے ہم نہ ٹلے بیٹھ گئے ÷ بولی اوٹھے و نہ سبھی یہانتک کہ گلے بیٹھ گئے ÷ پھر اسی غزل مین یہ شعر فرماتے ہین ؎ کہتے لا اور بہ تبدیل ردیف ایک غزل ÷ قافیئے اسکی بھی وحید جیب ہین لے بیٹھ گئے ÷ طپش دل سے ہم ملکے گلے بیٹھے ہین ÷ چاہیئے مت شعلۂ گل بس کہ جلے بیٹھے ہین - ردیف مخترع اہل عجم ہے - ریختہ گو اونکا اتباع کرتے ہین - عربی سے اسکو کوئی تعلق نہین ہے - اسقدر تمکو اپنے عیوب پر آگاہ ہونیکو کافی ہے -

مسٹر فریڈ منظور - درست لیکن اگر دو ایک مشاعرونکی صحبتین بھی آنکی ساتھ دیکھ لیتے اور وہان کچھ پڑھ لیتے تو طبیعت بے خوف ہو جاتی -

فتح سنگھ - تم لوگ خود کوئی صحبت مشاعرہ قرار دو تو اور بھی مناسب ہوگا -

مسٹر فریڈ منظور - بہت خوب - اسکا انتظام کرکے آپ سے عرض کیا جائیگا

تمت بالخیر

تقریظ جناب منشی ہردیال صاحب متخلص بہ نثار استاد مؤلف رسالہ ہذا

سبحان اللہ و بحمدہ (از منشی ٹھاکر پرشاد صاحب طالب) ؎ تیرے اس خاک کے پتلے پہ ہین احسان کتنے ÷ دہر مین قابل تحسین ہین انسان کتنے ÷ الہی ہر وجود مولف کے آغاز و انجام کی خبر ہے - مگر تیرے دفتر ہدایت کی ابتدا و انتہا سے لاعلم ہر بشر ہے - تو عالم و دانا ہے - اور کون جان سکتا ہے عقل کہتی ہے کہ ارشاد کن کی بعد کارکنان قضا و قدر کی ہستی ہے اور شوق کہتا ہے کہ یہ قول مصدقہ اول ما خلق اللہ نوری ہے سب تسلیم - دونو واجب التعظیم - خاموش خاموش (از منشی ٹھاکر پرشاد صاحب طالب) ؎ ضد نہ ادراک حقیقت کرے کوئی بشر ÷ طور پر حضرت موسی نے مزہ چکھا ہے ÷ اوسکی جو بات ہے بے نظیر ہے - الحاصل یہ بات دلپذیر ہے - اس صفحہ ارض و سما کی نقش و نگار کی صنعت دیکھکر صانع حقیقی کو یاد کرو اور اگر طول سمجھو تو ان اوراق کاغذ ہی جنپر اوسکی مخلوق نے نقشے کھینچے ہین خیال شاد کرو اگر سمجھ سکتے ہو تو اس نقش کو بھی اوسکا نقشہ سمجھو - آئین بھی اوسیکا حال ہے - سب کا ایک ہی مآل ہے - بقول نظامی ؎ چہ دانی کہ من خود چہ فن میزنم ÷ دہل بر در خویشتن میزنم ÷ - شاعرونکو ناز ہے کہ ہمارا کلام ہے - یہ نہین سمجھتے کہ کس کا حاصل کلام ہے - میر ؎ سارے عالم پر ہون مین چھایا ہوا ÷ مستند ہے میرا فرمایا ہوا ÷ - مرزا رفیع السودا - مصحفی - شیخ امام بخش ناسخ - ہمارے مخدوم استاد خواجہ حیدر علی آتش - اور بھی شاعران عزا پیدا ہوے جو نیر ہے ؎ زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا ÷ بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے ÷ نہین معلوم اس بود نابود مین کیا ہے اور کون موجود ہے - آئین زبان ہے یا سود ہے - ان حضرات نے ایک ایک دفتر اپنا یادگار چھوڑا ہے جنکے ہم مقلد ہین او نہین کے اقوال متداولہ پر ہمارا تکیہ ہے - کہنے کو کچھ باقی نہین ہے مگر بفضلہ کچھ ہمکو بھی ملجاتا ہے - جو اوس سے مانگتا ہے پاتا ہے

سے ہنوز آن ابر رحمت درفشان است ✤ خم و خمخانہ بامہر ونشان است۔ اسکی دولت لازوال ہے جسکی انتہا نہین۔ اسکی خزانہ غیب مین
کیا نہین ہے بطور تمثیل یہ تقریر ہے اور پیش نظر یہ مطبوعہ تحریر ہے۔ کہ علم عروض مین متقدمین نے بہت کچھ کر دکھایا ہے مگر ناظرین
اس نسخہ کو بھی دیکھین کہ مؤلف نے خزانہ غیب سے کیا پایا ہے یعنے ہمارے عزیز از جان منشی چھنامل صاحب متخلص بہ فگار
خلف الصدق برادرم منشی ٹھاکر پرشاد صاحب متخلص بہ طالب وکیل عدالت جونپور لایق فایق خلیق با مروت لیئق جنکا
مزاج مرنجان مرنج نہایت بذلہ سنج۔ شاعر صاحب دیوان۔ ہر کس و ناکس پر یکسان مہربان جنکا مسلک صلح کل و فقیرانہ ہے
سالکون سے دوستی محبوبون سے یارانہ ہے۔ کلام بانکا ہے۔ سوزن فکر سے زمین و آسمان کو ٹانکا ہے۔ عزیز موصوف بہمہ صفت موصوف طبیعت
جانب علوم مقرون ہے۔ سچ ہے اچھون کے اچھے ہوتے ہین جودت طبعی اور ذہن رسا رکھتے ہین چشم بد دور اندک زمانہ مین لیاقت
وافر حاصل کی ہے۔ ہم لوگونکی خوش نصیبی ہے۔ ایک اس کتاب ہی کو دیکھیے کہ فن عروض کے عقدہ ہاے لاینحل کو کہولا ہے۔ اور میزان سخن
سے موسوم کرکے جواہرات کو ترازو مین تولا ہے۔ اور ہم تو اس جدت کے قائل ہین کہ ساری کتاب بطور مکالمہ ہے۔ باتون باتون مین فن
عروض کے مسائل ادق بتاتے ہین۔ رہبر ملک سخن کو آگے آگے راہ دکہاتے ہین۔ کیا سوجھ بوجھ ہے کہ گفتگو کے پہلو مین حل عقدہ ہاے
لاینحل نظر آتا ہے۔ اس راہ دشوار گذار کو ایسا صاف کیا ہے کہ طفل مکتب دوڑتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اصطلاحات کی تعریف کرتے
ہین یا باتین کرتے چلے جاتے ہین۔ اور اسپر بھی عمدہ عمدہ مثالون سے سمجھاتے ہین۔ تقطیع ایسی مشکل شے کو آسان کر دکھایا ہے
اصول ارکان کو آئینہ بنایا ہے۔ اصول کی اصل بتلائی ہے۔ مثالون مین جدت دکھلائی ہے جہان حروف معتبرہ اور غیر معتبرہ کا
بیان کیا ہے وہان گویا دودھ سے پانی اور پانی سے دودھ جدا ہے۔ زحافات کو نقشون مین اس اس عمدہ پہلو سے بتلایا ہے
کہ بایدو شاید جسے دیکھکر زبان بے ساختہ کہہ اوٹھتی ہے این کار از تو آید۔ بحرونکا بیان مع زحافات مختص مثال و تقطیع
کس مختصر طریقہ پر کیا ہے۔ گویا کوزہ مین دریا بھر دیا ہے۔ ہر بحر کی توضیح ہے۔ ہر وزن کی تشریح ہے۔ اوزان رباعی
علیحدہ دکھلائے ہین۔ مثنوی کے خیالات جدا بتلائے ہین۔ قافیہ بھی ایسے ہین کہ جیسے اچھون اچھون کا قافیہ تنگ
ہوتا ہے کن کن تشریحات اور توضیحات کے ساتھ لکھا ہے کہ ایک نظر دیکھیے کل دقایق قوافی آئینہ ہین۔ عیوب قوافی
ایک مرتبہ دیکھکر خیال رکہیے پھر کیا تاب کہ کوئی عیب شعر کے قریب آئے۔ حاجب و ردیف کا بیان بھی لطیف ہے۔ غرض کہ
بہر طور یہ تالیف منیف ہے حقیقت یہ ہین اونکے صاحب فن ہونے مین کیا کلام ہے۔ المختصر اس دعائیہ خمسہ پر تقریظ تمام ہے۔

ختم تقریظ ہو چکی بس بس ✤ اب صراحت کی کر نہ زیادہ ہوس ✤ مثل غالب دعا نثار ہے بس ✤ یہ سلامت رہین ہزار برس

۱۲ [illegible]	ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار	[illegible]

تقریظ چکیدہ قلم معجز رقم شاعر نکتہ سنج و فصیح جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب المتخلص بہ صبیح شاگرد
جناب منشی ہردیال صاحب نثار

معراج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عقدہ کھلا ہو۔ کہ خالق کی صفت اور مخلوق کی حقیقت کیا ہے انسان تو حقیقت سے جدا نہین
یہ اسوقت تک مخفی تہا جبتک یہ پردہ اٹھا نہین بقول آغا حجو شرف کہ ہی چرچا ہے جیسے یار نے آئینہ دیکھا ہے * جلوہ ہین دو پری
پیکر دو قالب ایک جان ہے کہ ایسا جب خود خیر البشر جو محمد ہے تک پہونچے ما عرفناک حق معرفتک فرماتی ہین
تو تیرا خیال تو صیہما بیجا ہے۔ ہم تجہ مین یہ قدرت نہین پاتے ہین۔ سر بحر تجہ بیش ونہ کم جل جلالہ و عم نوالہ مطلب یہ ہے
اور اس تحریر کا سبب یہ ہے جسکو خادم الشعرا بندہ محمد اسمٰعیل متخلص بہ ذبیح شائقین فن شاعری کی خدمت مین عرض
کرتا ہے کہ اسے حضرات آپنے بہت سے رسالے علم عروض کے ملاحظہ فرمائے ہونگے۔ مگر جیسے اس رسالے پر ناز ہے جو نسخہ
آپکی نظر سے گذرا ہوگا اگر عروض کے عقد امض حل ہو گئے ہونگے تو قافیہ کی دقت باقی رہگئی ہوگی۔ اور اگر کسی رسالہ مین قافیہ
سے اطمینان ہو گیا ہوگا تو زحافات کی تحقیق باقی رہگئی ہوگی۔ بالفضل جیسے عنایت فرما شفیق محسن جناب منشی ٹہاکر پرشاد
صاحب المتخلص بہ طالب رئیس قصبہ مانکپور حال وارد شہر لکھنو کے صاحبزادہ بلند اقبال منشی بیجناتھ سہا المتخلص بہ
فنکار مداللہ عمرہ نے اپنی لیاقت اور جودت طبع سے رسالہ میزان سخن جسکا اسم تاریخی معرفت العروض ہے جامع ضروریات
علم عروض تالیف کیا ہے۔ جسکے دیکھنے کے بعد پہر کسی رسالہ کے دیکھنے کی ضرورت نہین ہے مفصل عروض مین بحرونکو ایسا صاف
اور تشریح کے ساتھہ لکھا ہے کہ تقطیع کرنے مین نہایت آسانی ہوگئی ہے مفصل قوافی مین نکات قوافی اسقدر توضیح کے ساتھہ لکھے ہین
کہ استاد کی ضرورت نہین رہی۔ میزان سخن کیا ہے اوستاد العروض والقوافی ہے۔ زحافات کو نقشون مین ایسا بتلایا ہے کہ اگر
ایکمرتبہ دیکہہ لیجئے تو جملہ مشکلات زحافات کے آسان ہو جاوین۔ بہرحال صاحبزادہ موصوف الصدر نے اس کتاب کو تالیف
کر کے فن شاعری اور علم عروض کو جنہین ہم مدت سے اعلیٰ درجہ کی مشکل سنتے اور سمجھتے آئے ہین بالکل آسان کر دیا ہے۔
خدا اونکی عمر مین برکت عطا فرمائے اور انہین مراتب اعلیٰ کرے۔ ع این دعا از من و از روح امین آمین باد۔ فقط۔

قطعہ تاریخ طبع طبعزاد عالیجناب معلی القاب راجہ سری پرشاد بہادر المتخلص بہ اختر سر رشتہ دار افواج و منتظم تقاریب سلطان دکن تلمیذ جناب تائب لکھنوی مدظلہ

چہ اوصاف عروض تو نگارم * کہ آئینہ صفت واضح و لائح * رقم کن سال اختر فی البدیہہ * کہ میزان سخن تاج المدائح
۱۳۱۶

قطعہ تاریخ طبع از نتائج افکار گوہر بار جناب منشی ہردیال صاحب نثار اوستاد مؤلف رسالہ ہذا

شکر خالق ہے کہ فیض یاد آتش سے نثار
خوش ہوں دیکھیں جو سہو گر کہہ مشتاقان سخن
ور سخن نظم و نثر و مالک ملک عروض
بلبل گلزار شعر و سرو بستان سخن

ہے عزیز جان نگار اب صدر ایوان سخن
ہو چکا مطبوع یعنی نسخہ فن عروض
عالم فن معانی گوہر کان سخن
دی صدا ہاتف نے یوں سال اشاعت لکھ نثار

بند کوزہ مین کیا ہے بحر ناپیدا کنار
کر نثار اب التجا اون سے جو ہین خاصان سخن
گوشۂ چشم عنایت سے ادھر بھی دیکھ لینا
کاشف احوال وزن شعر میزان سخن
۱۸۹۸

قطعہ تاریخ طبعزاد استاد مسلم الثبوت جناب شیخ فدا علی صاحب عیش لکھنوی

اے عیش فنکار نے رسالہ ✦ کیا خوب یہ بے نظیر لکھا ✦ نام اوسکا ہے بہجت مشہور ✦ تصویر سخن ہین وہ سراپا
ہے اسمین رقم عروض کا حال ✦ میزان سخن ہے نام اسکا ✦ جیسا تو رسالہ ہے یہ نادر ✦ ویسا ہی چھپا نفیس زیبا
معجم مین ہے سال بے سر بحث ✦ بے مثل عروض عمدہ چھاپا

قطعہ تاریخ طبعزاد شاعر نازک خیال مورخ بے مثال جناب منشی دہنپت راے صاحب محقق لکھنوی

چون فنکار خوش لیاقت نسخۂ نادر نوشت
گفت تاریخش محقق از حروف معجمہ

کو ست مطبوع و پسند نکتہ سنجان کہن
لاجواب و فایق و دلجو ست میزان سخن

قطعہ تاریخ طبعزاد شاعر بے ہمتا جناب منشی گوبند پرشاد صاحب المتخلص بہ فضا لکھنوی

شاعر ہے ہست بیجا نہ سہا کے ✦ ساخت این نسخہ را بطرز نکو ✦ سال طبعش فضا تو نیز چنین ✦ باز باب عروض کرد بگو

قطعہ تاریخ طبعزاد استاد مسلم الثبوت جناب منشی شیو پرشاد صاحب المتخلص بہ وہبی لکھنوی

منشی نیاب بیجا نہ سہا کے ✦ کیا مرتب عروض انہون نے کیا ✦ لکھین کل بحرین اوسمین وہ بہ تقطیع ✦ کیا بند ایک کوزہ مین دریا
کیا فصاحت کا اونکی ذکر کرون ✦ چاہیے کہنا افصح الفصحا ✦ ہے یہ کافی عروضیون کے لیئے ✦ کام کیا اب کسی رسالہ کا
لکھو تاریخ طبع یون وہبی ✦ کہ ہے کیا نسخہ عروض نیا

قطعات تاریخ طبعزاد شاعر نازک خیال جناب منشی گور پرشاد صاحب قیس لکھنوی شاگرد جناب منشی امیر اللہ صاحب تسلیم

فنکار آپ نے خوب یہ نسخہ لکھا
پڑہے مبتدی اسکو گر دل لگا کر
تو بیساختہ نکلے اونکی زبان سے

کہ جسمین عروض تو اوسکی ہین سب حال
تو اوسکو ضرور اس سے ہو فیض حاصل
فنکار آپ ہین واقعی مرد عاقل
پڑ سال تالیف اے قیس تم بہی

جیسی گو ہین اس فن کی اکثر کتابین
اگر چشم انصاف سے دیکہہ لین وہ
کہ ایسا لکھا نسخہ بے مثل و نادر
لکھو شمع بزم سخندان کامل

مگر ہے نہین کوئی اسکے مقابل
جو ہین آج اس فن کی استاد کامل
ہوا جس سے آسان یہ فن مشکل

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد منشی امیر احمد مینائی

مرتب ہوا کیا عروض فنکار ✦ کہ جسکا ہر اک حرف ہے دلپذیر ✦ جو کی فکر تاریخ آئی ندا ✦ قمر لکھ چھپا نسخۂ بے نظیر

قطعہ تاریخ طبعزاد شاعر شیوا زبان جناب منشی دوارکا پرشاد صاحب المتخلص بہ اُفق - لکھنوی

کل جہان دیکھکر عروض نگار + بول اوٹھا کہتے ہین عروض اسی + پئی تاریخ اسے اُفق لکہدو + مرحبا کہتے ہین عروض اسی ۱۸۹۸ع

قطعہ تاریخ از نتائج افکار جناب سید باقر علی صاحب المتخلص بہ ہنر - لکھنوی

ہو دعا تجہسے خداوند جہان + ہو یہ مطبوع خلایق یکسر + آبرو شعر و سخن کی ہوگی + اسکو سمجہین گی جو عالی گوہر
دی مولف کو خدا اجر جزیل + طبع کا اوسکی یہ ہی اک جوہر + فکر تاریخ پہ ہاتف نے کہا + مخزن فیض بیان لکہدی ہنر ۱۸۹۸ع

قطعہ تاریخ طبعزاد شاعر شیوا زبان جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب صبیح شاگرد جناب منشی ہردیال صاحب نثار

کی ہے تالیف وہ میزان سخن تمنؔ نگار + جو کہ ہر صاحب فن کو ہو زبانبین پسند + پردۂ غیب سے دی مجہکو یہ ہاتف نے صدا
دیکھا جب سال اشاعت کا مجہے حاجتمند + اس رسالہ کی یہ تاریخ سنا سے صبیح + چند اخوب سمندر کیا کوزہ مین بند ۱۸۹۸ع

دیگر

شاعرونکے واسطے ہان اہی نگار و شیو + کردیا تصنیف تمنؔ نسخہ یہ عالی مقام + ہی جو مجہکو فکر اسکی سال کی حد سے سوا + غیب سے بہیجا مجہے ہاتف نے کر یہ پیام
یون لکھو طرز و عایہ سال ہجری اے صبیح + ہو یہ میزان سخن میزان ارکان کلام ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد عالیجناب منشی کہنولال صاحب تائب لکھنوی سرفرازی یافتہ سلطان گن

وہ وہ چہ رقم کرد رسالہ بیمثیل + خوش فکر نگار صاحب دانش و فن + تائب بحروف معجم از نادر گفت + پاکیزہ و بہ جدید میزان سخن ۱۸۹۸

[illegible]	پ	ی	ز	ب	ج	ی	ی	ز	ن	خ	ن	۱۸۹۸ع
	دو	دہ	ہفت	دو	سہ	دہ	دہ	ہفت	پنجاہ	شش صد	پنجاہ	
	۱۰	۹	۴۸۵	۱۰	۶۵	۹	۹	۴۸۵	۶۱	۶۹۴	۶۱	

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی شیام سندر صاحب المتخلص بہ لطف شاگرد جناب نثار

خوب میزان سخن لکہی تمنؔ نامی نگار + واقعی بیمثل ہی بہر حصول علم شعر + دی ندا ہاتف نے سال طبع لطف اسکی لکھو + ہادی شاعر معین فکر اصول علم شعر ۱۸۹۸ع

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی اودھ بہاری لعل المتخلص بہ جوہر لکھنوی شاگرد مولف رسالہ ہذا

نسخۂ بے مثل لکھا آپنے یہ اسے نگار + ہو گیا آسان عروض و قافیہ کا علم و فن
دی صدا ہاتف سے نے سال عیسوی جوہر یہ لکہ + ہے ادیب و اوستاد شعر میزان سخن ۱۸۹۸ع

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب شیخ رحیم بخش صاحب اثر لکھنوی شاگرد مؤلف رسالہ ہذا

کتاب خنا فگار اصل میں ہے ✤ عجب نسخۂ لاجواب عروض ✤ اثر سال تالیف تو یون رقم کر ✤ سراپا ہے احسن کتاب عروض ۱۸۹۸

قطعات تاریخ از کمترین ہیچمدان بیجناتھ سہائے فگار مؤلف رسالہ ہذا

ہو گیا مطبوع جب یہ نسخۂ فرخندہ فال	سمبت ۱۹۵۴	بول اٹھے دانا انیس شعر گوے وہم ہی	سنہ ۱۳۰۵ف
دی فلک نے یہ صدا تالیف حسنہ ہان فگار	سنہ ۱۳۱۵ھ	شاہ ملک شعر کا دستور صاحب فہم ہی	سنہ ۱۸۹۸ع

دیگر در صنعت صوری و معنوی

ختم چو شد نسخۂ فن عروض اے فگار	بہر سن طبع او دل شدہ در اضطراب
سال مسیحی بگفت ہاتف غیب اینچنین	ہشت صد و یک ہزار ہشت و نود از حساب ۱۸۹۸ع

تمت شد

التماس

شایقین فن شعر کی قدردانی و اظہار شوق پر ایک رسالہ ہادی مراحل شعر گوئی جو عنقریب تیار ہے اور جو مبتدیون کے آئینۂ فکر پر جلا کا کام کرے گا اونکی خدمت مین پیش کش کیا جائے گا۔

کمترین بیجناتھ سہائے فگار۔
ماہ اگست سنہ ۱۸۹۸ع

کاتب رسالہ شیخ رحیم بخش

DUE DATE